

بریلوی حضرات کی مستند کتابوں سے لئے گئے مستند حوالوں کا مجموعہ

ہدیس بریلویت



تالیف،
مفتی محمد سعید ہمدانی

پرنسپل،
مستطاب اسلام حضرت مولانا
محمد کمال الدین صاحب گنج



ان کے دلوں میں مرض تھا اللہ نے ان کا مرض اور زیادہ کر دیا۔ (القران)

بریلوی رضا خانی حضرات کی مستند کتابوں سے لیے
گئے مستند حوالوں کا مجموعہ

ہدیہ بریلویت



تالیف و ترتیب:

حضرت مولانا مفتی محمد مجاہد صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

فہرست مضامین

حصہ اول: بریلوی مذہب کی حقیقت

۷	مقدمہ
۹	عرض مولف
۱۳	1. عقائد کے لیے دلیل کہاں سے لیں؟
۱۵	2. اکابرین امت اور رضا خانیت
۳۸	3. شیخ الشارح پیر جیلانی کا مسلک اور بریلوی مسلک
۳۶	4. شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا مسلک اور بریلوی مسلک
۵۰	5. بریلوی حضرات کا آپس میں کافر کا فکاہ کھیل
۹۸	6. ایک درد منگری آہ
۱۰۶	7. احمد رضا خان بریلوی کی حقیقت
۱۶۹	8. بریلوی حضرات کی اللہ کی شان میں بے اعتدالیاں
۱۷۹	9. بریلوی حضرات کی انبیاء کی شان میں بے اعتدالیاں
۱۹۸	10. بریلوی حضرات کی صحابہ و اہل بیت کی شان میں بے اعتدالیاں
۲۰۲	11. بریلوی حضرات کی اولیاء اللہ کی شان میں بے اعتدالیاں
۲۰۴	12. بریلوی عقائد
۳۱۶	13. بریلوی حضرات کی شیطان سے ہم درہمیاں
۳۱۹	14. بریلویات اور تقدیریں خرمین
۳۴۳	15. بریلوی حضرات کا تمام لوگوں کو کافر قرار دینا

نام کتاب بریلوی مذہب

مؤلف مفتی محمد مجاہد

کیوزنگ عاقل شہزاد

تعداد ۱۱۰۰

قیمت: 500/- روپے

اشاعت اول ۶ ستمبر ۲۰۱۲

اس کتاب کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
 لاپرائیزٹ ایکٹ کے تحت کوئی شخص اس کتاب کو یا شرعی
 احکامات کے بغیر ذرا شائع کر سکتا ہے، مگر اگر کسی نے اس کتاب کو
 اور بھی اس کے کسی حصے یا سیدہ ایگراف کو اس کتاب کا حوالہ
 دینے بغیر نقل کر سکتا ہے۔

{ملنے کے پتے}

۱۔ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

۲۔ مکتبہ قاسم سید اردو بازار لاہور

۳۔ سیٹلائی کڈر نیچس، جہانزیب بلاک، مسلم اقبال ناؤن لاہور

۲۲۹	16. مسئلہ علم غیب کی حقیقت
۲۵۰	17. مسئلہ نور و بشری حقیقت
۲۵۰	18. مسئلہ حق کل کی حقیقت
۲۸۲	19. مسئلہ حاضر و ناظر کی حقیقت
۲۹۲	20. احمد رضا خان صاحب کے ترجمہ قرآن "کنز الایمان" کا تعاقب
۳۱۰	21. احمد رضا خان صاحب کے ترجمہ قرآن "کنز الایمان" کا رد بریلوی علماء سے
۳۳۲	حصہ دوم: اہلسنت علماء دیوبند پر اعتراضات کے جوابات
۳۳۳	22. فخر المجاہدین امام الموحدین شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی پر اشکالات کے جواب
۳۳۳	پہلا بہتان: شاہ اسماعیل شہید آنحضرت ﷺ کی شفاعت کے منکر
۳۳۱	دوسرا بہتان: مولانا اسماعیل شہید نے آنحضرت ﷺ کا مقام اور درجہ بڑے بھائی کے برابر رکھا ہے
۳۳۸	تیسرا بہتان: نعوذ باللہ اسماعیل شہید کے نزدیک نماز میں حضور ﷺ کا خیال آجانا بدیل اور گدھے کے خیال سے بدتر ہے
۳۵۳	چوتھا بہتان: مولانا اسماعیل شہید کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا جسد اقدس مٹی میں ختم ہو جائیگا
۳۵۷	پانچواں بہتان: مولانا شہید نے انبیاء کرام کو چمار سے بھی زیادہ ذلیل لکھا ہے
۳۶۳	23. بیحد الاسلام قاسم العلوم و انبیاء مولانا محمد قاسم نانوتوی پر اشکالات کے مسکت جواب

۳۲۲	پہلا بہتان: مولانا محمد قاسم نانوتوی ختم نبوت کے قائل نہیں
۳۷۲	دوسرا بہتان: مولانا نانوتوی کا عقیدہ ہے کہ اسی نبی سے اعمال میں بڑھ سکتا ہے
۳۷۴	24. قطب الارشاد فقیر انیس حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب پر اشکالات کے مسکت جواب
۳۷۴	پہلا بہتان: مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے
۳۷۹	دوسرا بہتان: مولانا گنگوہی صاحب کی پاک ﷺ کو رحمتہ العالمین نہیں ماننے
۳۸۳	تیسرا بہتان: حضرت گنگوہی نے آنحضرت ﷺ کے ذکر و ولادت کو حرام اور قبیح کہا ہے
۳۸۵	25. فخر احمد شین امام احمد شین حضرت مولانا غلیل احمد صاحب سہارنپوری پر اشکالات کے مسکت جواب
۳۸۵	پہلا بہتان: حضرت مولانا غلیل احمد سہارنپوری نے شیطان کے علم کو نبی پاک ﷺ کے علم مبارک سے وسیع و زیادہ کیا ہے
۳۹۲	دوسرا بہتان: مولانا سہارنپوری نے نبی پاک علیہ السلام کو اردو زبان میں علماء دیوبند کا شاگرد کہا ہے
۳۹۵	تیسرا بہتان: مولانا سہارنپوری نے کہا ہے کہ آپ علیہ السلام کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں
۳۹۷	26. امام العارفین مجدد العصر حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی پر اعتراضات کے جواب
۳۹۷	پہلا بہتان: مولانا تھانوی نے نبی ﷺ کے علم مبارک کے متعلق کہا ہے ایسا علم تو برہنہ، پابھل چوپائے وغیرہ کو حاصل ہے

۳۶۷	دوسرا بہتان: مولانا تھانوی نے اپنے مرید کو لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کلہ پڑھایا
۳۳۱	27. حضرت مولانا شاد اسماعیل شہید اور بریلویت
۲۳۵	28. مرثیہ نگار کی پراعتراشات کے مدلل جوابات
۳۳۹	29. زارغ معروفہ کی صلت و حرمت کا مسئلہ
۳۳۹	30. علما کے دیوبند اور بریلویت ایک جائزہ
۳۱۸	31. کیا علما اہلسنت دیوبند و بکر بنی کے غیر خواہ تھے؟
۵۱۰	32. اہلسنت دیوبند کے تراجم قرآن پراعتراشات کے افرائی جوابات
۵۱۰	اعتراض نمبر 1: دیوبند۔ تراجم میں مکر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے
۵۱۳	اعتراض نمبر 2: مکر تراجم میں اللہ تعالیٰ کی طرف مکر و مذاق و جھٹکی کی نسبت کی گئی ہے
۵۱۶	اعتراض نمبر 3: مکر تراجم میں اللہ تعالیٰ کی طرف بھولنے کی نسبت ہے
۵۱۷	اعتراض نمبر 4: مکر تراجم میں تاکہ ہم "جان لیں" یا "معلوم کریں" وغیرہ الفاظ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہے
۵۲۰	اعتراض نمبر 5: مکر تراجم میں اللہ کے لیے "مکر لکھا ہوں" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں
۵۲۱	اعتراض نمبر 6: دیوبند والوں نے انبیاء کی طرف گناہ کی نسبت کی ہے
۵۲۵	اعتراض نمبر 7: دو جلد خلا لہدی کے ترجمہ پراعتراض
۵۲۷	حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے ترجمہ کے متعلق اعتراضات کے جوابات
۵۳۱	33. فرقہ بریلویت کی مزید تحقیق کے لیے کتابوں کی فہرست
۵۳۶	34. انٹرنیٹ پر بریلویت کی حقیقت

مقدمہ

لحمد لله و تسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد!

قارئین گرامی! قدور اسلام چاند جب اور دین ہے اسکی اشاعت، پاسداری اور حفاظت کرنا
ہر مسلمان کی اولین ذمہ داری ہے۔ مسلمان کو اس ذمہ داری کا پوری کرنا اپنے لئے سعادت
کھینچی چاہیے۔ چاہے وہ کسی طور سے ہو۔

ایک ہوتی ہے اشاعت دین اور ایک ہوتا ہے تحفظ دین۔ اشاعت بھی ضروری ہے اور تحفظ تو
اس سے بھی ضروری ہے اور یہ تحفظ دین کا کام صرف دو علماء کرام سرانجام دے رہے ہیں جو
دین کی ثمرات کے سامنے سیدہ پائی ہوئی دیوار بن کر کھڑے ہیں جو باطل بھی دین کے
کسی حصے پر اعتراض کرنا چاہے وہ تو سیدہ یا مقام رسالت یا مقام صحابہ کرام یا کچھ اور تو وہ
ان کا راستہ روکنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اس دور میں تحفظ دین کی سعادت علماء دیوبند کے
حصے میں ہے کیونکہ دیکھتے تھم نبوت کے مسئلے پر ہمارے اکابر کی کلی جہاتیں کام کر رہی ہیں
دیگر مسالک کی کوئی جماعت نہیں۔ اسی طرح جہاد کے عنوان میں صرف اکابر دیوبند ہی
آگے ہیں۔ اسی طرح وحید و رسالت کے حوالے سے انجی اکابرین کی کوششیں صرف ہو
رہی ہیں۔ اور تقریری تجزیہ و صورت میں بھی یہ دین کا تحفظ کر رہے ہیں۔ فقہ قبل اللہ
صواعیہم الجمیلہ۔

اس سلسلہ کی ایک کڑی ہمارے مقاصد دوست شیخ المدینہ و الشیخ علامہ مفتی محمد
محمد صاحب دست بردار قائم العالی کی کتاب **ہدیہ بریلویت** ہے۔ حضرت مفتی صاحب
نے اپنے مختلف اکابرین اور ہم عصر ساتھیوں کی کتب سے ایسا مواد نکال دیا ہے کہ میں سمجھتا

ہوں وہ بریلویت میں یہ اپنی مثال آپ ہے اور اس کتاب کو جو گنگ طور سمجھ لے دینا ہے
بریلویت کو جواب کرنے کیلئے اس کے پاس بڑا ہتھیار ہوگا۔ اور بریلویت اس کے آگے دم
دبا کر بھاگنے پر مجبور ہو جائیگا۔ (انشاء اللہ)

اس وقت کی اہم ضرورت تھی کہ بریلویت کا رد سنے انداز میں کیا جائے۔ اللہ وہ بھی اس
میں موجود ہے کہ بریلوی اپنے فتوؤں سے خودی کا قریب ہوئے۔ رضا خانیت کی کراہت شریعت
مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری، سلطان المتاظرین مولانا منظور نعمانی، امام احمدیہ مولانا
سر قراظ خان، صفدر رحیم اللہ نے توڑی اور عثمانی کا بادشاہ بننے کو غلط نہیں سمجھی مراد
علامہ اکثر خالد محمود حفظہ اللہ بھی اس وقت پر اسکی یہی رائے کا کام کر چکے ہیں کہ صدیوں میں کوئی
جماعت اتنا کام نہ کر سکے اور یہی سبھی مفتی محمد صاحب نے نکال دی۔
اللہ اس کو قبول فرمائے اور نافرمانی کرے۔

آمین بجاہ سید الانبیاء والمومنین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

علامہ کاشف و شفا کا مری

۲۸ جنوری ۲۰۱۲

عرض مؤلف

الحمد لله الذي جعل لكل امه شرعة ومنهاجا وزاد الاحسان والامتنان
حيث اخرجنا لسائر الناس اخراجا واكملا للصلوٰة والسلام واحسنها
على محمد بن العربي الاممي في الانبياء وعلى اله وازواجه واصحابه الذين
كانوا انصار الاسلام وخير الاتقياء۔

امام بعد!

اور بجزیب عالمی کی وفات سے چار سال پہلے حضرت شاہ ولی اللہ محدث پیدا ہوئے۔
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان میں اپنے سچے ہاشمین پیدا
کیے۔ جس وقت شاہ صاحب کے چار فرزند شاہ عبدالعزیز، شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین،
شاہ عبدالغنی اور شاہ عبدالغنی کے بیٹے شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہم ہندوستان میں اپنی علمی
کرتیں بکھیر رہے تھے تو تین اسی وقت انگریز ہندوستان میں اپنے قدم بٹا چکا تھا۔ شاہ
عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کے دارالحرب ہونے کا فتویٰ دیا تو
انگریز کو یہ بات کہاں گوارہ تھی۔

انگریز نے ایک سازش بنائی کہ اس خاندان کے علماء کے خلاف کچھ فتویٰ قریض علماء کبڑے
کیے جائیں جو فرقہ بندی کے عنوان سے علماء الناس کو ان علماء حق سے نفرت دلائیں۔ جن
علماء سوکوان کے مقابلہ میں لایا گیا ان میں سر سربست مولوی فضل رسول جہانپوری، عبدالصمد
راہپوری، غلام غفر قصوری اور احمد رضا خان صاحب شامل ہیں۔

خود وہ بالاشتیقات کا پیدائش اور چہ شاہ اسماعیل شہید سے شروع ہوا اور ساتھ ہی علماء دہلی ہند کے
خلاف مجاز آرائی شروع ہو گئی۔ اور ان پر تجویز نے اثرات لگا کر ان کو دائرہ اسلام سے خارج
کرنے کا کام کو شش کی گئی۔ بلکہ امر ترمین شریعت پر بھی کھراوڑہ اد کے فتوے لگا کر رج

کے ساتھ ہونے کے فتوے دیے گئے۔ جو آج تک جاری و ساری ہیں۔

علائے دیوبند کی عبارت کو قطع و زبرید کر کے جو مطالب و معانی بیان کیے گئے علماء دیوبند کے
ان کی تردید کرتے چلے گئے لیکن کہاوت مشہور ہے سب اٹکے بانس ہری لگو۔

گزشتہ چند برسوں سے بریلو سے کے پروفیسر میں بہت تیزی آگئی ہے۔ عوام کو ان کے پروفیسر کے لئے لکھ کر ملے کے لئے کتاب تالیف کی گئی ہے۔ کتاب کی تالیف میں روح کی کتاب کے علاوہ دوسری کتاب کے لئے جو اس وقت لکھی جا رہی ہے۔

۱- منظر اسلام فاتح رضا خانیت حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب روضۃ اللہ علیہ
۲- محقق اسلام حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب روضۃ اللہ علیہ

مفتی اسلام حضرت مولانا مہر فراز خان مسعود صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مفتی اسلام ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب - پی - ایچ - ڈی

مزیہ اپنے علماء و فاضلین میں جن حضرات کی علمی دستاویزات سے مواد کو کجا کیا گیا ان میں تین شخصیات قابل ذکر ہیں۔

1- فاتح منظر کربلا فاتح رضا خانیت مولانا ابوالایوب قادری حفظہ اللہ

2۔ حضرت مولانا عبدالمرزاق حفظہ اللہ، چکوال

3- حضرت مولانا ساجد خان نقشبندی مدظلہ

یہ تمام تر مواد علماء و علما کے لیے یکساں ماحول فراہم کرنا ہے اور رضا خانیت کے مشیر

نور وادار لکھا ہے۔ نیز اصلی حوالہ جاتی تمام کتب عند کے پاس دستیاب انتہائی ذمہ داری کے ساتھ اصلی کتب سے حوالہ جات کو جمع کیا گیا ہے۔

تقریظ

مولانا محمد الیاس ٹھمن صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَهَابَعْدُ!

ان تعالیٰ نے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو آخری و ختم نبی مقرر فرمایا۔
 کیا، خاتم النبیین ﷺ جوئے کے ٹائٹل انہیں جس نبی کے
 ساتھ ساتھ اصول و س کے مجموعہ فہرست بنایا اور تقیامت تک کے لیے
 اسلام کو کامل و اکمل بنا دیا۔ آپ علیہ السلام سے اس دین کامل کو
 حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے لیا جنہوں نے چوری ذمہ داری اور
 حید و تہجد سے حضرات تابعین تک پہنچایا اور طبقہ در طبقہ یہ دین
 اسلاف و اکابرین امت کے واسطے سے ہم تک پہنچا ہے۔ دین کامل میں
 اگر کسی نے انصاف یا کئی کی کوشش کی اور الحاد و بدعت کا ارتکاب کیا تو
 صحابہ حق نے بروقت ان کی تردید کر کے دین مستین کو ان اگوا گویوں سے محفوظ
 کیا۔

عصر حاضر میں پائے جانے والے فتنوں میں ایک فتنہ
بیعت و رسومات کا بھی ہے جو عقائد و اعمال میں اسلاف و

تغذیه و سلامت

تعداد

۲۳ فروری ۲۰۱۳ء

اکابرین امت کے منہج سے ہنسنا ہوا ہے۔ زیرِ نظر کتاب "بدیع بریلویہ" اس موضوع پر ایک عمدہ اور اچھوتی تحسیر ہے جسے مسندِ ختم مفتی محمد عجاپہ صاحب نے ترتیب دیا ہے۔ جو اس موضوع پر ایک مایہ ناز اور عملی کاوش ہے۔ ان تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو اہل بدعت کیلئے ذریعہ ہدایت بنائے اور مولف کو شایانِ شان حیزِ اعلیٰ فرمائے۔ (آمین)

والسلام

محمد الیاس عثمانی

3 ستمبر 2012

حصہ اول

بریلوی مذہب کی حقیقت

﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾

1. عقائد کے لئے دلیل کہاں سے لیں؟

(۱) عقیدہ کے لئے صرف وہی حدیثیں قابل قبول ہوں گی جو قطع اور یقین کا فائدہ دیں۔ (فتح

الباری۔ ج 8۔ ص 431) عقیدہ کے اثبات کے لیے خبر واحد صحیح بھی

نہی ہے۔ (شرح موائف۔ ص 727۔ شرح فقہ اکبر ص 68)

(۲) عقیدہ کے لئے نص قرآنی پیش کی جائے۔

(۳) جب (حلال اور حرام کے مسئلہ میں صوفیاء کرام کی بات حجت اور مستند نہیں) تو عقائد میں کئی گول مول اور جمل باتیں کب قابل قبول ہو سکتی ہیں۔

(مکتوبات دفتر اول۔ ص 335۔ مجدد الف ثانی)

(۴) لا عبرة بالظن فی باب الاعتقادات (شرح العقائد۔ ص 170)

(۵) آحاد لا تضید فی الاعتقاد (شرح فقہ اکبر۔ ص 101-68)

(۶) قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر جب صحیح جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو تو

اسکے مقابلے میں اگر کوئی بڑے سے بڑا مفسر بھی کچھ کہے تو انکی بات مردود ہوگی۔ اور جناب

رسول ﷺ کی تفسیر ہی قابل اعتد ہوگی۔ جبکہ اسکی سند بھی اسی درجہ کی صحیح ہو۔

(۷) اگر قرآن مجید کی کسی آیت کا ایسا مطلب بیان کیا جائے کہ جس سے قرآن کریم کی

دوسری آیات یا بعد کو نازل ہونے والی آیات سے تعارض واقع ہوتا ہے تو ایسا مطلب قطعی

جائز ہوگا۔

بریلوی حضرات کی گواہی

(۸) عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار احاد سے استناد محض ہرزہ یابی ہے۔ (انباء المصطفیٰ ص 4۔ البصیرۃ ص 152۔ احمد رضا خان بریلوی) یعنی خبر واحد حدیث قرآن کی قطعی آیات کے مخالف مقبول نہ ہوگی۔

(۹) عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کے مقابلے میں اخبار احاد سے استناد محض غلط ہے۔ (انباء المصطفیٰ ص 289۔ احمد رضا)

(۱۰) اعتقاد آیات میں قطعیات کا اخبار ہوتا ہے نہ نقلیات صحاح کا، احاد صحاح بھی معتبر نہیں پناچہ جن اصول میں مبر ہیں۔ (الدولۃ النکبہ ص 82۔ احمد رضا)

(۱۱) عقیدہ کے لیے (وہ آیات جو قطعی الدلائل ہو جس کے معنی میں چند احتمال نہ نقل کئے جوں اور حدیث جو کو متواتر ہو۔) (جامع الحق ص 51۔ احمد یار)

(۱۲) عقیدہ کے لیے قطعی دلیل کی ضرورت ہے۔ قرآن کی آیت یا حدیث متواتر یا اجماع قطعیات الدلائل جن میں نہ شبہ کی گنجائش نہ تاویل کی راہ پیش کی جائے۔

(۱۳) دلیل کتاب و سنت سے لائی جائے۔ مشاح کے فعل و قول سے نہیں دی جاتی۔ (دوس عقیدہ ص 81)

(۱۴) عقائد میں ظن کافی نہیں (انوار ہمال مصطفیٰ ص 424۔ فتح علی خان)

(۱۵) خبر واحد قرآن کے مقابل جہت نہیں (تواریخ عرفان ص 234-344)

(۱۶) عقائد میں ظن کافی نہیں (تواریخ عرفان ص 234-344)

(۱۷) عقائد میں ظن کافی نہیں (تواریخ عرفان ص 234-344)

2. اکابرین امت اور رضا خانیت

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قارئین گرامی تندر ارشاد خداوندی ہے "واقع سبیل من اناب الی" اور رحمتہ کا نکات طیارہ انقیاد و اصولت کا ارشاد گرامی ہے لبیر کفہ مع اکسا ہر کم معلوم ہوا اکابرین

احسانت کی پیروی ہمارے لیے ضروری قرار دی گئی ہے ہمیں اپنے عقائد و اعمال میں ان کی پیروی کرنی ہے اور اس میں اصول یہ بھی مد نظر رہے جو رحمت کا نکات سلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب اختلاف و کجھو کو سواد اعظم کی پیروی کرنا (ابن ماجہ)۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ سواد اعظم سے مراد بقول شیخ عبدالحق دہلوی اور ملا علی قاری علماء کی اکثریت ہے۔ اس ترتیب سے امت کو چلنے کا راستہ آسان دھر گا۔

ہم ہر اکابر اہل سنت سے محبت اور ان کی اتباع ہی میں خیر و برکت ہے۔ سیدی عبد الوحاب شعرائی لکھتے ہیں:

"میرا اہل سنت و الجماعت کی پیروی کرنے والا ہے اس کا دل ان کی اتباع کی وجہ اس سے خیر پور ہے اور جو ان کے مخالف ہے اس کا دل غم و غمی سے بھرا ہوا ہے ان کے ساتھ ضد کی وجہ سے۔" (الایقان و التوابع ص 3)

رضاشانی حضرات کا دل اکابر اہل سنت سے تنگ ہے اور ان سے غصے میں بھرا ہوا ہے یہ بات محض الشافعی نہیں اس کا ثبوت اگلے آنے والے اوراق میں آپ دیکھ لیں گے اور آپکو یقین آجائے گا کہ یہ فقہ رضا خانیت اکابرین اہل سنت سے اتنی نفرت رکھتے ہیں کہ ان کے معمولات و مقولات پر فتویٰ کفر و گستاخی لگا دیتے ہیں اور اکابرین اہل سنت سے مراد صحابہ کرام تک کے افراد ہیں۔ رضاشانی حضرات ان کی اتباع کی بجائے ان پر کفر و گستاخ کرنے کے فتوے لگا دیتے ہیں۔

مسئلہ نمبر 1

(۱) مولوی عبد الرشید رضوی صاحب لکھتے ہیں نبی ﷺ کو بشر یا تو رب تعالیٰ نے فرمایا خود نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یا کفار نے اب جو نبی سلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہے وہ نہ خدا ہے اور نہ نبی بلکہ وہ اہل کفار میں داخل ہوا۔ (رشد ایمان ص 45)

(۲) اور سب بات مفتی احمد یار حسینی صاحب نے تفسیر نور العرفان ص 636 پر لکھی ہے

(۳) اور مولوی نعیم الدین مراد آبادی کہتے ہیں قرآن پاک میں چاہتا انبیاء کے بشریت

۱۔ مہر و عارف و پادشاہ (۵ جلدیں)

۲۔ تاریخ ہندوستان میں سے یہاں تک پہنچا کر انگریزوں کی (تقریباً ۱۰ جلدیں)

۳۔ معلوم ہوا کہ جو بھی انہیں یاد دلائے گا کہ فرستے۔

۴۔ اب دیکھئے کہ کس کس نے بڑھ کیا

۱۔ بدیع الدین ہمدانی، مومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں۔ کئی ہندوؤں میں البتہ (شامل)

۲۔ بدیع الدین ہمدانی (۲۳ جلدیں) ہندوؤں میں سے کلمہ مرے تھے، یا اس میں کوئی

۳۔ بدیع الدین ہمدانی سے روایت ہے کہ رسول پاک علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک صالح صانع نے

۴۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ ملازمین و مہر و عارف و پادشاہ (۵ جلدیں)۔ اسی

۵۔ بدیع الدین ہمدانی نے یہاں تک پہنچا کر انگریزوں کی (تقریباً ۱۰ جلدیں)

۶۔ بدیع الدین ہمدانی نے یہاں تک پہنچا کر انگریزوں کی (تقریباً ۱۰ جلدیں)

۷۔ بدیع الدین ہمدانی نے یہاں تک پہنچا کر انگریزوں کی (تقریباً ۱۰ جلدیں)

۸۔ بدیع الدین ہمدانی نے یہاں تک پہنچا کر انگریزوں کی (تقریباً ۱۰ جلدیں)

۱۔ مہر و عارف و پادشاہ (۵ جلدیں)

۲۔ تاریخ ہندوستان میں سے یہاں تک پہنچا کر انگریزوں کی (تقریباً ۱۰ جلدیں)

۳۔ معلوم ہوا کہ جو بھی انہیں یاد دلائے گا کہ فرستے۔

۴۔ اب دیکھئے کہ کس کس نے بڑھ کیا

۱۔ بدیع الدین ہمدانی، مومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں۔ کئی ہندوؤں میں البتہ (شامل)

۲۔ بدیع الدین ہمدانی (۲۳ جلدیں) ہندوؤں میں سے کلمہ مرے تھے، یا اس میں کوئی

۳۔ بدیع الدین ہمدانی سے روایت ہے کہ رسول پاک علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک صالح صانع نے

۴۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ ملازمین و مہر و عارف و پادشاہ (۵ جلدیں)۔ اسی

۵۔ بدیع الدین ہمدانی نے یہاں تک پہنچا کر انگریزوں کی (تقریباً ۱۰ جلدیں)

۶۔ بدیع الدین ہمدانی نے یہاں تک پہنچا کر انگریزوں کی (تقریباً ۱۰ جلدیں)

۷۔ بدیع الدین ہمدانی نے یہاں تک پہنچا کر انگریزوں کی (تقریباً ۱۰ جلدیں)

۸۔ بدیع الدین ہمدانی نے یہاں تک پہنچا کر انگریزوں کی (تقریباً ۱۰ جلدیں)

۴) اس پر قدرت سے بیان میں ہے کہ وہی ہے اور اس کی خبر، کل ہی ہے کہ وہ ایسا کرے۔
 ۵) (شرح مسند ج ۲ ص ۳۷۶)

۶) محمد بن عبد اللہ بن علی بن ابی طالب (سیدہ) دو شخص تھے۔ اور انکو ہمیشہ کہہ دیا کہ جب بھی اس پر مصلحت نہ ہو تو نہ ہی اس میں۔

۷) (متوہد، دفتر ۱۱، کتاب ۲۶۶)
 ۸) جب شعر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تم کو اور کافر ہمیشہ میں لکھے۔ (۱۶۱۸ ص ۲۰۹، مجلس نمبر ۱۳)

۹) شیخ عبد اللہ بن محمد بن فرات نے کہا: علیہ السلام کا روزِ شمس میں۔ تاکہ فرماں کہ جست میں ہمیشہ رہا یہ چیز چہ ممکن ہے کہ تعالیٰ کی رحمت میں محتج ہے۔

۱۰) (مکتوبات قدوسیہ، مکتوب نمبر ۱۷۷)
 ۱۱) (امام غزالی فرماتے ہیں کہ وہ تمام کن روکش۔ تو اس کوئی پرہیز اور اگر تمام مہربان کہہ لایا تو اسے انکی پرہیز اور اس میں کوئی اتھار نہ آتا ہے۔

۱۲) (التعلیل، ج ۱۱، مقدمہ ص ۲۴۶)
 ۱۳) (شہداء و محدثین، ص ۱۰۱، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت علی (امامین) کا بیان اسے متواتر مقبول ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ایسے عبادت گزار بندوں کو ہمیشہ نجات دے گا۔ یہ اس کا عہد ہے کہ عکرم۔ (تذکرہ عشریہ ص ۲۸۷)

۱۴) (المدق، ج ۱، راجعاً ص ۱۰۰) وہی دگرگوٹہ۔ دوسرے تو اسے جلتے جھجکتے ہیں۔
 ۱۵) (انجیل ص ۲۰)

۱۶) (شہداء و محدثین، ص ۱۰۱، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت علی (امامین) کا بیان اسے متواتر مقبول ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ایسے عبادت گزار بندوں کو ہمیشہ نجات دے گا۔ یہ اس کا عہد ہے کہ عکرم۔ (تذکرہ عشریہ ص ۲۸۷)

۱۷) (امامین، ج ۱، راجعاً ص ۱۰۰) وہی دگرگوٹہ۔ دوسرے تو اسے جلتے جھجکتے ہیں۔

۱۸) اس پر قدرت سے بیان میں ہے کہ وہی ہے اور اس کی خبر، کل ہی ہے کہ وہ ایسا کرے۔
 ۱۹) (شرح مسند ج ۲ ص ۳۷۶)

۲۰) محمد بن عبد اللہ بن علی بن ابی طالب (سیدہ) دو شخص تھے۔ اور انکو ہمیشہ کہہ دیا کہ جب بھی اس پر مصلحت نہ ہو تو نہ ہی اس میں۔

۲۱) (متوہد، دفتر ۱۱، کتاب ۲۶۶)
 ۲۲) جب شعر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تم کو اور کافر ہمیشہ میں لکھے۔ (۱۶۱۸ ص ۲۰۹، مجلس نمبر ۱۳)

۲۳) شیخ عبد اللہ بن محمد بن فرات نے کہا: علیہ السلام کا روزِ شمس میں۔ تاکہ فرماں کہ جست میں ہمیشہ رہا یہ چیز چہ ممکن ہے کہ تعالیٰ کی رحمت میں محتج ہے۔

۲۴) (مکتوبات قدوسیہ، مکتوب نمبر ۱۷۷)
 ۲۵) (امام غزالی فرماتے ہیں کہ وہ تمام کن روکش۔ تو اس کوئی پرہیز اور اگر تمام مہربان کہہ لایا تو اسے انکی پرہیز اور اس میں کوئی اتھار نہ آتا ہے۔

۲۶) (التعلیل، ج ۱۱، مقدمہ ص ۲۴۶)
 ۲۷) (شہداء و محدثین، ص ۱۰۱، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت علی (امامین) کا بیان اسے متواتر مقبول ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ایسے عبادت گزار بندوں کو ہمیشہ نجات دے گا۔ یہ اس کا عہد ہے کہ عکرم۔ (تذکرہ عشریہ ص ۲۸۷)

۲۸) (المدق، ج ۱، راجعاً ص ۱۰۰) وہی دگرگوٹہ۔ دوسرے تو اسے جلتے جھجکتے ہیں۔
 ۲۹) (انجیل ص ۲۰)

۳۰) (شہداء و محدثین، ص ۱۰۱، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت علی (امامین) کا بیان اسے متواتر مقبول ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ایسے عبادت گزار بندوں کو ہمیشہ نجات دے گا۔ یہ اس کا عہد ہے کہ عکرم۔ (تذکرہ عشریہ ص ۲۸۷)

۳۱) (امامین، ج ۱، راجعاً ص ۱۰۰) وہی دگرگوٹہ۔ دوسرے تو اسے جلتے جھجکتے ہیں۔

۳۲) (امامین، ج ۱، راجعاً ص ۱۰۰) وہی دگرگوٹہ۔ دوسرے تو اسے جلتے جھجکتے ہیں۔

از میں دی ہے اس کے خلاف کرنے سے وہ (خدا کو) کما جائے جسے اس نے

(سیف یمنی) اس کے متعلق یحییٰ اجل شاہ بریلوی نے فتویٰ دیا کہ اس سے پہلے یہ معنی
ہوئے کہ وہ کلام چھوٹا ہو سکتا ہے اس کی خبریں غلط ہو سکتی ہیں یہ شاید لب و لایا نہیں نہ
ہو تو صاحب سیف یمنی اپنے قول سے کافر ملعون ہوا اور اس کے تمام کلام میں سے یہ
تفسیر دینا ہے وہ بھی اس حکم میں داخل ہے (دسیف یمنی ص 201)

مسئلہ نمبر 15

(۱) شہیدانی لکھتے مکر آمی اللہ و امتحاناً

یعنی اللہ کا گروہ امتحان (فتوح الغیب مقالہ نمبر 10)

(۲) شہیدانی محدث ہمدی لکھتے ہیں کا بعد آیت

حق نہ دے کہ (تھیل دہاں ص 188)

(۳) ہمدی کہتے رکن پوند ایمن از غرہ

(مشکوٰۃ ص 2 ص 180)

حق کیلئے وہ اللہ سے بے خوف تھے

(۴) شہیدانی لکھتے ہیں جس میں نشو و نما خدا پر گروہ دینا کا مراد

(ترجمہ ہمدی - اعراف نمبر 99)

حق نہ دے کہ بے خوف نہیں ہوتے مگر خراب لوگ

(۵) تیسرے نسخے میں بھی یہی لکھا ہوا ہے

بیکہ

ہمدی یہاں علی بن قادیانی کی جگہ میں آگاہی کہ قادیانی کی صورت نے

تیسرا چہرہ اس کے ان میں پیچھے رہا غریب ... تو کمر بویا

(نجوم حیدر ص 169)

(۶) یہ 54 ہمدی کا ہرین کی تفسیر ہے

۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۱ - ۱۰۰۲ - ۱۰۰۳ - ۱۰۰۴ - ۱۰۰۵ - ۱۰۰۶ - ۱۰۰۷ - ۱۰۰۸ - ۱۰۰۹ - ۱۰۱۰ - ۱۰۱۱ - ۱۰۱۲ - ۱۰۱۳ - ۱۰۱۴ - ۱۰۱۵ - ۱۰۱۶ - ۱۰۱۷ - ۱۰۱۸ - ۱۰۱۹ - ۱۰۲۰ - ۱۰۲۱ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۳ - ۱۰۲۴ - ۱۰۲۵ - ۱۰۲۶ - ۱۰۲۷ - ۱۰۲۸ - ۱۰۲۹ - ۱۰۳۰ - ۱۰۳۱ - ۱۰۳۲ - ۱۰۳۳ - ۱۰۳۴ - ۱۰۳۵ - ۱۰۳۶ - ۱۰۳۷ - ۱۰۳۸ - ۱۰۳۹ - ۱۰۴۰ - ۱۰۴۱ - ۱۰۴۲ - ۱۰۴۳ - ۱۰۴۴ - ۱۰۴۵ - ۱۰۴۶ - ۱۰۴۷ - ۱۰۴۸ - ۱۰۴۹ - ۱۰۵۰ - ۱۰۵۱ - ۱۰۵۲ - ۱۰۵۳ - ۱۰۵۴ - ۱۰۵۵ - ۱۰۵۶ - ۱۰۵۷ - ۱۰۵۸ - ۱۰۵۹ - ۱۰۶۰ - ۱۰۶۱ - ۱۰۶۲ - ۱۰۶۳ - ۱۰۶۴ - ۱۰۶۵ - ۱۰۶۶ - ۱۰۶۷ - ۱۰۶۸ - ۱۰۶۹ - ۱۰۷۰ - ۱۰۷۱ - ۱۰۷۲ - ۱۰۷۳ - ۱۰۷۴ - ۱۰۷۵ - ۱۰۷۶ - ۱۰۷۷ - ۱۰۷۸ - ۱۰۷۹ - ۱۰۸۰ - ۱۰۸۱ - ۱۰۸۲ - ۱۰۸۳ - ۱۰۸۴ - ۱۰۸۵ - ۱۰۸۶ - ۱۰۸۷ - ۱۰۸۸ - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲ - ۱۰۹۳ - ۱۰۹۴ - ۱۰۹۵ - ۱۰۹۶ - ۱۰۹۷ - ۱۰۹۸ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۰ - ۱۱۰۱ - ۱۱۰۲ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ - ۱۱۰۹ - ۱۱۱۰ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۲ - ۱۱۱۳ - ۱۱۱۴ - ۱۱۱۵ - ۱۱۱۶ - ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۹ - ۱۱۲۰ - ۱۱۲۱ - ۱۱۲۲ - ۱۱۲۳ - ۱۱۲۴ - ۱۱۲۵ - ۱۱۲۶ - ۱۱۲۷ - ۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۲ - ۱۱۳۳ - ۱۱۳۴ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۰ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۲ - ۱۲۹۳ - ۱۲۹۴ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۶ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۸ - ۱۲۹۹ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۱ - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵ - ۱۳۰۶ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۸ - ۱۳۰۹ - ۱۳۱۰ - ۱۳۱۱ - ۱۳۱۲ - ۱۳۱۳ - ۱۳۱۴ - ۱۳۱۵ - ۱۳۱۶ - ۱۳۱۷ - ۱۳۱۸ - ۱۳۱۹ - ۱۳۲۰ - ۱۳۲۱ - ۱۳۲۲ - ۱۳۲۳ - ۱۳۲۴ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۶ - ۱۳۲۷ - ۱۳۲۸ - ۱۳۲۹ - ۱۳۳۰ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۴ - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۶ - ۱۳۳۷ - ۱۳۳۸ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۰ - ۱۳

اللہ علی وسلم کے قطعی عقیدے کے خلاف ہو گئی ہے غلط ہیں۔

(آوازِ اہلسنت۔ ص 20۔ جنوری 2010)

(۳) مکہ مکرمہ میں بیٹے کے کہنے پر باپ کے ساتھ نہ جانا
یا یک ہضم نہ کرنا۔ یہ سب کچھ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان
نہیں ہے بلکہ یہ بات قرآن و حدیث میں نہیں ملتی۔ (تفسیر ص 93)
(۴) یہی شہید ہونے کا سبب نہیں ہے۔ بلکہ یہی سبب ہے کہ
وہ گناہگار کہنا ہے یعنی اور کفر ہے۔ (فیصلہ کچھ ص 24)

(۵) مولوی احتشام الحق ملک بریلوی نے بھی یہی لکھا ہے۔ (آئین تاش۔ ص 14)
(۶) مولوی محمد صدیق بریلوی لکھتا ہے ان بد بختوں نے یہ بات اپنے ہی پیش کی ہے کہ
معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی جبر و ستم نہ رہے اور جیسے ہی
گو یا حضور پروردگار آفرینا گوار اور خفا کا رتے (باطل) اپنے نیسے۔ ص 5)
قارئین آپ خود اندازہ لگائیں رضا خاں کی بے باکی کا
(فلا یامس مکر اللہ الا القوم العاصرون)

مسئلہ نمبر 17

(۱) حضرت مولانا محمد تقی صاحب نے بھی یہی عقیدہ واضح الفاظ میں بیان کیا ہے کہ یہ
کے دوسرے میں سے ہے۔ یہ فیصلہ سے حریم و مہر و اجاب ہے اور اس وجہ سے کہ یہ
وہی شخص نہیں ہے۔ اور جس شخص نے اٹھا کر لیا ہے۔ اور اسے لے کر
اور یہ صاحب نے کہا ہے کہ میں اس کے خلاف ہوں ہے۔ یہ عقیدہ نہ کرے اور عقیدہ نہ کرے
کا حکم دیا جائیگا۔ (مجموع الفتاویٰ ج 2 ص 189، 190)

(۲) قاضی شامہ علیہ السلام نے فرماتے ہیں جس جبر و ستم کا رتے (باطل) اپنے نیسے،
معاذ اللہ جو اس شخص نے فرمایا ہے کہ یہی عقیدہ ہے کہ یہ

(ارشاد اہل بیت۔ ص 54)

(۲) مولانا نے اس عقیدہ کو شرک و کفر کا ٹکڑا نہیں کیا ہے۔

(بلاغ اکمل۔ ص 212، 231)

یہ عقیدہ نہ کرنا۔ یہ سب کچھ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان
نہیں ہے بلکہ یہ بات قرآن و حدیث میں نہیں ملتی۔ (تفسیر ص 93)

بیکہ

یہ عقیدہ نہ کرنا۔ یہ سب کچھ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان
نہیں ہے بلکہ یہ بات قرآن و حدیث میں نہیں ملتی۔ (تفسیر ص 93)

یہ عقیدہ نہ کرنا۔ یہ سب کچھ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان
نہیں ہے بلکہ یہ بات قرآن و حدیث میں نہیں ملتی۔ (تفسیر ص 93)

(متانت کاظمی ص 2، 314)

مسئلہ نمبر 18

(۱) مولانا نے بھی یہی عقیدہ واضح الفاظ میں بیان کیا ہے کہ یہ
کے دوسرے میں سے ہے۔ یہ فیصلہ سے حریم و مہر و اجاب ہے اور اس وجہ سے کہ یہ
وہی شخص نہیں ہے۔ اور جس شخص نے اٹھا کر لیا ہے۔ اور اسے لے کر
اور یہ صاحب نے کہا ہے کہ میں اس کے خلاف ہوں ہے۔ یہ عقیدہ نہ کرے اور عقیدہ نہ کرے
کا حکم دیا جائیگا۔ (مجموع الفتاویٰ ج 2 ص 189، 190)

(موسم عقیدہ۔ ص 310)

یہ عقیدہ نہ کرنا۔ یہ سب کچھ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان
نہیں ہے بلکہ یہ بات قرآن و حدیث میں نہیں ملتی۔ (تفسیر ص 93)

(مرکبات۔ ج 3۔ ص 624)

(۲) مولانا نے بھی یہی عقیدہ واضح الفاظ میں بیان کیا ہے کہ یہ
کے دوسرے میں سے ہے۔ یہ فیصلہ سے حریم و مہر و اجاب ہے اور اس وجہ سے کہ یہ
وہی شخص نہیں ہے۔ اور جس شخص نے اٹھا کر لیا ہے۔ اور اسے لے کر
اور یہ صاحب نے کہا ہے کہ میں اس کے خلاف ہوں ہے۔ یہ عقیدہ نہ کرے اور عقیدہ نہ کرے
کا حکم دیا جائیگا۔ (مجموع الفتاویٰ ج 2 ص 189، 190)

(معاذ اللہ ص 87)

بیکہ

یہ عقیدہ نہ کرنا۔ یہ سب کچھ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان
نہیں ہے بلکہ یہ بات قرآن و حدیث میں نہیں ملتی۔ (تفسیر ص 93)

(معاذ اللہ ص 87)

یہ عقیدہ نہ کرنا۔ یہ سب کچھ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان
نہیں ہے بلکہ یہ بات قرآن و حدیث میں نہیں ملتی۔ (تفسیر ص 93)

یہ عقیدہ نہ کرنا۔ یہ سب کچھ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان
نہیں ہے بلکہ یہ بات قرآن و حدیث میں نہیں ملتی۔ (تفسیر ص 93)

مسئلہ نمبر 19

مودی نویشن تو کلی بریلوی صاحب لکھتے ہیں: ایک دفعہ صلی نے عرش پر عرش پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ شریکین پر بدعت کریں۔ (سیرت رسول عربی ص 208) جبکہ خادم رسول سعیدی بریلوی صاحب لکھتے ہیں

۲۰۔ صلی اللہ علیہ وسلم جو جمعہ موقع پر شریکین کی دعا سے منع فرمائی ہے سو مردہ سے عیس برنابا رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی اختیار سے غلطی کو مستعمل ماننا صحیح نہیں ہے۔

۲۱۔ لکھتے ہیں یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عت تو یوں ہے۔

۲۲۔ لکھتے ہیں یہ کہ حدیث سے روایت اور وقت تو یوں ہے۔

۲۳۔ لکھتے ہیں اسکو تو یہ کوئی چاہیے۔ (محققین شرح مسلم و دقائق تبیین القرآن۔

ص 225, 226)

مسئلہ نمبر 20

۱۔ وہی غیر اللہ خالق کا وہی تھے ہیں حضرت بوہمی اشعری صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ یہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کی برکت سے تھے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا ۱۷ برس کی صاحب گاہ بنی آپ نے ۱۷ برس سے انکار فرمایا اور انکے بعد پھر سو برسوں سے وہی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دینے نہ نہ کہنے نہ بھیجی آپ کے پاس مال قیمت کے اونٹ لائے تو آپ نے پانچ اونٹ میں سے ایک دینے کا حکم فرمایا جو ہم نے سے بیٹے اور ہمیں میں سے لے لیا کہ شریعت کی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم بھول گئے (شرک کی حقیقت ص 315)

جبکہ

فیض محمد ایک بریلوی لکھتا ہے کہ اس بات کو کلی حوالے سے تو اس جیسے بدعت ایسے جس کو انہو گاہ (معاذ سیدنا حضرت علی اکبر ص 30)

مسئلہ نمبر 21

۱۔ مہر بنی صاحب یہ لکھتے ہیں بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ صلی اللہ علیہ وسلم (حد بیہ 1 ص 16)

۲۔ مہر بنی صاحب یہ لکھتے ہیں امام بعد حمد اللہ علی نوالہ والصلوة علی سولہ محمد والہ (حجائی ص 2)

۳۔ شیعہ ائمہ نے دعوت کی ہے اللہ صلی اللہ علی محمد و آلہ و صحابہ و اتباعہ و جمیع سنی الصراط المستقیم و علی آلہ و القویم و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ و جمیع (شرح سیرۃ ص 2)

۴۔ صاحب خدایہ و محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے ہیں شروع پہلا انہو ہر سرور ساء خلاصہ اصفیاء و اصحاب ائقیاد۔ (شرح سیرۃ ص 5)

۵۔ شرح عقائد کا منصف لکھتا ہے والصلوة علی سید محمد۔ (ص 5)

۶۔ سید باعید ندائین مسعودی لکھتے ہیں فلما جلست برات با لشاء ثم الصلوۃ علی لسی تم دعوت لہی فقال صلی اللہ علیہ وسلم۔

(تو ہدی شریف) ۷۔ لکھتے ہیں کہ سیدنا حسن کو دعا انکوت لکھائی اسنے آخر میں ہے۔

۸۔ صلی اللہ علی السی الامی (طہن سنائی ص 1 ص 252)

۹۔ فی کاہرین لے اور فی پاک لکھتے ہیں عرش صلوۃ یعنی درود بھیجا سلام کو ساتھ نہیں ملایا۔

۱۰۔ اتنی حد درجہ بریلوی لکھتے ہیں اور برحق میں نہ کمال سے یمن ما۔ (۵۶۰ ص ۱۵)

۱۱۔ اتنی قدر اشعری لکھتے ہیں درود ابراہیمی صرف نہ شریعت سے بیرون نہ نہ نہ۔

۱۲۔ غیب ناظم ہے۔ کیونکہ اس میں سلام نہیں ہے اور دعائے بھر۔ (شریف پڑھا حد

قرآن کے خلاف ہے اس لیے نہ چڑھی ہے اور ہرگز وہ جو یہی گناہ کیا ہوگا ہے۔
(تقدیرت علی مطہرات ص 210)

اور یہی جگہ تھکتے میں مارو۔ (۱۱۰)۔ جسکی صرف سزا میں پچھتے ہیں تو ان کے یہ پچھت
نہ وہ دانا بار ہے اس لیے کہ اس میں سلام نہیں ہے۔

(تفسیر ص 16 ج 110)

(۳) ہرم حنا کی شاکہ کہ تات میں ہے۔ صرف مژوا اور حریف ہی پر نہیں
نہ تھکتے ہیں تو سب کے سب میں نہ رہتے ہیں نہ ان کا کبھی نہیں بلکہ اس میں
نہ تھکتے ہیں نہ حریف نہیں۔ (تفسیر ص 80)

3. شیخ المشائخ پیر جیلانی کا مسلک اور بریلوی مسلک

جیلانی سید، صدیق الدین بن۔ سب دہے کے خلاف ہیں نہ صرف وہ ہیں۔ ہندو
نہ ان کے عقیدے وہمت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور نہ ہیادیت میں نہ کہ رشائری
نہ صرف نہ سب کے سب کے۔ وہ دین و ملت میں بریلوی جیلانی۔

ان میں نہ تھکتے ہیں نہ 3 ص 523

نہ وہ سب کے سب دہے۔ ان میں نہ تھکتے ہیں نہ سب کے سب دہے۔
نہ وہ سب کے سب دہے۔ ان میں نہ تھکتے ہیں نہ سب کے سب دہے۔

نہ وہ سب کے سب دہے۔ ان میں نہ تھکتے ہیں نہ سب کے سب دہے۔
نہ وہ سب کے سب دہے۔ ان میں نہ تھکتے ہیں نہ سب کے سب دہے۔
(میتہ ص 94 ج 2 تفسیر)

نہ وہ سب کے سب دہے۔ ان میں نہ تھکتے ہیں نہ سب کے سب دہے۔
نہ وہ سب کے سب دہے۔ ان میں نہ تھکتے ہیں نہ سب کے سب دہے۔
نہ وہ سب کے سب دہے۔ ان میں نہ تھکتے ہیں نہ سب کے سب دہے۔
نہ وہ سب کے سب دہے۔ ان میں نہ تھکتے ہیں نہ سب کے سب دہے۔
نہ وہ سب کے سب دہے۔ ان میں نہ تھکتے ہیں نہ سب کے سب دہے۔

(۱) نہ تھکتے ہیں نہ تھکتے ہیں۔ ان میں نہ تھکتے ہیں نہ سب کے سب دہے۔
نہ وہ سب کے سب دہے۔ ان میں نہ تھکتے ہیں نہ سب کے سب دہے۔

نہ وہ سب کے سب دہے۔ ان میں نہ تھکتے ہیں نہ سب کے سب دہے۔
نہ وہ سب کے سب دہے۔ ان میں نہ تھکتے ہیں نہ سب کے سب دہے۔

(۱۶) بریلوی حضرات کو دینی دوسروں کا فعل سمجھنے میں جس شخص کوئی جھگڑا تھا وہاں سے (تھیں) اور ان سے (۱۱۶)

(۸) کہتے ہیں کہ یہاں انسانی شکل میں آئے اور رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کی آواز کی مانند کیا ہوگا؟ جس سے سوال کیا گیا وہ یہ کہ قیامت میں ہر شخص اپنے آپ کو دیکھے گا اور وہ اپنے آپ کو دیکھ کر کہے گا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۳۲۲)

(۸) کہتے ہیں کہ یہاں انسانی شکل میں آئے اور رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کی آواز کی مانند کیا ہوگا؟ جس سے سوال کیا گیا وہ یہ کہ قیامت میں ہر شخص اپنے آپ کو دیکھے گا اور وہ اپنے آپ کو دیکھ کر کہے گا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۳۲۲)

۵. بریلوی حضرات کا آپس میں کافر کا فکاہیل

یہی حضرات کا سب سے پہلے یہ کہیں (مفسد) مسلمانوں کو کافر قرار دینا شروع کیا۔ یہی حضرات مسلمانوں کو کافر قرار دینے کے لیے تو عمر یہ جمل لکھتے تھے کہ یہ مسلمانوں کے لیے ہیں کہ جیسے مسلمانوں کو کافر قرار دیکھیں گے۔ یہی حضرات کہتے ہیں کہ قیامت کی آواز کی مانند کیا ہوگا؟ جس سے سوال کیا گیا وہ یہ کہ قیامت میں ہر شخص اپنے آپ کو دیکھے گا اور وہ اپنے آپ کو دیکھ کر کہے گا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۳۲۲)

۱. نقش نعل پاک پر اسماء مبارک لکھنا

(۱) عین تہذیب - نقش پاک پر اسماء مبارک لکھنا جس پر جہنم میں آگ ہے۔

(۲) انصاری - یہاں سے نعلین پاک سے نعلین سے رسول محمد اللہ ﷺ کے چھوٹے چھوٹے۔ (فتاویٰ بریلوی شریف ج ۱ ص ۳۵۲ - محمد عبدالرحیم، محمد یونس رضا)

مخالف فتویٰ

(۱) عین تہذیب - یہاں سے نعلین پاک سے نعلین سے رسول محمد اللہ ﷺ کے چھوٹے چھوٹے۔ (فتاویٰ بریلوی شریف ج ۱ ص ۳۵۲ - محمد عبدالرحیم، محمد یونس رضا)

(۲) انصاری - یہاں سے نعلین پاک سے نعلین سے رسول محمد اللہ ﷺ کے چھوٹے چھوٹے۔ (فتاویٰ بریلوی شریف ج ۱ ص ۳۵۲ - محمد عبدالرحیم، محمد یونس رضا)

(۵) مدنیہ سربلوط کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ مدنیہ سربلوط کے معنی رکھتے ہیں۔

(۶) اندک کے لیے اس خط کے متعلق یہ لکھا ہے کہ یہ مدنیہ سربلوط ہے۔
(فتویٰ رضویہ قیامیہ ص 384)

(۷) اندک کے بارے میں تفسیر و تشریح اس کو ضرور ملاحظہ فرمائیے۔
(فتویٰ رضویہ قیامیہ ص 384)

(۸) فتویٰ رضویہ قیامیہ ص 384

مخالف فتویٰ

(۱) القرآن مجید کے قلم سے وقت کا ذکر ہے۔

(۲) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۳) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

(۴) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۵) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

(۶) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۷) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

(۸) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۹) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

(۱۰) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۱۱) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

(۱۲) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۱۳) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

(۱۴) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۱۵) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

مخالف فتویٰ

(۱) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۲) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

(۳) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۴) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

(۵) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۶) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

(۷) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۸) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

(۹) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۱۰) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

(۱۱) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۱۲) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

(۱۳) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۱۴) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

(۱۵) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۱۶) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

(۱۷) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۱۸) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

(۱۹) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۲۰) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

۸. حضور ﷺ کا علم

اس علم کے علم کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ یہ مدنیہ سربلوط ہے۔
(فتویٰ رضویہ قیامیہ ص 384)

مخالف فتویٰ

(۱) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۲) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

۹. انبیاء و گناہ پر تدار

(۱) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۲) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

مخالف فتویٰ

(۱) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان
(۲) اگرچہ یہ سورہ مجیدہ ہے۔ تاہم 78۔ احمد رضا خان

۷. حضرت خضر علیہ السلام کی توہین

جس روز حضرت خضر علیہ السلام کے یہاں گناہ سرورہ سارح ہوتی ہے۔
(فتویٰ رضویہ قیامیہ ص 384)

نو، بیس و شیطاس ہے۔ (تیسرے مہینے۔ جلد 16۔ ص 916۔ منشی فقہ ارشد بھی)

10. انبیاء علیہ السلام کو بشر کہنا

۱۔ ان میں سے ہر ایک میں جی. ای. نیو، علیہ السلام کے ہنر کہنے والے کو کا فر قرار دیا گیا

۱۵۵۰. یحییٰ بن عرقان۔ محمد نعیم الدین حاشیہ۔ ص ۵۵

(۲) یہاں شہادہ ہے۔ (ب. اثقی۔ مفتی محمد رفیع۔ مکتبہ المدینہ۔ ص 165)

۱۲۔ تمام عیال اس کے ذمہ ہے۔ آپ و شہ پھر فرما کی کیا

(مثنوی حقیقت - محمد عمر چھوڑی - ص 238)

مخالفت فتویٰ

(کتاب العقائد - محمد نعیم الدین مراد آبادی ص 9)

(۲) جس میں تو میں تمہیں جیسا ہے۔ (۳) یہاں سے یہ تمہیں جیسا ہے۔ 6

11. حضور مکی علیہ السلام کی توہین کرنے والے شخص کو مولانا و فخر مسلمانان

کے؟

سہری کہیں نے وال یہ شخص کو مولانا فخر مسلمان اور ہادی اور میر قوم ہانا اگر اس کے

۳۔ پراعمال کے بعد ہے خود کفر و موبہ و غلبہ و است

القائمة رقم 260 - عدد 15

مخالف فتویٰ

۱۶۹۔

۱۹۴ (۱۹۴۹ء) : ملک شریف محمد غلام

مہمان پرستی سے پہلے تھا۔ میں یہاں گیا کہ میں نے بھی بھرتی کا ورگ مشہور ہو

شیخ الحدیث حضرت مولانا موصی محمد دریس کا تذکرہ ہے۔

(حضرت سیدنا اسی حضرت مفتی محمد فیض احمد اوہسی۔ ص 12)

۱۔ سال ۱۹۶۰ء کا اعلیٰ ترین عدالت سے جاری ہو کر (ادار

۱۰۰ - منتقى ابداء اسماء ص ۲۷۳ (۲۷۳)

۱۰۱۔ یہ سب سے اعلیٰ حد ہے اور خاص دیوبندی تالیف (۱۰۱) اور

۱۶۱) (۱۶۱)

12. انبیاء کرام اور حضور ﷺ کی طرف نسیان کی نسبت کرنا

(میں نے اسے اپنے "خمس" یا "کھمبہ" سے جوڑ دیا) (تاریخ سیدنا - حصہ سوم، صفحہ 288-289)

۴۱۔ اہل حق و تقویٰ کی قیادت میں یہ کام ہو سکتا ہے۔

(روابط) 128. 71 (پارہ 71)

مخالف فتویٰ

سورج نہایت سرسبز ہے گا، نہ وہ زمین مرنا پہلے ہے

(انس و جنس 358 - فیض احمد فیض)

13. حضور ﷺ کو عالم الغیب کہنا

حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت، اندر سے تو مصروفِ عالمِ غیب ہے مگر نہ

(تعمید لہاری۔ ص 272۔ غلام رسول عیسیٰ،

مخالفت فتویٰ

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ جس نے اس کو دیکھا ہے

[illegible]

علم غیب کا شات۔ ص 17۔ فیض احمد اویسی)

14. حضور علیہ السلام کو فلاں چیز کا علم نہ تھا

عبدالحق بن خضر و بیاض ۱۰۰ (مخطوطات - احمد رضا خاں - حصہ ۲ - ص ۲۰۹)

مخالف فتویٰ

دوسرے ائمہ نے یہ فتویٰ خلاف کتب حضور علیہ السلام کو نقل ہے کا طرز تیار دیا ہے
مات میں جانتے تھے (طریقہ کتب کائنات ص 55) نہیں دیکھا

15. اللہ کی قدرت

جو چیز ہے کہ وہ دیکھتا ہے وہ اس میں اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے
اس میں بھی اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے (تفسیر ج 7 ص 562) وہ اس میں 62 اور بھی

مخالف فتویٰ

اللہ کی اس قدرت میں وہ چیزیں ہیں جو وہ دیکھتا ہے وہ اس میں اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے
اس میں بھی اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے (تفسیر ج 7 ص 562) وہ اس میں 62 اور بھی

اللہ کی اس قدرت میں وہ چیزیں ہیں جو وہ دیکھتا ہے وہ اس میں اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے
اس میں بھی اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے (تفسیر ج 7 ص 562) وہ اس میں 62 اور بھی

اللہ کی اس قدرت میں وہ چیزیں ہیں جو وہ دیکھتا ہے وہ اس میں اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے
اس میں بھی اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے (تفسیر ج 7 ص 562) وہ اس میں 62 اور بھی

16. حضور ﷺ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے

اور اس سے وہ نور

اللہ کی اس قدرت میں وہ چیزیں ہیں جو وہ دیکھتا ہے وہ اس میں اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے
اس میں بھی اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے (تفسیر ج 7 ص 562) وہ اس میں 62 اور بھی

مخالف فتویٰ

اللہ کی اس قدرت میں وہ چیزیں ہیں جو وہ دیکھتا ہے وہ اس میں اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے
اس میں بھی اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے (تفسیر ج 7 ص 562) وہ اس میں 62 اور بھی

اللہ کی اس قدرت میں وہ چیزیں ہیں جو وہ دیکھتا ہے وہ اس میں اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے
اس میں بھی اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے (تفسیر ج 7 ص 562) وہ اس میں 62 اور بھی

17. حضور ﷺ کو اللہ کی طرح حاضر و ناظر ماننا

اللہ کی اس قدرت میں وہ چیزیں ہیں جو وہ دیکھتا ہے وہ اس میں اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے
اس میں بھی اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے (تفسیر ج 7 ص 562) وہ اس میں 62 اور بھی

مخالف فتویٰ

اللہ کی اس قدرت میں وہ چیزیں ہیں جو وہ دیکھتا ہے وہ اس میں اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے
اس میں بھی اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے (تفسیر ج 7 ص 562) وہ اس میں 62 اور بھی

18. کفر کا بخشا جانا

اللہ کی اس قدرت میں وہ چیزیں ہیں جو وہ دیکھتا ہے وہ اس میں اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے
اس میں بھی اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے (تفسیر ج 7 ص 562) وہ اس میں 62 اور بھی

مخالف فتویٰ

اللہ کی اس قدرت میں وہ چیزیں ہیں جو وہ دیکھتا ہے وہ اس میں اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے
اس میں بھی اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے (تفسیر ج 7 ص 562) وہ اس میں 62 اور بھی

19. خدا کو ہر جگہ حاضر و ناظر کہنا

اللہ کی اس قدرت میں وہ چیزیں ہیں جو وہ دیکھتا ہے وہ اس میں اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے
اس میں بھی اس کا وہ وجود ہے جو وہ دیکھتا ہے (تفسیر ج 7 ص 562) وہ اس میں 62 اور بھی

(۲) میں نے مرید احمد کو نظر ہوا تھا کہ اپنے خاں سے تعلق رکھتا ہے اور سلطان پور ہندوستان میں رہتا ہے۔ میں نے اسے اپنے دوستوں کی خدمت میں بھیج دیا۔ وہ اپنے دوستوں میں رہا اور چاہتا تھا کہ وہاں رہے۔ (۱۱۱۷ء)

خالف فتویٰ

(۱) دو تو (اللہ) پر رحم کرے ساتھ حاضر ہے مگر جان سے دور ہیں۔

(مفسر شریعتی ص ۱۲۰)

(۲) وہ اپنے خاں سے تعلق رکھتا ہے۔ اس وقت ان کی سرکاری حالت میں بدلتی رہتی ہے۔

(۳) وہ اپنے خاں سے تعلق رکھتا ہے۔ اس وقت ان کی سرکاری حالت میں بدلتی رہتی ہے۔ (ص ۱۲۲)

(۴) وہ اپنے خاں سے تعلق رکھتا ہے۔ اس وقت ان کی سرکاری حالت میں بدلتی رہتی ہے۔

(شعبہ شریعتی ص ۱۱۷)

20. کسی کو حضور ﷺ کا امام و شیخ ماننا

مروئی یہ میر صاحب کو خوب میں حضور ﷺ کی زیارت ہولی کہ گھوڑے پر تشریف لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ (ص ۱۱۷)

مروئی یہ میر صاحب کو خوب میں حضور ﷺ کی زیارت ہولی کہ گھوڑے پر تشریف لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ (ص ۱۱۷)

خالف فتویٰ

(۱) یہ میر صاحب کو خوب میں حضور ﷺ کی زیارت ہولی کہ گھوڑے پر تشریف لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ (ص ۱۱۷)

(۲) یہ میر صاحب کو خوب میں حضور ﷺ کی زیارت ہولی کہ گھوڑے پر تشریف لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ (ص ۱۱۷)

(۳) یہ میر صاحب کو خوب میں حضور ﷺ کی زیارت ہولی کہ گھوڑے پر تشریف لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ (ص ۱۱۷)

(۱) یہ میر صاحب کو خوب میں حضور ﷺ کی زیارت ہولی کہ گھوڑے پر تشریف لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ (ص ۱۱۷)

21. شیطان کو علم غیب

(۱) یہ میر صاحب کو خوب میں حضور ﷺ کی زیارت ہولی کہ گھوڑے پر تشریف لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ (ص ۱۱۷)

خالف فتویٰ

(۱) یہ میر صاحب کو خوب میں حضور ﷺ کی زیارت ہولی کہ گھوڑے پر تشریف لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ (ص ۱۱۷)

(۲) یہ میر صاحب کو خوب میں حضور ﷺ کی زیارت ہولی کہ گھوڑے پر تشریف لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ (ص ۱۱۷)

22. رسولوں کو غیر اللہ کہنا

(۱) یہ میر صاحب کو خوب میں حضور ﷺ کی زیارت ہولی کہ گھوڑے پر تشریف لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ (ص ۱۱۷)

(۲) یہ میر صاحب کو خوب میں حضور ﷺ کی زیارت ہولی کہ گھوڑے پر تشریف لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ (ص ۱۱۷)

(۳) یہ میر صاحب کو خوب میں حضور ﷺ کی زیارت ہولی کہ گھوڑے پر تشریف لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ (ص ۱۱۷)

خالف فتویٰ

(۱) یہ میر صاحب کو خوب میں حضور ﷺ کی زیارت ہولی کہ گھوڑے پر تشریف لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ (ص ۱۱۷)

(۲) یہ میر صاحب کو خوب میں حضور ﷺ کی زیارت ہولی کہ گھوڑے پر تشریف لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ (ص ۱۱۷)

23. دوحداؤں کا تصور

(۱) یہ میر صاحب کو خوب میں حضور ﷺ کی زیارت ہولی کہ گھوڑے پر تشریف لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ (ص ۱۱۷)

(۲) یہ میر صاحب کو خوب میں حضور ﷺ کی زیارت ہولی کہ گھوڑے پر تشریف لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ (ص ۱۱۷)

(۳) یہ میر صاحب کو خوب میں حضور ﷺ کی زیارت ہولی کہ گھوڑے پر تشریف لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ (ص ۱۱۷)

خالف فتویٰ

(۱) یہ میر صاحب کو خوب میں حضور ﷺ کی زیارت ہولی کہ گھوڑے پر تشریف لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی زیارت کی ہے۔ (ص ۱۱۷)

۱۰۔ اہل یہود نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ نبی خدا بھی وہی ہے جس نے پہلے ان کے خدا کا دعویٰ کیا ہے اس پر نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۱۱۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۱۲۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۱۳۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۱۴۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۱۵۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۱۶۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۱۷۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۱۸۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۱۹۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۲۰۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔

24. ابو طالب کا شرک پر مرنا

(۱) ابو طالب کا شرک پر مرنا ثابت ہے (رسائل رضویہ ص 429- احمد رضا)
(۲) صحیحہ حدیث غزالی کا یہ ثابت ہے کہ نبی خدا نے ان کو نبی نہیں بنایا۔ (رسائل رضویہ ص 431- احمد رضا)
خالف فتویٰ

تاریخ اہل یہود و نصاریٰ میں مذکور ہے کہ نبی خدا نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
رسائل رضویہ میں مذکور ہے کہ نبی خدا نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
سید احمد رضا نے فرمایا کہ نبی خدا نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
(کھنن توحید و رسالت ص 155-156)

25. نبی اکرم ﷺ پر عتاب

عبتہ بنی ہاشم و بنو ہاشم کی طرف سے نبی خدا کو عتاب کیا گیا۔
نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
(المتنبی مع بیان سید احمد حیدر گنگو ص 32)
خالف فتویٰ

جنس ہے وہ اور گستاخ لوگ اس موقع پر اس آیت کریمہ کے نزول کو ہی اگر مسمیٰ ہو جائے
عبتہ بنی ہاشم سے تسمیہ کرتے ہیں اور سرزنش اور پاپوں کی قرار دیتے ہیں
(تحفہ توحید و رسالت ص 171)

26. کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرنا

جو کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردود مردہ کو مردہ کی مغفرت

۱۰۰۔ (تفسیر کلمات کے بارے میں سوال جواب۔ یہاں تو دن۔
۱۰۱۔ اس پر ثابت ہے کہ نبی خدا نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۱۰۲۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۱۰۳۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۱۰۴۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۱۰۵۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۱۰۶۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۱۰۷۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۱۰۸۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۱۰۹۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔
۱۱۰۔ نبی خدا نے فرمایا کہ میں نے ان کو نبی نہیں بنایا۔

سید احمد (فتاویٰ مظہریہ ص 350) نے فرمایا کہ

ص 352

ص 356

ص 107- اس پر تسمیہ مردہ کا
ص 107- اس پر تسمیہ مردہ کا
ص 107- اس پر تسمیہ مردہ کا

ص 107

ص 27

ص 32

ص 107

ص 74

ص 447

ص 1101

ص 1101

27. رسول کریم ﷺ کو نبوت کب ملی؟

ص 1101
ص 1101
ص 1101

(۶) مفتی محمد حنیف قریشی کہتا ہے شاہ اسماعیل دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(روایہ مناظرہ غسان) میں ص 442

(۷) "ہذا" صاحبین اہل سنت میں لکھو۔ اس سے مراد ہے شیخ اسماعیل شہید اور
محمد بن ابی بکر میں نقل کئے۔

(۸) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

(۹) نظام الدین مہمانی لکھتے ہیں اسماعیل شہید (کشف المغیبات ص 29)

61. بسم اللہ شریف کا ترجمہ

(۱) مولوی اعظم اہل حق صاحب لکھتے ہیں۔ بسم اللہ شریف کے ترجمہ میں دو حدیثیں ملتی ہیں۔ پہلی حدیث میں ہے کہ "بسم اللہ شریف" سے شروع کرنا جو بہت عمدہ عمل ہے، اس سے پہلے "بسم اللہ شریف" سے شروع کرنا بھی بہت عمدہ عمل ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ "بسم اللہ شریف" سے شروع کرنا جو بہت عمدہ عمل ہے، اس سے پہلے "بسم اللہ شریف" سے شروع کرنا بھی بہت عمدہ عمل ہے۔

(۲) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

(۳) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

بجہ

(۱) مفتی محمد بن ابی بکر صاحب لکھتے ہیں شروع کرنا جو بہت عمدہ عمل ہے

(بہار شریعت ص 1158 اس پر تصدیق قاضی بریلوی کی بھی ہے)

(۲) مفتی عزیز محمد بدایونی لکھتے ہیں شروع کرنا جو بہت عمدہ عمل ہے

(ترجمہ قادری ص 98،

(۳) مفتی احمد یار علی صاحب لکھتے ہیں بسم اللہ کی با استغاثت نہ کرنا اس سے پہلے فعل نہ

نہیدہ سے کہ معنی میں شروع کرنا جو بہت عمدہ عمل ہے اللہ کے نام سے

(تذکرہ عالم اسلام ص 2)

62. بسم اللہ شریف کے ترجمہ میں "ہے" لانا غلط ہے؟

(۱) (تذکرہ شریفی صاحب لکھتے ہیں مریطوطی یہ کہ نہایت رحمہ سے ہے "ہے" سے کہتے
ہے۔ "ہے" کا ترجمہ "ہے" میں نہایت عمدہ عمل ہے۔ انوں کا توں ہوتا ہے۔

(۲) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

بجہ

(۱) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

(۲) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

(۳) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

(۴) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

(۵) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

(۶) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

(۷) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

(۸) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

(۹) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

63. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا امکان

(۱) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

(۲) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

(۳) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

(۴) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

(۵) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

(۶) (تذکرہ عالم اسلام ص 114، شمارہ نمبر 11 12)

64. شان نبوت

گائیکی صاحب ملتے ہیں اہل سنت کے مذہب میں عیسا علیہ السلام ۱۹۰ سال پہلے مت پیدا ہوئے جس طرح میں ممتاز ہوتے ہیں اس طرح عمل میں بھی پوری شان رکھتے ہیں جو شخص عیسا علیہ السلام کے اس اختیار کا منکر ہے وہ شان نبوت میں تحریف کا مرتکب ہے۔

(مقات کاظمی، ص 311، 22)

جبکہ

و شہادت داری ملتے ہیں حضرت عیسا علیہ السلام عیسیٰ یا یون تیرن حقوق میں مجھ سے زیادہ ذکر کرنے والے تو اللہ تعالیٰ کے متعلق وہی فرمائی۔

(تفسیر احسانات، ج 5، ص 445) محدثہ گئی صاحب

65. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات علی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات میں ہر کار مراد اہل سنت کے نزدیک بدین جہات و کمالات ہے۔

(مقات کاظمی، ج 2، ص 296)

جبکہ

مومن احمد رضا صاحب ملتے ہیں

حدیث صحیح سے کہ خبریں اہل سنت کے وقت حاضری کا وعدہ کر کے چلے گئے دوسرے وہ انتظار میں مگر وعدہ میں برپا ہوئی خبر تکلیف دہ نہ ہوئے سرکار شریف سے ملاحظہ فرمایا کہ ہر ایک میں عیسا علیہ السلام، پر حضرت میں فرمایا کیوں؟ عرض کیا انا لا مدخل ہوتا فیہ کلب اور تمہارے دوسرے رحمت کے لئے میں نے اس گھر میں نہیں آئے۔ جس میں کہا ہوا تصویر ہو اندر شریف ارنے سے طرف تلاش کیا کچھ نہ تھا۔ چمک سے نیچے ایک کتے کا چنگار سے نکالنا تو ضرور ہوئے۔

(ملفوظات، ص 354)

66. مخلوق کے مقابلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم

۱۔ ملتے ہیں

۲۔ ہر سب کے کسی مخلوق کے مقابلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے علم کی کمی

بائنہ ان شرف قدس میں بدترین گستاخی ہے۔

(مقات کاظمی، ج 2، ص 295)

جبکہ

۳۔ ایک مل

۴۔ اہل سنت عیسا علیہ السلام اور اس سے زیادہ ہیں عیسا علیہ السلام خدا کا علم قدس سے ہرگز

نہیں (عقیدہ صحیح، ص 5۔ رسالہ ایسیہ، ج 2)

۵۔ اہل سنت کے مطابق نہیں

67. انبیاء علیہم السلام کو بے خبر اور نادان کہنا (معاذ اللہ)

۱۔ صاحب ملتے ہیں

۲۔ عیسا علیہ السلام کو بے خبر اور نادان کہنا گاہ نبوت میں سخت درجہ دشمنی سے اور یہاں

۳۔ اہل سنت و جماعت (مقات کاظمی، ج 311-2، ص 296)

جبکہ

۴۔ اہل سنت و جماعت صاحب ملتے ہیں

۵۔ اہل سنت سے بے خبر پورا نبوت کی طرف راہ دی۔ (نور ص، ص 141)

۶۔ عیسا علیہ السلام صاحب ملتے ہیں

۷۔ بے خبروں میں تھا۔ (تجلیات نظر، ج 1، ص 216)

۸۔ اہل سنت و جماعت ملتے ہیں

(۳) دوسری اکابر کے حوالہ ترجمہ میں ہے اور آپ کو یہ سچہ قہاریت کی

(سیرت ترجمہ ص 1269)

(۴) یہ سچہ نامہ سیرت میں لکھی گئی ہے: وہ سچہ کہ کرتا ہے

(مرور القلوب ص 21۔ از علی خان)

68. نبی ﷺ کے معجزات اور کمالات

حاجی متا نے اس کتاب کا حصہ یہ لکھا کہ نبی کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر

پیدا نہ ہوا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

بجک

نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر پیدا نہ ہوا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

69. نبی ﷺ کو راعی کہنا

(۱) سنی تہذیب کے خالق اور بانی کا یہ لقب اللہ کا محبوب امت کا راعی کی جہاں کی نگرانی

پہنچائی ہوئی ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

(۲) اللہ کا محبوب امت کا راعی کی جہاں کی نگرانی پہنچائی ہوئی ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

(۳) اللہ کا محبوب امت کا راعی کی جہاں کی نگرانی پہنچائی ہوئی ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

(۴) اللہ کا محبوب امت کا راعی کی جہاں کی نگرانی پہنچائی ہوئی ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

(۵) اللہ کا محبوب امت کا راعی کی جہاں کی نگرانی پہنچائی ہوئی ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

(۶) اللہ کا محبوب امت کا راعی کی جہاں کی نگرانی پہنچائی ہوئی ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

(۷) اللہ کا محبوب امت کا راعی کی جہاں کی نگرانی پہنچائی ہوئی ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

(۸) اللہ کا محبوب امت کا راعی کی جہاں کی نگرانی پہنچائی ہوئی ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

(۹) اللہ کا محبوب امت کا راعی کی جہاں کی نگرانی پہنچائی ہوئی ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

(۱۰) اللہ کا محبوب امت کا راعی کی جہاں کی نگرانی پہنچائی ہوئی ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

بجک

حاجی متا نے اس کتاب کا حصہ یہ لکھا کہ نبی کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر

پیدا نہ ہوا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر پیدا نہ ہوا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

بجک

حاجی متا نے اس کتاب کا حصہ یہ لکھا کہ نبی کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر

پیدا نہ ہوا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

میں سے لکھا ہے۔ (مقامت حاجی ص 323)

سے آتا ہیں۔ عاید کرنا اس پر باعث فتنہ و فساد ہے و بعض لوگوں
سے منقول ہے کہ جو روح کو نہیں جانتا اپنے تئیں نہیں جانتا و جو اپنے تئیں نہیں جانتا
نہیں جانتا و جو اپنے تئیں نہیں جانتا وہ ضیاء و کلمہ پر ہوتا ہے مگر تمام خیرات
اس سے آتا ہے و اس پر نہیں آتے۔ اس سے علم ہوتا ہے علم و جہت علم ہوتا ہے علم و جہت
نہیں آتا۔ (ص ۱۵۱) (ص ۱۵۱) (ص ۱۵۱)

72. حضور ﷺ کے مشابہ ہونا

وکیل صاحب کہتے ہیں کہ میں نے بھی حضور ﷺ کے مشابہت میں نہیں دیکھا تھا۔
نہایت پرستش ہے کہ جو نہیں کرتا تو انہیں سے دو قدم آگے۔

(پہلی کے کتب میں تصحیح ص 82)

جبکہ

مذہب اہل بیت علیہم السلام کی کتاب "تذکرہ صدر شریعہ" میں حضرت توحید صاحب
محقق لکھتے ہیں کہ وہ اپنے اسبق رہنے کا بڑا شہس تھا نہیں آپ
سماں میں رہت ہوئی۔ شہس تم نہیں پہنے ساقی وہ ہے کہ بہت آسوں تھا ہمدردی
شرعیہ کی صورت میں میرا دور نہ سبک پر جا یا مرناتھا

(تذکرہ صدر شریعہ ص 38 37)

74. تمام مخلوق

جب تک آدمی یہ نہ سمجھے کہ کرم یا تو تمام مخلوق کی (ان) چکا ہے (شرعاً و عادتاً)
وہاں ص 27۔ (ص 27) (ص 27) (ص 27)

جبکہ

یہ نہ ہوتی صاحب کہتے ہیں تمام مخلوق میں وہ (یعنی اولاد تہذیب امیہ) میں
اس سے زیادہ ہر جہت میں (ص 197)

71. غیر خدا کو عالم الغیب کہنا

مذہب اہل بیت علیہم السلام کہتے ہیں کہ اگر کوئی کہے کہ خدا علیہ السلام
للمحصنہ ما جالی حل و علی نحو القدوس والقیوم والرحمن وغیر
الکھبر۔ (ص 223) (ص 223) (ص 223)

اور ان کے لئے ہے کہ وہ عالم الغیب عالم الغیب والشیخہ جیسے شخص باللہ
وہ عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب
(ص 284)

جبکہ

(۱) وہ عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب
(ص 49)

(۲) وہ عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب
(ص 23)

(۳) وہ عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب
(ص 17)

76. ماکان وما یكون اللہ تعالیٰ سے خاص کرنا

مذہب اہل بیت علیہم السلام کہتے ہیں کہ وہ عالم الغیب عالم الغیب
وہ عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب عالم الغیب

(یہ بندہ اس کے ساتھ ہوا اس سے 941)

جبکہ

کلمات سے لوریاٹو مودی، پچھری پر قیامت لٹ پڑی۔

(حکامہ لاہوریت ج 2 ص 210)

جنگ

۱۰ اہل میں ہے بن سہو کے افغان قائل مذمت ہیں مگر خدا شریف کدلی حرکات اس سے زیادہ قائل قت میں شریف اس کے ہیں تاہم اس قدر سہو چکا ہے۔
 ۱۱ کوئل عقل سیم لکھے وار کی غدری مکتوبیت سے نکالیں۔ مگر میں جوں جوت کے خوش میں کی در شریف مدد کاروں پر یہ وہاں کی ہوشیاں تیں ترقی چپا سے چپا ہیں کتابیں عود وصال ہے حسین (شریف مد) کے فرنگی مددگار۔
 ۱۲ میں شک ہیں نرجس۔ صلیب مسلمان سے موت رستہ مد میں حورین جیت مدہ نو۔ ن درمہ بون پانی جہار سے عمری جگر مٹی

(اور عقاب ج 3 ص 44 45)

(i) گوئی مصطفیٰ رضا عقل سیم سے نکل ہے۔ (ii) شریف ملک کی مدکار یوب پر پردہ ڈالنے سے (iii) فرنگی مذہب اپنے وہاں میں رہتا ہے۔ (iv) عبت اللہ پر وہاں کی اور نرم مد میں خوشی رومہ نبوی پر سہارنی دنگی رو بخت ہے۔

85. تحریک خلافت ترک موالات

۱۰ لیسرہ ہر مسعود دیکھتے ہیں۔ تحریک خلافت ترک موالات کی مشن سہاں مگر یہاں خلافت مقاصد بھی (ماضی بریوں ترک موالات۔ 27 ص ۷۷) تیں جن سے، نے مخالفت کی تیں مگر فرستہ اعلیٰ حضرت قائل بریلوی کا نام نالی کتاب ہے۔

(ماضی بریوں ترک موالات۔ 27 ص 77)

جنگ

۱۰ عید اللہ سے یوں صحت سے ترک موالات سے متعلق جو جمعیت مدد کا نام اس کے متعلق وہاں کہہ یوں قلم وہاں جس قائل برداشت سے کہہ یوں

(اور عقاب ج 3 ص 270)

۱۰ اہل مدنی اذیت ہے۔

86. انگریزی گورنمنٹ

۱۰ اہل مدنی اذیت ہے (مدد مدد محدود مت برکاتیم کے متعلق) کو شیطاں سہو سہو۔
 ۱۱ مہارت میں گوہر مٹ سے خط سے پتہ ریکٹ میں گریزی کا خط مدد سے صحت
 ۱۲ (انگریزی گورنمنٹ) (مدد مدد سہو سہو۔ 2 ص 119)

جنگ

۱۰ اہل مدنی اذیت ہے (مدد مدد سہو سہو کے متعلق)
 ۱۱ اہل مدنی اذیت ہے (مدد مدد سہو سہو کے متعلق)
 ۱۲ (انگریزی گورنمنٹ) (مدد مدد سہو سہو۔ 2 ص 119)

۱۰ اہل مدنی اذیت ہے (مدد مدد سہو سہو کے متعلق)
 ۱۱ اہل مدنی اذیت ہے (مدد مدد سہو سہو کے متعلق)
 ۱۲ (انگریزی گورنمنٹ) (مدد مدد سہو سہو۔ 2 ص 119)

۱۰ اہل مدنی اذیت ہے (مدد مدد سہو سہو کے متعلق)
 ۱۱ اہل مدنی اذیت ہے (مدد مدد سہو سہو کے متعلق)
 ۱۲ (انگریزی گورنمنٹ) (مدد مدد سہو سہو۔ 2 ص 119)

87. انبیاء کی طرف گناہ کی نسبت

۱۰ اہل مدنی اذیت ہے (مدد مدد سہو سہو کے متعلق)
 ۱۱ اہل مدنی اذیت ہے (مدد مدد سہو سہو کے متعلق)
 ۱۲ (انگریزی گورنمنٹ) (مدد مدد سہو سہو۔ 2 ص 119)

جنگ

۱۰ اہل مدنی اذیت ہے (مدد مدد سہو سہو کے متعلق)
 ۱۱ اہل مدنی اذیت ہے (مدد مدد سہو سہو کے متعلق)
 ۱۲ (انگریزی گورنمنٹ) (مدد مدد سہو سہو۔ 2 ص 119)

88. علم غیب کلی

وہی صواب ہے جسے میں صدقہاں نے حضور پر الصلوٰۃ و السلام پر کچھ نہ چٹا تھا۔ وہ نہ چٹا تھا۔
 قہر مت ہی ہونا ہے۔ سب کا علم تبارہ سے علم غیب کئی جا تا ہے۔

حقائق و الحقائق - ص 14

جیکے

شہد افتخاردین صاحب سے میں جہاں تک مصلحت و اہلی و رکنی علم غیب کا سوال ہے وہ ہمارے نزدیک بھی غیر مذکور کیے نامت کرتا شکر ہے۔ (زیر پرچہ ص 49)

89۔ اللہ تعالیٰ کی شان کے نزدیک انبیاء علیہم السلام

وہی صاحب کہتے ہیں جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے نزدیک نبیہ علیہم السلام چودھڑے چار کی مثل یہ ذیل ہیں وہ کافر ہے۔ (عقائد اہلسنت ص 7)

(۱) موقوفہ احمد صاحب گجرات ہے عزت عدالت پہ داکھوں سلام (حداقل بخشش حصہ 3)
یہ نصیہ موصوفہ علیہ سلام کی شریعت میں لکھا ہوا ہے یہ یوں تسلیم کرتے ہیں

(۲) نئی جہان نکلنا ہے کہ موی علیہ الصلوٰۃ و سلم پر وحی ملی اس کے سحر میں سے جب میرے سر پر رکھ کر پابندہ وہیل کی طرح کھڑا ہو۔ (خواجہ سعید ص 47)

90. مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی

عبد سہرا چوہدری صاحب لکھتے ہیں مہدوی محمد قاسم صاحب نانوتوی جن کو ہمارے وقت
— مفسرین بھی سبب ہوں، تھاق محمد علیہ وسلم انبوت جانتے ہیں۔

(نوار ساطعہ - ص 451 - مصدقہ موبوی سند رضا)

اس سے منہا کچھ نفیہ نکلتا ہے کہ چپوری بھی لو پناہ رنگ اور پیشہ سے مستند مدد سمجھتے ہیں اور ان بات کو فاضل بریلوی نے بھی درست سمجھ تھیں تو تفریط کا بھی۔

الحمد لله

اس وقت کے جو اس نے جیل میں گزارے وہ خود کا کمر
بند اور راجپوتی پر لگا۔

اہلسنت و پویند مسلمان

— بھٹے میں تمہارے یہ ہے کہ کسی اور میں گھبراہٹ سے بھاگتے تھے اور اس
 میں سے بھاگتے تھے۔ (۱۰) (۲۹۶)

۱۰۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا ہے چہ؟ معلوم ہو کہ تم،

ماتن کے ساتھ سے معصومہ کی کہانی اس سے متعلق ہے تو یہ سمجھنا ضروری ہے
اس ناول کے متعلق جو ہے وہ پڑھیں گے ہم سب بھی کب کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم

وہ عقائد و مسائل بدعتیہ کا علم اس سے راہ کے پیش کا علم و علم

5

میں جو شخص یہ کہے۔ مخلوق میں۔ فوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم رکھتا ہے
(شُرک کی حقیقت۔ ص 126)

ہر جگہ موجود ہوتا

مداخلہ قاری کے لئے ہیں۔ جگہ مقرر ہو جائے۔ یہ سب اعداد و شمار شریف
(شہر کی حقیقت ص 88)

قریشی تہ سے دوسرے مذہب موجود ہے۔ یہ یہ و مناظرہ کتابت کو ص 373)
 دینا نہیں چاہتا ہے وہ یہ جگہ ص 120) معصم الحرف ص 120)

جیکہ

معدنی یا س عطارہ اور کتب سے مدخل و اصل و روپ یا س پر دستاویز یا جید سے ...
 توی ہے یہ عقیدہ رکھنے والا مسلمان ہے چنانچہ جس نے ایک امام سے اس ...
 سنانا جو فقہانہ کرام سے ایک سے حکم کرے لہذا اس پر لازم ہے کہ یہ عقیدہ ...
 و جید یہ کان کرے۔ (تہذیب کمال کے درمیان میں سوال و جواب ص 113 114)

94. آدم علیہ السلام سے خطا

محقق محمد رحیمی قلمی اہل بیت علیہ السلام سے پوچھنے کی بات میں ...
 کا جواب ہے کہ وہ بدعت ہے۔ میں نے پائی۔ (تہذیب کمال ص 269)

جیکہ

معدنی محمد رحیمی قلمی نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا ...
 نا مصلحت امام کی گواہی میں نہیں کرتا اس لئے (تہذیب کمال ص 281)

95. اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا

معدنی احمد رضا خان میں کہتا ہے مجھے جوشی شیعہ کی قسم (مدخل بخشش خدا وال ص 32)

جیکہ

(۱) معدنی محمد رحیمی قلمی نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا ...
 اور قسم کھانا (غیر دین تقیہ یا جاسے) (تہذیب کمال ص ۲۸۰)
 (۲) مفتی قمر احمد خان میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا ...
 اللہ کے کسی اور کے قسم نہ مانا اس لئے اسے دعویٰ نبوت فی اللہ کی قسم بے لاء و ...
 شرک ہے جاتا ہے۔ (الطیاء الاحمدیہ ص 33 493)

96. علم غیب کا عقیدہ

بریلوتی محمد رشید القاری لکھتا ہے نبی و حق میں علم غیب کا عقیدہ ...

(ریور برص 155)

اور ان صاحب کتب میں یا حدیث یا تاثر ہیں جو یا حدیث یا تاثر ہیں جو یا حدیث یا تاثر ہیں ...
 کوئی غیر مستقیم جواب نہیں دے سکتا اس لئے یہ ممکن ہے کہ یہ ہو یا نہ ہو۔

(تہذیب کمال ص 35)

معدنی یا محمد رحیمی قلمی نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا ...

97. عالم الغیب

ان تائب تائب حضرت محمد علیہ السلام نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا ...
 یا محمد رحیمی قلمی نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا ...
 اور میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا ...
 اور میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا ...
 اور میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا ...
 اور میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا ...

جیکہ

بریلوتی احمد رضا خان میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا ...
 میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا ...
 میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا ...
 میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا ...

(فتاویٰ رضویہ ص 27 144)

اور میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا ...

98. درود اور سلام

(۱) مولف احمد رضا خان صاحب کتب نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا میں نے پوچھا ...

محمد و آلہ و صحابہ اجمعین

(فتاویٰ رضویہ ج 27 ص 18)

(۲) وصی لہ تعالیٰ علی سدا و مولد محمد (فتاویٰ رضویہ ج 27 ص 228)

(۳) وصی لہ تعالیٰ علی السید لعلین و آلہ (فتاویٰ رضویہ ج 27 ص 641)

صرف صوبہ پاک سے نہ سہم نہیں لیا

(۴) مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں: سب درودوں سے افضل درود (۱) ہے جو سب

اعمال سے افضل جتنی نماز میں مقرر کیا گیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۸۳)

بجک

(۱) ہم صرف کی طرف سے شیخ برادرہ صاحب استمروا، عمان میں ہے۔

نمودار و شریف کی پڑھیں اور شریف و شریف ہیں تو اس کے امر پر عمل کیا۔

کی وجہ سے گاہ گاہ یہ نہیں ہو سکتا کہ اس درود شریف میں سلام کا اضافہ کیا جائے۔ (استمروا ص 80)

(۲) مستحق قدر رحیمی صاحب لکھتے ہیں: نماز اور درود جیسی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں

مگر کے بعد پڑھنا گوارا نہ کر سکتے ہیں کیونکہ اس میں سلام نہیں ہے حالانکہ تکمیل قرآن

میں پڑھنا بھی درود شریف کے ساتھ کی طرف سے جب ہے جس میں درود شریف

درود شریف سے جس میں سلام نہ ہو۔ (تفسیر میں ص 16-110)

(۳) مفتی محمد باقری لکھتے ہیں: درود اور جیسی نماز میں کامل سے باہر غیر کامل

اس میں سلام نہیں۔ (تفسیر نور العارفین ص 512)

(۴) وہ ان ہی سے نہ پڑھ سکتے ہیں کہ وہ درود شریف ناقص سے پڑھ سکتے ہیں

میں سلام نہیں ہے اور سلام سے بغیر درود شریف پڑھنا حکم قرآن کے خلاف سے اس لئے

تحریزی ہے و مہر و توحید نہ ہو سکتا ہے۔ (تہذیب طبع و معلومات ص 210)

استمروا میں پڑھنا یا نہیں پڑھنا خود مولوی احمد رضا نے لکھے ہیں ان میں سلام

نہیں ہے اس لئے ان درودوں کی روشنی میں (۱) تا (۲) غیر مکمل (۳) ناقص (۴) ناقص

مومن احمد رضا ڈوگا (۵) حکم قرآن خود جب سے اس کو ترک کرنے والے وغیرہ

6. ایک درود بھری آہ

ان وقت سے امت و پچھلے سے یہ درود بھری آہ سے شیعہ سکون کی محسوس کر رہا ہے

ہم اپنے ایمان و اور اپنے دوست و احباب کے ایمان کو بچائے۔

ان کی ہمت

اور درود شریف کی ایک سب سے بہتر رسوں میں سے ایک ہے جس سے متعلق

ہر بات سے یہ درود

ان کی ہمت اللہ کی ہمت سے جس پر انہیں حضور مراد و رسول اللہ کی زیارت

میں ملے گی یہ سب رسوں کے درود کی حضور شدہ ہے۔

(نہایت کمال ص 4-5 از فیض حمداوی)

(۱) ان میں جہد احمدیہ لکھی ہے۔ خوب میں یہی واقعات کے ایک ماہ بعد آچکے ہیں

ان میں شریف حق پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو یہ وقت کیا کہ اس اعزاز کی وجہ سے مولانا

علی صاحب نے جو: یا میرے درود بھری آہ سے سولہ عربی پند لکھی درود مجھے

امام ملا۔ (مفتی محمد شفیع صاحب درود دعوت ملی ص 38)

(۲) یہ کتاب مندرجہ ذیل بریل میں ہے: ان کے لئے لکھی گئی۔ مولانا محمد طفیل خان

ص 11 مولانا محمد اعلیٰ مفتی ص 11 مولانا محمد شاکت سیالوی ص 11 انکراطف حسین سعیدی

یا منتر وظیل احمد رانا

یہ درود اب بات سمجھ گئی کہ سیرت رسوں عربی خدا کو بھی پند ہے درود پاک بیک

یا بارگاہ میں بھی منظور شدہ ہے اب اس کتاب میں پڑھنا جو بریل کی روشنی سے لکھا ہوا ہے

تفصیل و نقل پر تو گئے گا یہی کئی مقرر شدہ سجدہ خدا رسوں کی توفیق کے زمرے میں آچکا

یہ لکھا فرمائیے۔

مقبول ہے اس میں تو کہا گیا ہے کہ آپ خود ہی اندازہ لگائیں کہ رضا خانی حضرات کا نہایت سے عقیدت کا رشتہ کیا ہے۔

مسئلہ نمبر 10:

اس کتاب میں لکھا ہے "ابراہیم غفل اللہ ازہمت پرست سے پیدا ہوئے۔"

(صحیح سنابل اردو۔ ص 94)

جبکہ حنیف قریشی کہتا ہے کہ "کوسب رسول میں داخل کرنے سے آپ ﷺ کو کونسا نسب پاس کی طہارت پر قرار نہیں دیتی۔"

(آزاد کون تھا۔ ص 13)

یہ جملہ نکتے ہیں حضرت برصیر کو کاہن شریک شخص تو رکھنا ثابت کر کے ہیں پانچ بی بیوں کی طہارت سبکی پر حملہ کیا گیا۔

تقریباً آٹھ سو سال پہلے عیسا مسیح کو جو کہ آپ مقبول مانی جا رہا تھا اس میں تو آوروں اور تلمیذوں نے اس پر حملہ کیا اور یہ دندے سرکار طیبہ ﷺ کی مقصود شہادت کو کھتے رہے اور میں پیش کر رہا ہوں اب بھی یہ بیروت عشق رسالت کا نام نہیں دے سکتے۔

قاضی عیسیٰ وقار نے اپنے اٹھارہ نمبر کے خط میں عرض کر دی کہ بریلوی نے جو یہ لکھی تھیں وہی کہتی ہے اس کا نتیجہ تھا کہ حضرت ناک سے اور یہ سب احمد رضا خان کی عمر دینی ہے جو انکو مدسور ہے کا نمونہ دکھا رہی ہے۔

7. احمد رضا خان بریلوی کی حقیقت

بریلوی صاحب نام احمد رضا خان بریلوی ایک بہت بڑے مجددی شکل میں آئے تھے جس نے اپنے زمانے میں "وہابیوں" کے بڑے بڑے قلعہ جھڑوا دیے جاتے تھے۔ یہی حال احمد رضا خان بریلوی کے مقابلے میں بڑے بڑے علماء کی بھی رہا۔ ان کے پاس اس وقت "پتہ آپ حضرت" بریلوی صاحب کی طرف سے احمد رضا خان کی نشان دہانی تھی یہاں تک کہ جس نے احمدی حقیقت انہی جان لی۔

وہابیوں میں پورے تعلقوں میں یہ تہمت لگائی کہ احمدیوں نے ان کے تہمتوں کو قبول کیا ہے۔

1. احمد رضا خان کی تعریف بریلوی علماء کے قلم سے

1. اعلیٰ حضرت کی زبان و قلم

۱) احمدیوں کی زبان و قلم کا یہ حال تھا کہ ان کو تو حق تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا۔ اور ان کو کمال برابری تھی خدا کرے کہ ان کو جس سے نہ ہو (احکام شریعت ص 27۔ احمد رضا)۔
۲) اعلیٰ حضرت مجددین امت کے کمال میں جو چاہے نہ نہ رہا تھا جس سے یہ جگہ یہ سارا حال دور سے تعلق میں۔ انہیں حضور اعلیٰ حضرت قدوسی کا لقب مبارک تھا وہ صبر فرماتا تھا۔
(مقدمہ مدق بخشش۔ حصہ 3۔ ص 8)۔ (احکام شریعت ص 26۔ احمد رضا)۔
۳) یہ نتیجہ اہل حق و انصاف و یقین میں بھی ہوا کہ ان کو جس سے نہ ہو (احکام شریعت ص 27۔ احمد رضا)۔
۴) آپ خود ہی کہ آپ کو ہر طرف سے محفوظ رکھا۔ (میراث علی حضرت ص 126)۔
۵) احمدیوں نے ان کو ربان صوفی قوت کے قدر میں درست فی حق میں سو سو نیل کا دیں۔ ان میں بہت اہل حق کا یہ جواب ایسا معلوم ہوا تھا کہ بڑے غور و تامل کے بعد یہ پایا ہوا۔
(میراث اعلیٰ حضرت و کرامات ص 81)

دارشوقی حسن ان ویار۔ فانی فی تہ اساقی تہ۔۔۔ عشق کامل رسول مدد صلی
علیہ وآلہ وسلم۔۔۔ مولانا شاہ احمد رضا صاحب۔ (ماہ محمد رضا محدث ریونی و فخر اسات
۔۔۔ سید محمد شمس چٹوچوی۔ ص 30 مطبوعہ رضائیدی ر ہور)

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی کا اصل چہرہ

☆ نام:

مولوی محمد صاحب بریلوی سنی تھے ہیں۔

حضرت کا پیدائشی اسم گرامی محمد ہے۔ وہ ۱۲۵۰ھ ہجرت میں اہل حق میں پیدا ہوئے۔
آپ کا زمانہ تہذیب و تمدن کا زمانہ تھا۔ آپ نے جو تصانیف لکھی ہیں وہ سب
آپ کا اسم شریف احمد رضا رکھ کر تالیف کیا اور تاریخ نام انعام ۱۳۵۲ھ ہے اور خود آپ نے اپنے نام
سے اس میں عبدالمصطفیٰ لکھنے کا التزام فرمایا تھا۔ اور مدنی دنیا میں آپ کو اعلیٰ حضرت اور
فاضل بریلوی کے اجداد و احترام یاد کیا جاتا ہے۔

(اعلیٰ حضرت بریلوی۔ ص 26 25)

☆ شجرہ نسب:

احمد رضا۔ بن لکھی۔ بن رضا علی۔ بن کاظم علی۔ (حیات اعلیٰ حضرت۔ ص 2)

☆ شکل و صورت:

(۱) تہذیبی نمونہ میں آپ کا رنگ گہرا گندمی تھا لیکن مسلسل محنت کے باعث سنہ ۱۲۵۰ھ
تا ۱۲۶۰ھ تک وہ بے رنگ ہو گئے۔

(۲) اعلیٰ حضرت کی دوا میں آنکھ میں غصہ تھا۔ انہیں تکلیف دہن تھی اور پانی اترنے سے
بڑھتی تھی۔ طویل مدت تک اس کا علاج کرتے رہے مگر وہ ٹھیک نہ ہو سکی۔

(ملفوظات۔ ص 17-16۔ ج 1)

(۳) اعلیٰ حضرت نے مولانا عبدالحق خیر آبادی سے متعلق علوم سیکھنے کا بیس وہ سال
پر راضی نہ ہوئے۔ کسی وجہ سے یہاں کی کہ احمد رضا خاں شین کے خلاف بہایت سخت رہا۔
(۴) اعلیٰ حضرت ۱۲۶۰ھ میں مجھے نو عمری میں شوب چشم اکٹھا ہو چکا تھا اور بعد مدت
میں بہت تکلیف دیتا تھا۔ (ملفوظات مکمل پر حصہ ص 20۔ مطبوعہ جامعہ دینہ کبلی)
(۵) آپ نے مزید فرماتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ آپ کو چھوٹے لکھنے کے لیے سر پر
نہایت من مہم ہوا۔ کون چیز اسے کسی آنکھ میں تراتی، میں آنکھ بنا کر لے آئی
۔ ایک نوادہ شہر میں ایک سیاح تھا کہ اس نے نیچے سے آنکھ حصہ ہوتا وہ
سنا کہ وہ اس کو من مہم ہوتا (ملفوظات ص 21 20)

☆ طبیعت و مزاج:

(۱) طبیعت چلی تھی۔ چلی طبیعت والے انھیں شہر احمد رضا خان شہید و فخر اشہر
بریلوی کو قتل کے متعلق نقل کیے ہوئے۔

(۲) فنی مقبرہ ص 392 مطلق مظہر اللہ بریلوی)

(۳) اعلیٰ حضرت بہت تیز مزاج تھے۔ (نور رضا۔ ص 358)

(۴) میں مدتی۔ اس نے سفر ہاشمیاں ہو گئے۔ بہت سے نکلے کھڑے دست بھی
کی حالت کے باعث اسے اور چھوٹے۔ ان میں مولوی محمد حسین بھی جو مدرسہ
دست العلوم کے تھے اور جنہیں احمد رضا نے استاد کا درجہ دیتے تھے۔ انہیں اسے
تہذیبی نمونہ کے مزید میں پڑھتے رہے۔ مدرسہ صالح التجار بن جوئے کے والد نے بولی تھا۔
اور بھی اس کی روشرونی حجت حوائی مذہب تھا۔ اس کو صمدی و تفسیری وجہ سے اس نے
آج سے حائرا اور سکتے تھیں ان سے کہ وہ شری کر کے وہاں سے جاتے اور حالت یہ
نہ تھی کہ بیوت کے مرکز میں مامور رضا کی حمایت میں کوئی مدرسہ نہ رہا۔

(۵) اعلیٰ حضرت ص 211 نظریہ اندین

(۶) اعلیٰ حضرت نے مولانا عبدالحق خیر آبادی سے متعلق علوم سیکھنے کا بیس وہ سال
پر راضی نہ ہوئے۔ کسی وجہ سے یہاں کی کہ احمد رضا خاں شین کے خلاف بہایت سخت رہا۔

☆ احمد رضا کسی مدرسے کا فاضل نہیں:

(۱) آپ نے (احمد رضا) محض فقیر کے تہ کی رو سے میں غلط نہیں کیا۔

(جہاں احمد رضا ص 18- اقبال احمد فاروقی)

(۲) اعلیٰ حضرت سے ارشاد فرمایا ہے میرا کوئی شاگرد نہیں۔

(برسات نامہ احمد رضا ص 12- میر تقی میر شاہ جہان چرنی)

☆ احمد رضا خاں صاحب کے اساتذہ کرام:

احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی، قادریہ و بیہودہ کی تعلیم یافتہ تھے آپ کی ابتدا میں تعلیم عربی ہوتی تھی۔ آپ پہلے استاد مرزا غلام قادر تھے ان کے بعد آپ پوراندہ، ناٹکی میں سے پڑھتے رہے۔ مولانا غلام علی خان بھی کسی معروف عربی مدرسہ پوراندہ کے مدرس تھے۔ وہ بھی مولانا میں پڑھتے ہوئے آپ نے عربی میں بھی پڑھا تھا جس کے بعد آپ نے مولانا احمد رضا خاں کو تیس سال کی عمر میں غار شاہ تحصیل کر دیا اور آپ کو اس قائل کر دیا کہ بریلوی نے آپ کو اس عمر میں "علوم و فنون کا ہمالہ" سمجھا دیا۔ (امجدیہ نامہ احمد رضا خاں ص 337)

☆ احمد رضا خاں صاحب اور علم جنر کی تعلیم:

خبریں یہ کہ یہ سترہ سو (۱۷۷۰ء) میں مولانا احمد رضا خاں صاحب نے اعلیٰ مغرب بھی بیعت کیا۔ میں نہیں ہے کوئی صاحب جنر اور مل جائیں کہ ان سے اس میں کوئی تکمیل نہ ہو۔

(ملفوظات ج 1 ص 28)

☆ احمد رضا خاں صاحب اور ستاروں کا علم:

احمد رضا خاں صاحب ستاروں کے اثرات کے بھی فاکس تھے امیر ان امام احمد رضا خاں صاحب سے ستاروں کے اثرات کے قائل تھے جو بعض فاضل حضرت علامہ مجلسی سے سنا کرتے تھے۔

(میرزا امام احمد رضا خاں نمبر 1 یک مضمون کی طرف ص 342)

☆ بغیر مشقت و مجاہدہ کے خلافت ملی:

ان کے امام احمد رضا خاں صاحب نے کہا کہ آپ کے سر شہرہ برائی نے آپ کو کوئی خلافت نہیں دی۔ آپ نے بغیر مشقت و مجاہدہ کے امام احمد رضا کو خلافت دے دی۔

(امجدیہ نامہ احمد رضا خاں ص 367)

☆ احمد رضا خاں صاحب کے اساتذہ کی تعداد:

مولانا غلام علی خان فرماتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خاں نے مولانا غلام قادر اور مولانا غلام علی خان سے تعلیم حاصل کی اور مولانا غلام قادر نے مولانا غلام علی خان سے تعلیم حاصل کی۔ مولانا غلام قادر نے مولانا غلام علی خان سے تعلیم حاصل کی۔ مولانا غلام قادر نے مولانا غلام علی خان سے تعلیم حاصل کی۔

☆ احمد رضا خاں صاحب مدرس کے طور پر

احمد رضا خاں صاحب مدرس کے طور پر

(حیات اعلیٰ حضرت ص 212)

☆ احمد رضا خاں صاحب کے تلامذہ کی تعداد:

مولانا غلام علی خان فرماتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے مولانا غلام قادر اور مولانا غلام علی خان سے تعلیم حاصل کی۔ مولانا غلام قادر نے مولانا غلام علی خان سے تعلیم حاصل کی۔ مولانا غلام قادر نے مولانا غلام علی خان سے تعلیم حاصل کی۔

☆ تین برس کی عمر میں فصیح عربی میں گفتگو:

مولانا غلام علی خان صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے فرمایا میری عمر تین برس کی ہوئی اور میں اپنے بھائی کے ساتھ مسجد میں بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا ایک صاحب نے کہا آپ کے پاس میں جہود فرمایا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں میں گفتگو فرمائی میں نے کہا کہ میں میں اس کی بات کہنا چاہتا ہوں۔ (امجدیہ نامہ احمد رضا خاں ص 339)

☆ چھ سال کی عمر میں فصیح تقریر:

برطانیہ کے نوجوانوں میں یہ رواج تھی کہ چھ سال کی عمر میں کہ وہ تاریخ اور مذہب کی بات کر سکتے ہیں۔ اس سے پہلے وہ خود کو نو مسلم کہتے تھے۔
 تقریباً ۱۸۷۰ء تک مسلم علماء کا یہ رویہ تھا۔ (مقدمہ مذہبی رضویہ ص ۱۷)
 مگر احمد رضا نے چھ سال کی عمر میں تقریباً ۱۸۷۰ء تک کے علم و عرفان کے دار ہوا۔ یہ بھی فراموش نہ کیے کہ میری عمر ۱۸۷۰ء میں تھی۔ اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ سے صرف چار ماہ بعد۔
 منع تقریریں نہ تھیں۔ تفسیر خاص میں سے لے کر سب سے سادہ قرآن کی روشنی میں تفسیر شریعت کی تھی۔ حضرت والدہ صاحبہ نے ان کی اس جلافت سے متحیر ہو گئے۔

☆ اسلام کی چودہ صدیوں میں پہلا تیرہ سالہ مفتی و مجدد:

احمد رضا صاحب مرزا غلام احمد کے مدق علی خاں سے ۱۳ سال کی عمر میں اپنی تعلیم سے فارغ ہوئے۔ اور ان کے والد سے آپ و مسند افتاء دیے گئے۔ آپ اسلامی چودہ صدیوں میں پہلے مفتی ہیں جنہوں نے تیرہ چودہ سال کی عمر میں مفتی کا عہدہ سنبھالا۔
 (۱) تیرہ سال کی عمر میں۔۔۔۔۔ ایک لڑکی لکھ کر اپنے والد ماجد کی خدمت میں پیش کیا جو سب سے اعلیٰ تھا۔ والد صاحب نے جواب دیا کہ کچھ راتیں وقت سے افتاء کیا کرتا ہے۔
 (۲) امیر احمد رضا صاحب نے ۱۹۷-۱۹۸۰ء (خلافت)

(۳) آپ نے ۱۹۸۶ء میں مسلم مہاجرین کے لیے مفتی کا عہدہ حاصل کیا اور منصب افتاء پر مقرر ہوئے۔ ان کے تکیہ و تہذیب کا اثر ان کی زندگی میں نمایاں تھا۔
 (۴) احمد رضا صاحب نے ۱۹۸۱ء میں مفتی کا عہدہ سنبھالا۔
 (۵) یہ وقت ان کی عمر ۱۹ سال کی تھی۔ ان کے اعلیٰ حضرت کی بیانیہ تعلیم ان کے دل میں یہ ہے کہ 'مفتی' ۱۳ شعبات ۱۹۸۶ء میں ان کی عمر میں پہنچائی گئی تھی۔

(۶) احمد رضا صاحب نے ۱۹۶۹ء میں مفتی کا عہدہ سنبھالا۔

☆ پچیس کتب زیر مطالعہ:

ان کی تعداد آٹھ اور پچیس سے زیادہ کتب ہیں۔ ان میں سے دو مطبوعات ہیں۔
 (۱) احمد رضا صاحب (۵۷۲)

☆ اعلیٰ حضرت کوئی بڑا مدرسہ نہ بنا سکے:

لکھتے ہیں: 'انہوں نے کچھ مدرسے بنائے۔ مگر وہ عظیم الشان نہ بن سکے۔
 یہاں تک کہ ایک لال خاں کو کیا بتائیں۔ وہ حسب اللہ و بعد الو کبیل
 (الحیوان احمد رضا صاحب ص ۵۷۰)

☆ احمد رضا خاں کا علمی حلقوں میں تعارف:

یہ علمی حلقہ ۱۸۷۰ء میں قائم ہوا۔ احمد رضا صاحب احمد رضا خاں کی علمی حلقہ بناتے ہیں۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت کے وصال سے دو سال پہلے ان کا یہ
 (۱) احمد رضا صاحب (۱۵۷)

احمد رضا خاں طلبہ کو علم حدیث پڑھنے کے لئے دوسرے علماء کے پاس بھیجے:

۱. احمد رضا صاحب نے اپنی محدث پٹی لکھی (۱۳۳۳ھ) کی خدمت میں تمام محققین
 ۲. احمد رضا صاحب نے ۱۸۷۰ء میں زمانہ میں اپنے عقیدت مند طلبہ کو علم
 ۳. احمد رضا صاحب نے ۱۸۷۰ء میں زمانہ میں اپنے عقیدت مند طلبہ کو علم

(میزان احمد رضا ص ۱۹، مصوبہ و لکچر لکھتے)

☆ احمد رضا نے کبھی زکوٰۃ نہ دی:

یہ بھی سننے لگے ہیں کہ زکوٰۃ نہیں دی۔

(یہ بات احمد رضا صاحب نے ۱۹۵۰ء میں لکھی تھی)

تودی کے خواہ سے شرمگاہ کے عشاء کو مدلل و محقق فرمایا چتر ترقیق نغیر سے ایک اور مشورہ
رمگاہ پر الٹا ثبت فرما کر ثابت کیا کہ سرودی شرمگاہ کے اعظاف نہیں۔

(نام احمد رضا نمبر ۲۱۲)

☆ احمد رضا خان صاحب کے پیرومرشد کی حالت:

سید محمد شیں نے میرت علی حضرت سے رخصان کیے وہ توں کی فرمائش تو علی
حضرت علی علی کے استے خافہ عایدیہ نیچہ بھاسے سے مدت ۱۵ لے کر۔

رضیا حرم کا علی حضرت نہ ص 69

☆ احمد رضا خان صاحب کی علامہ عبدالحق خیر آبادی کی خدمت

میں حاضری:

علامہ خیر آبادی نے شنگو کار فرمایا وہ پوچھا بریل میں کیا کاشعل ہے؟ وہ فرمایا
میں تعلیم و افتادہ پوچھ کس فن میں تعلیم کرتے ہیں علی حضرت نے فرمایا
مسند بنیہ میں شہرت و تلمیذ و راہب میں مسند سے فرمایا سچ نہیں وہاں رہتے
ہیں۔ یہ وہ راہبوں کا شغل ہے کہ ہر وقت سہ خط میں مکتبہ رہتا ہے۔ علی حضرت
نے فرمایا۔ (میں احمد رضا نمبر 332)

☆ احمد رضا خان کی تعریف معین الدین امیری صدر مدرس

مدرسہ معینیہ عثمانیہ امیر شریف کی دہانی:

حضرت مولانا معین الدین امیری صدر مدرس مدرسہ معینیہ عثمانیہ امیر شریف جنہیں بریں
مہارت و تقابہ تلمیذ ہوتے ہیں۔ ان کی رہنمائی کیجیے

(۱) منصب مجددیت تو ایسے حاصل ہو۔ ظاہر ہے کہ جنھن کوئی نویسی اس سب میں ہو مگر
وہ نہ سدوسن کے ترمیم و ترمیم کر مں منصب عدلیہ کیوں کر اور انہیں یوں تکہ سدوی

۱۔ مثل حیدر آباد کی جو پالی وک و غیرہ معتبر مرام کہ وہ مختص یہاں
ساتویں کی بے قارغ ایسے گئے ہیں ورجن کا شیبہ و درستی کا مے

۲۔ یہ بہایت قرین قیاس ہے کہ وہ علی حضرت سے بھی زیادہ وسیع النظر ہوں پس جنھن
۳۔ ایسی گرس کا شیبہ ہوتی تو چرچہ بیت کا سہرہ بنانے اعلیٰ حضرت سے اس کے سر

۴۔ چاہیے۔ وہی ترمیم و ترمیم کا علی حضرت سے کسی رہنمائی صرف خوب ہی کیجیے
۵۔ وہ خوب پریشان کی طرح ہوا بھی نہ۔ آخرت تا بیعت کے باعث بھی وہ اس

۶۔ مستحق نہیں ہو سکتے۔ یوں کہ کثرت تعدد صورت میں کسی طرح وہ صدر

۷۔ مین من صاحب ہوا۔ یہ تین بڑے تھے۔ (تجلیات انوار ص 31, 32)

۸۔ اس تلمیذ نے آپ سے یہ صلہ فرمایا

۱۔ پیو دیو گولی کی پیو دیو گولی

۲۔ مصلحتوں کو دہلی کہہ کر فرمانا

۳۔ عمل و حدیث سے مراد کے فیصلوں سے غریب کرنا

۴۔ خود داستان بنی و داستان دینی مرام

۵۔ جہان میں آپ کو شنگو کار فرمایا وہ تھے تلمیذ نہ کرتے تھے پیو دیو گولی

۶۔ تھے۔ ایک مقدمہ پر لکھتے ہیں انہیں کوئی پیو دیو گولی اور اس مسلمان بننے والوں

۷۔ میں آگ گئی۔ (مقتل جہاں نہر ص 12)

۸۔ اس حضرت نے یہ دیکھ کر ہلکی کر دیا۔ یہاں نہر وہاں سے اس پر آپ کا بخیر

۹۔ نہ چلا ہو وہ علی حضرت نے بات میں وہاں نہر کے عادی ہوں۔ وہ علی

۱۰۔ اس کی تصنیف کی عصمت عالیہ و بہایت جہاں سے شکر علی ملت کو دہلی بنا کر

۱۱۔ اس کے سن سے نہیں کر دیا۔ جن کے تباہ کی پیچیدہ یہ ہے کہ وہ عفا میں الحق

۱۲۔ دہلی کہہ کر گاہوں کا بہت بڑا ہے۔ (تجلیات انوار ص 42)

۱۳۔ اس شاید کسی نے اس قدر کافروں کو مسلمان نہیں کیا ہو گا جس قدر اعلیٰ حضرت نے

☆ احمد رضا خان صاحب کا ترجمہ قرآن لکھنے کا لوگھا انداز:

صدر ترجمہ حضرت مولانا محمد علی عظمیٰ نے قرآن مجید صحیح ترجمہ کی ضرورت پیش کی۔ مولانا علی حضرت نے صدر ترجمہ کی تلاش کی آپ نے مدد فرمائی لیکن دوسرے مشعل بیٹے سے انگوٹے، موت تانے ہوئی رہی۔ جب حضرت صدر اشراف علی صاحب نے اس امر پر اہل حضرت سے فرمایا چونکہ ترجمہ ہے یہ ہے پھر وقت نہیں ملے اس لیے آپ نے اس وقت کے وقت دیاں میں کیوں نہ وقت تجاویں۔ چنانچہ حضرت صدر اشراف علی صاحب نے کاغذ رقم اور اداات سے اہل حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہی کام بھی شروع کیا۔ ترجمہ کا طریقہ یہی گرامر اہل حضرت نے اپنی شرط کا ترجمہ کرتے رہے اور صدر ترجمہ جس کو جتنے جتنے میں پڑ جائیں اس طرح آپ سے یہ سب تفسیر و لغت و فطرت و بعد از اس سے معنی کو پڑھ کر ترجمہ کیا کرتے بلکہ آپ قرآن مجید کافی انداز پر جنت و صمدی صراط پر اس طرح کرتے جیسے وہی پختہ و روشنت کا مظاہرینی قوت کا نظریہ غیر رومانی سے ترسار شریف رہائی سے پڑھتا رہا ہے (امام رضا)۔

☆ احمد رضا خان صاحب کی تصانیف کی تعداد:

پہلا قول اہل حضرت کی تخمینہات 200 سے قریب تھیں

(مقدمۃ اللہ والہ النبی)

دو قول 350 کے قریب تھیں۔ (المجلد المحدث والایضات المجدد)

تیسرا قول 400 کے قریب تھیں۔ (تالیفات مجدد از نظر مہرین بہاری)

چوتھا قول 548 تھیں۔ (تاییدت مجدد)

پانچواں قول 600 سے بھی زیادہ تھیں۔ (حیات اہل حضرت)

چھٹا قول ایک اندازہ کے مطابق فاضل بریلوی نے ایک سزا کرکشی تصنیف

فرمائی ہیں۔ (نور رسالہ ص 331)

☆ احمد رضا خان صاحب کی تصانیف:

احمد رضا نے 72 کتابیں معاہدہ ہند کے روایت کیں۔

مولانا رشید احمد گنگوہی کے درمیں 25 کتابیں لکھیں۔

مولانا قاسم نانوتوی کے درمیں 11 کتابیں لکھیں۔

مولانا اشرف علی تھانی کے درمیں 9 کتابیں لکھیں۔

مولانا شاہ اسماعیل عظیمیہ کے درمیں 10 کتابیں لکھیں۔

معاہدہ العلماء کے درمیں 17 کتابیں لکھیں۔

قادیانیوں کے درمیں 6 رسائل لکھے۔

تنبیہوں و نصیحوں کے درمیں 4 رسائل لکھے۔

ہندوؤں کے درمیں ایک رسالہ لکھا۔

(مجلس المحدث والایضات المجدد ص 34۔ شائع کردہ مرکزی مجلس رضا ہاور)

☆ کیا یہ خصوصیات ہیں؟؟؟ فیصلہ آپ کریں!

خدا نے تمہارے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر۔

بچاؤ اگر شفع محشر تمہارا باندہ عذاب میں ہے۔

کریم اپنے کرم کا صدفہ قسم بہ قدر کرنا شرا۔

تو اور رضا سے حساب لیا ہر حاجتی کوئی حساب میں ہے۔

(رسولہ نیک ہیست ص 30۔ احمد رضا)

☆ اہل حضرت کا ذاتی تعارف:

نونی کیوں پوچھے تیری بہت رضا

تجھ سے سنے ہر ہر پلچرتے ہیں

(حدائق بخشش۔ ج 1۔ ص 144 احمد رضا)

مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رض
تیری ہی تو ہے بندہ درگاہ سے خیر
(حدائق بخشش ج-1 ص 27)

برکار رض خوش ہو بد کام بھٹے ہوں گے
وہ اچھے مبار پیارا اچھول کا مہیاں آیا
(حدائق بخشش ج-1 ص 18 حمد رضا)

تم وہ نہ کرم کو ناز تم سے
میں وہ کہ ہر گز کو غار آقا
(حدائق بخشش ج-1 ص 12 حمد رضا)

نہ گھر کا رکھ نہ اس درگا ہنے ناکا
ہاری ہے ہی پر بھی نہ کچھ خیر
(حدائق بخشش ج-1 ص 19)

مفت پا تھا کسی کام کی عادت نہ پڑی
بہ عمل پڑھتے ہیں مانے لگا تیر
(حدائق بخشش ج-1 ص 3)

خوار و بچہ خطاوار گناہ گار ہوں میں
(حدائق بخشش ج-1 ص 3)

مہ سبھی پندو سبھی مجرم ناکارہ سبھی
(حدائق بخشش ج-1 ص 5)

☆☆☆

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب کی سڑی زبان و تحریر

۱۰ اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب کی سڑی زبان و تحریر پر تاثرات

۱۱ لہذا میں سیالوں کے متعدد معین مدین جنتی امیر کی علی حضرت کے اخلاق
۱۲ و بصورت نقش کھینچتے ہوئے لکھتے ہیں

۱۳ اسے شہادت کو رفع کر کے سب پر چشمہ شہیدوں کا حرم قبول دیتے حقیقت کی
۱۴ علامت کی وہ نہ کہے گاں میں اس کاں زائے او صابرین سے مراد میں غفل

۱۵ اس سے کہ میں موت بھی وہ پر چھڑاتے لیکن بے درگاہ علی حضرت سے وہ وہ
۱۶ وہاں ہار ہی ہوئی نہ حقیقت تیروں کا صوبہ ہار گاہ رضوی سے وہاں ہے یہ مصم

۱۷ اور تھوڑے سے
(تجلیات الومعین صفحہ 4)

۱۸ علی حضرت سے اخلاق کر رہا وہاں تک کالوں پر ہاتھ دھرتے ہو گئے ب
۱۹ بعد وہ وہاں ہے جس کی بنا پر اعلیٰ حضرت نقش ہو کر دیا جائے دیا میں حسب

۲۰ اسے نقش کو اپنے پہلی نقشوں میں نشان رہتا ہے وہ اس کی نقش گوئی کا تھوڑی
۲۱ وہاں پر ہوتا ہے جس کا صدور اس سے علی حضرت کی ذات سے لگے کرام کی

۲۲ و تارہا ہے
(تجلیات الومعین صفحہ 32)

۲۳ اوائل میں مدد کر مآں تین رے کے ساتھ ساتھ ان کو موت سے خطاب کرتا
(تجلیات الومعین صفحہ 23)

۲۴ مہا شہید بریلوی کے کلام میں ساقیت و خوش گوئی تھی
(تجلیات الومعین صفحہ 23)

احمد رضا خاں صاحب کی سڑی زبان و تحریر کے چند نمونے

۱۱ ایہ بدیہ کی تائید اس قلم ہیں کہ نہ پریشان یا چاہے نہ تائیدوں
۱۲ و چیتا و سڑی زبان و تائید (ج-1 ص 94 حمد رضا)

۱) میں نے کھنڈہ کار پر برقی تہ بنانے پر ضروری ہے کہ تہ نہ بنے
(نورث) جس کی ضرورت ہے کہ خدا کا کمال بھی ہو۔ یوں خدا کے مقابلے میں یہ
خدا بھی ثابت ہوگا۔ (پیشوا سہیل، ص 142)۔ (مدرسہ)

۲) اب قادیان کی دو درختوں کا کوئی جواب نہیں دیتا اور یہ یوں ہے کہ
میں نے یہ ساری باتیں کہہ کر کمال بھی نہ کر سکتا ہوں۔
پیشوا، شاہ شہاب الدین اور شاہ (مدرسہ) سے پاک۔ ص 94

۳) کتاب شہاب ثاقب پر احمد رضا کا تبصرہ:

جس کی یہ کتاب دیکھا ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس کی کتاب دیکھی ہے۔
میں نے اپنے ہاتھ سے کتاب دیکھی ہے۔ اس کتاب میں جو باتیں ہیں جو
پیشوا نے کہی ہیں۔ یہ ساری باتیں ہیں جو میں نے کہی ہیں۔ یہ ساری
باتیں ہیں جو میں نے کہی ہیں۔ یہ ساری باتیں ہیں جو میں نے کہی ہیں۔
تک کہ میں نے یہ ساری باتیں کہی ہیں۔

(حاصل اقتباس، ص 22)۔ (مدرسہ)

۴) مولانا اشرف علی تھانوی کے بارے میں اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

تھانوی نے تھانوی چھوڑے۔
میں نے تھانوی چھوڑے۔
تھانوی نے تھانوی چھوڑے۔
میں نے تھانوی چھوڑے۔
تھانوی نے تھانوی چھوڑے۔
میں نے تھانوی چھوڑے۔
تھانوی نے تھانوی چھوڑے۔
میں نے تھانوی چھوڑے۔

(حاصل اقتباس، ص 96)۔ (مدرسہ)

۱) تھانوی صاحب کے بارے میں احمد رضا خاں صاحب لکھتے ہیں:

جس میں اس کا تعلق ہے۔

۲) جس میں اس کا تعلق ہے۔

۳) جس میں اس کا تعلق ہے۔

۴) جس میں اس کا تعلق ہے۔

۵) جس میں اس کا تعلق ہے۔

۶) جس میں اس کا تعلق ہے۔

۷) جس میں اس کا تعلق ہے۔

۸) جس میں اس کا تعلق ہے۔

۹) جس میں اس کا تعلق ہے۔

۱۰) جس میں اس کا تعلق ہے۔

۱۱) جس میں اس کا تعلق ہے۔

۱۲) جس میں اس کا تعلق ہے۔

۱۳) جس میں اس کا تعلق ہے۔

۱۴) جس میں اس کا تعلق ہے۔

۱۵) جس میں اس کا تعلق ہے۔

۱۶) جس میں اس کا تعلق ہے۔

۱۷) جس میں اس کا تعلق ہے۔

بھل جاتا ہے۔ سوچ واندہاں میں۔ خوش مشغل ہے۔ یا کہ تم سے تم چنے چنے کو یہ نہ مل
اپنے اپنے کو بھی سکتا ہے۔ ڈیو بھی سکتا ہے۔ نہ ہرگز نہ پناہ گاہ کو نہ کرہ بندہ مٹی
ہو اٹھی مٹی رہ سکتا ہے۔ مے ماں باپ جو رہ مینا سے کہیں ہے۔ بلکہ ماں باپ ہی سے یہ
ہے۔ بلکہ مٹی چھینا اور مینا بنائے کو خدا نے ہیں جس کا ظلم مینا ہو مینا سے جو
ندوں سے خوف ہے۔ باعث چھوٹ سے بڑے کی جس جیسے جھوٹا نہ کہیں۔ نہ اس سے
چور چھپا کرہ بیت بھر کر جھوٹ بک سکتا ہے۔

(الطیالہ ابو یوسفی القادسی دمشقیہ۔ ج 15۔ ص 546-545)

9) قادی افریقہ میں کتوں کا ذکر:

یہ سرخ کتے کا بھی اسی گوشت میں حصہ ہے۔ (قادی فریقہ۔ ص 118۔ احمد رضا)
☆ اور علم میں لوگوں کے، کتے، ہوا کے ہمسرے۔ (قادی فریقہ۔ ص 118۔ احمد رضا)
اساویہ ابن علم تو جیسے تے کو۔ (قادی افریقہ۔ ص 118۔ احمد رضا)
☆ کیا تم میں سے کسی کو پسند آئے ہے کہ کسی کی بیٹی یا بہن کسی کتے کے نیچے بیٹھے

کار۔ لیے بیٹی تو اس جو عورت کی بد مذہب کو ہو یہ وہی سے جیسے کسی سے
تھوہ میں تھی۔ (قادی افریقہ۔ ص 119۔ احمد رضا)

یہ ہے حبیب اللہ۔ (قادی افریقہ۔ ص 119۔ احمد رضا)

یہ مذہب کتا ہے یہ نہیں۔ (قادی فریقہ۔ ص 119۔ احمد رضا)

خدا نے تے کی خدا۔ (قادی فریقہ۔ ص 119۔ احمد رضا)

تے یہ سناں۔ (قادی افریقہ۔ ص 119۔ احمد رضا)

یہ مذہب کتا ہے یہ نہیں۔ (قادی فریقہ۔ ص 119۔ احمد رضا)

یہ مذہب کتا ہے یہ نہیں۔ (قادی فریقہ۔ ص 120۔ احمد رضا)

یہ مذہب کتا ہے یہ نہیں۔ (قادی فریقہ۔ ص 121۔ احمد رضا)

☆ وہاں سے گدھے گتے سو کا نام لٹے۔ (قادی فریقہ۔ ص 121۔ احمد رضا)
☆ گدھے گتے سو کا نام لٹے ہے۔ (قادی افریقہ۔ ص 121۔ احمد رضا)
☆ کتے کی جگہ گدھے کے، کتے و خنزیر وغیرہ ہیں۔ (قادی افریقہ۔ ص 121۔ احمد رضا)
☆ کتاب خدا سے عرض یہ ہے کہ ان بدگوئیوں و دشناموں کے رد میں کتے سو کا
(قادی افریقہ۔ ص 126۔ احمد رضا)

10) حدائق بخشش میں کتوں کا ذکر:

تھوہ سے درد سے سگ و سگ سے ہے مجھ و نسبت
یہ بی گون میں بھی ہے درد کا ڈور تیر۔

(ج 5 ص 1 حدائق بخشش۔ احمد رضا)

یہ بی بی قسمت کی قسم کہ نہیں۔ سگان بغداد۔

(ج 5 ص 5 حدائق بخشش۔ احمد رضا)

تھوہ رہے، نیچے تو انہوں سے بھی

(ج 10 ص 10 حدائق بخشش۔ احمد رضا)

سگان و چہ میں چہ میر بہاں کیا۔

(ج 9 ص 19 حدائق بخشش۔ احمد رضا)

گدھے رہے، نیچے تو انہوں سے بھی

(ج 22 ص 22 حدائق بخشش۔ احمد رضا)

ہی یہ پاپے تیری بات رضا

تھوہ سے تے سگ رہے ہیں۔ (ج 22 ص 22 حدائق بخشش۔ احمد رضا)

یہ مال بھی نہ کھال سے تجھے میں رضا

اس سگان سے تے جان پیاری ادا۔ (ج 6 ص 6 حدائق بخشش۔ احمد رضا)

تھوہ سے تے سگ و گدھے ادا ہو کر ہے (ج 83 ص 83 حدائق بخشش۔ احمد رضا)

۴۴۔ گام سنی، اسیر (ن ۲ ص ۲۳۔ حدیث خشب - احمد)

رہا کسی سبک طیارے کا، اُن بھی چوے (ج 2 ص 64 حدائق بخشش)۔

(11) احمد رضا خان صاحب کی اخلاقی زبان:

(۱) احمد رضا خاں صاحب سے مسئلہ پر چھٹا کیا کہ جو ن عورت سے مراد ضعیف مکان ہے یا

میں کسی کو نہ دیکھا۔ یہاں ٹریفک مگر جمہ ضخیم کا جو

وہاں سے ایک سال پہلے سے پتھر نہیں ہو رہا۔

(۲) اب سائب کو جہانگیر نے شوق تھا کہ مصحف کتب خانہ خوارق

میں نے اس کو دیکھا ہے۔

جس کا اسلوب

ہمارے کا اسلام جسکی نسبت محبوبیت ہو رہی ہے

مزمور ۵۰ گوشت و پیر پشیمانی

(پیفٹ ^{مکتوبہ} - 157)

(12) عمامے دیوبند کے خلاف بدزبانی:

تدریس کے مشہور نسخہ کے عقائد کی تفسیر میں علماء کے بارے میں جو بات

یہ دیکھ کر اس نے کہا کہ یہ تو میری طرف سے ہے۔

شریف ظریف رشید اور میرا اسے اپنے اقبال و بیعت سے ان کے وہاں پر صیق کو فرخی حصدی

کے سٹھلی کہ چاہتا تو ایک ایک منت میں اپنے مضمون کی "یک ایک سبب" کا جواب لکھ

— 45 —

(الحصص عتق - ص 10)

یہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کو اور رشید و حمید و حضرت مولانا رشید کو

سوائے وہاں کے، امیدواروں کی ہوتی شہرت کا نتیجہ میں یہ قبیلہ بھی سے مراد ماضی قبلہ

تو یہ کہہ کر پھرتا ہوا کہ: "میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے، یہ سب کچھ دیکھا ہے، یہ سب کچھ دیکھا ہے۔"



۴۰۰ رطل و من

تھے وہ تھے یہ سب خارجی جو عہدِ مہرِ اقدس چنانچہ یہ تمام غلط فہمائیں بریلی قید
میں ہی شہادت ہوئی۔

۱۰۰۰ شہداء و ۱۰۰۰۰ شہداء

(۱) احمد رضا خان صاحب کی گندی زبان کے چند مزید نمونے۔

[illegible]

سید، صدر محمد و صاحب لقا۔ اور خجی سرور، خجی مدد، کو دینی ماحولیت

۴۰۰ (جیل و رخصت حصہ ۳)

56

[illegible]

یہاں پر بھی ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔

(11 - ص 11)

یہاں سے آگے کی باتیں اہم ہیں۔

فلپین پر چتر ظفر: یہ دیکھنے والے کو یہاں اس پر کیسے شیب تر گئے۔

(۵۶ شریعت)

یہاں تک کہ یہ موضوعات میں شمول (خر) میں تقسیم رہا ہے۔

ماشاء اللہ + میں نے اس کے لیے

وہابیوں نے اس میں دو تیسرا حل بھی دیا۔

(واقعات سبب - ص 28)

حقائق کے لیے ہمتی بھی نہیں۔ حدود و مصالحِ ملت کا حق ہے۔

شماره پنجم - بهار ۱۳۸۵

تھے۔ کلیات مکاشفہ رضی اللہ عنہ 33 مطبوعہ مکتبہ بحر العلوم، مکتبہ نبویہ (بور)
(۲) "میں کہتے ہیں کہ حضرت مولانا درامہ رضی اللہ عنہ دوست و مرشد تھے۔

(ایضاً ص 33)

- ۱۔ پانچ سو برس سن پانچ سو برس سے پہلے میں پانچ سو برس کا طہارین
- (۱) جو مکتبہ بہار ۱۳۲۰ھ میں مولانا صاحب نے ہم لوگوں کے ساتھ برتا ہے، اس کے بعد وہ ۱۳۲۰ھ میں مدینہ منورہ میں ۱۰۴ مطبوعہ مکتبہ مبینہ برقی شریف
- (۲) مگر میں نے تلبہ سے اس کے بعد اس سے سختی طلب ہو گئی پانچ سو برس کی بے غیبتی تصور کرتا ہوں
- (۳) جناب کی نفسانیت پر پانچ سو برس کا کچھ تو چرچا عرض ہی من سب ہوگا

(ایضاً ص 105)

- (۴) میں تو جناب کے ایڑا دات پید و قد کاہرہ دیکھ کر رنگ ہو گیا جن سے جناب کی اعلیٰ قابلیت کا ثبوت ہوتا ہے۔

(ایضاً ص 104)

- (۵) "یکہ دیانت دار مگر فقہ و مجتہد تھا مگر آپ نے ایک وقت دیکھو! اس طرح سے صرف تلمذ میں ہے جو سرسخت سے دنیا سے کچھ ہے مین جو اس وقت موجود تھے، اس کی طرح آپ دیانت کا مال نہیں ہو سکتے آپ بولہ بولہ و صراہ بولہ بولہ میں یہ اندازہ نہیں جو آپ دیا تھا کہ آپ ہم کو گھر میں نہیں گئے۔

(ایضاً ص 104-105)

- (۶) اس وقت مجھ پر آپ کی قربانیت میں صدمہ ہوئی۔ آپ نے ایڑا دات کا وہ احترام ہمارے لیے نہیں جس کی طرف توجہ کی جائے۔

(ایضاً ص 105)

- (۷) آپ نے جو چال چلی ہے اس میں میں شخص نہیں مل سکتا ہوں آپ بات میں کہ میں آپ سے انھوں اور حکومت شیعانہ کی خدمت میں آپ نے جو ۲۰ کے متعلق اعتراضوں کو بیان کیا کہ آپ اپنی بیعت میں سے اور شریعت سے آپ کو دوسرے محفوظ رکھیں گے۔

(ایضاً ص 105)

آپ نے کہا کہ میں نے وہ بے پرواہی سے کیا ہے جو کچھ گفتگو میں ہے اور جس تلمذ میں ہوں وہ میں نے یہ نہیں کیا کہ کسی کو قلعہ میں رکھوں۔

(ایضاً ص 105)

آپ نے کہا کہ میں نے وہ بے پرواہی سے کیا ہے جو کچھ گفتگو میں ہے اور جس تلمذ میں ہوں وہ میں نے یہ نہیں کیا کہ کسی کو قلعہ میں رکھوں۔

(ایضاً ص 105)

آپ بہت تیزی سے فرمایا کہ میں نے وہ بے پرواہی سے کیا ہے جو کچھ گفتگو میں ہے اور جس تلمذ میں ہوں وہ میں نے یہ نہیں کیا کہ کسی کو قلعہ میں رکھوں۔

(ایضاً ص 105)

آپ نے کہا کہ میں نے وہ بے پرواہی سے کیا ہے جو کچھ گفتگو میں ہے اور جس تلمذ میں ہوں وہ میں نے یہ نہیں کیا کہ کسی کو قلعہ میں رکھوں۔

(ایضاً ص 105)

آپ نے کہا کہ میں نے وہ بے پرواہی سے کیا ہے جو کچھ گفتگو میں ہے اور جس تلمذ میں ہوں وہ میں نے یہ نہیں کیا کہ کسی کو قلعہ میں رکھوں۔

(ایضاً ص 105)

آپ نے کہا کہ میں نے وہ بے پرواہی سے کیا ہے جو کچھ گفتگو میں ہے اور جس تلمذ میں ہوں وہ میں نے یہ نہیں کیا کہ کسی کو قلعہ میں رکھوں۔

(ایضاً ص 105)

آپ نے کہا کہ میں نے وہ بے پرواہی سے کیا ہے جو کچھ گفتگو میں ہے اور جس تلمذ میں ہوں وہ میں نے یہ نہیں کیا کہ کسی کو قلعہ میں رکھوں۔

(ایضاً ص 105)

آپ نے کہا کہ میں نے وہ بے پرواہی سے کیا ہے جو کچھ گفتگو میں ہے اور جس تلمذ میں ہوں وہ میں نے یہ نہیں کیا کہ کسی کو قلعہ میں رکھوں۔

(ایضاً ص 105)

آپ نے کہا کہ میں نے وہ بے پرواہی سے کیا ہے جو کچھ گفتگو میں ہے اور جس تلمذ میں ہوں وہ میں نے یہ نہیں کیا کہ کسی کو قلعہ میں رکھوں۔

(ایضاً ص 105)

آپ نے کہا کہ میں نے وہ بے پرواہی سے کیا ہے جو کچھ گفتگو میں ہے اور جس تلمذ میں ہوں وہ میں نے یہ نہیں کیا کہ کسی کو قلعہ میں رکھوں۔

(ایضاً ص 105)

آپ نے کہا کہ میں نے وہ بے پرواہی سے کیا ہے جو کچھ گفتگو میں ہے اور جس تلمذ میں ہوں وہ میں نے یہ نہیں کیا کہ کسی کو قلعہ میں رکھوں۔

(ایضاً ص 105)

کچھ اسی قدر قصہ ہے کہ چکر اور کا جواب دے دیا جاتا ہے وہ آپ کی بھوشن ہے۔
(ایضاً ص 107)

(۱۵)۔ یہ یہ چیدی عقل کا اندھا نہ تھا جو آپ کے اپنے میں آجاتا آپ یہ بھی نہیں سمجھتے تھے کہ یہ عورت بھی یہ نہیں سمجھتی کہ اس وقت کی، انھوں میں وہ حال جھٹلایا ہوا ہیں۔
(ایضاً ص 107)

(۱۶)۔ یہ آپ کی حالت خفا نہ رہے
(۱۷)۔ کیا کواگر آپ سے آپ کے مذہب بڑھ گئے۔ آپ نے بے معطلی اپنے ہوتا ہے مگر دروغ گورا حلقہ ناٹھ۔
(ایضاً ص 107)

(۱۸)۔ آپ کی غصہ میں نہ کیے تھے من سب سے تیار چند روز بعد آپ کی غصہ میں نہ ہو۔
(ایضاً ص 107)

(۱۹)۔ آپ ہمارے کچھ۔ آپ سے براہت و عزائمات انھوں کھٹا ہیں کوئی بڑی بات کہ ان کی راہوں کی حماقت ہے کہ ان میں آپ کو تاجان پہنچا۔ اور چوٹی سے
(ایضاً ص 107)

(۲۰)۔ اس وقت آپ کی کچھ بظاہر غصہ میں تھی جہاں اپنے منہ میں مضبوط ہے۔

(۲۱)۔ حقوق آپ سے بہت بڑھ گئے ہیں وہ آپ کے نظروں میں نہیں آئے گی سب آپ سے
(ایضاً ص 108)

(۲۲)۔ آپ سمجھتے ہیں میں بڑا کامرتا ہوں۔ حساب اپنے کو آیت مذکورہ کا مصداق نہ ہوں
محسوس ہضم محسوس نہ آپ کی محسوسات میں سے عرض نہیں کرنا۔

(ایضاً ص 108)

(۲۳)۔ اہل حضرت علیہ السلام علیہ آپ کی فاشی دیدہ و بینی کذب بہتان میں متاثر نہیں کرتے بلکہ آپ کے فقرہ میں نہیں آیا آپ چاہتے ہیں کہ مجھے تو میں الجھوں گا میں

۴۴۔ اور مجھ میں اپنے حکم کو خوش کریں تو یہ تاجکس سے آپ اور میں کیا نصیحت
اپنے گریبان میں منوٹھ ڈالنے آئندہ سے گرامی بات نہ ہوں نصیحت کا
نہیں دیا جائے گا۔
(ایضاً ص 108)

(۱)۔ انھیں جب مولوی احمد رضا خان صاحب نے مولوی مہدی فرنگی نکل دیکھو وہ
میں انھیں انھیں مستقل صدارت وہاں کی ایجنسی کو دینا چاہتے ہیں۔ یہ میں سمجھا اور
انھوں کا مولوی عبدالباری صاحب نوکیوں میں اس کے مستقل صدر جو کہ یہ نسبت
پر میں سے قریب ہو گئے۔ (انھوں نے اداری حصہ اوس ص 11) کہ تو جواب میں
ان میں عبدالباری فرنگی نکل صاحب نے جہڑی یہ مولوی احمد رضا خان صاحب سے منہ پر مارا
میں لا حظ فرمائیں

۴۴۔ ان کہ جناب نے یہاں جو کہ فرمائیے گئے تو میرے واسطے حقیقت جانے مرہم کا صدر
۴۴۔ اب اسے تو معلوم ہے کہ شریعت کا فتویٰ ہے کہ وہ جو کالہ اور منافق اور حق جو ہے
۴۴۔ کہ وہ صدر ملی نے فرما کر دیا ہے۔ (انھوں نے اداری حصہ اوس ص 13)

احمد رضا خان صاحب بریلوی کے غیر شرعی عقائد

(1) معراج کی رات خدا خدا سے ملا:

وہی ہے اور وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے اسی سے ملے اس سے اس کی طرف گئے تھے

(حدائقِ بخشش ج 1 ص 114۔ احمد رضا)

(2) تم خدا بھی ہو اور خدا سے جدا بھی ہو:

خدا کہتے ہیں نئی خدا کہتے نہیں بنتی
خدا یہ تم کو چھوڑا ہے اسی چاہے یہ تم ہو

(حدائقِ بخشش جلد 2 ص 104۔ احمد رضا)

(3) شیخ عبدالقادر کے پاس خدا کی اختیارات

احمد رضا سے محمد اور احمد سے شیخ کو
کن اور سب کن کن کن حاصل ہے یہ غوث

(حدائقِ بخشش ج 2 ص 9۔ احمد رضا)

(4) خدا بے بس اور بے اختیار ولی سب اختیارات والا

اللہ عزوجل نے عزوہ حزب میں حضور ﷺ کی مدد کرنی چاہی اور تمہیں ہوا کو خبر
دیا کہ چاہیر سے حبیب کی مدد کرو اور کافروں کو نیست و نابود کر دو۔ ہونے لگا کر رہا
وہ کہہ بیٹھا (عمر بن) کہ کو نہیں نکلتی۔ اللہ تعالیٰ نے اسکو بچھ کر دیا اسی وجہ سے
شہید ہوا اسے کبھی پانی کس برستا۔ (ملفوظات احمد رضا ج 4 ص 78۔ احمد رضا)

(5) خدا اور رسول ﷺ مل گئے ملے:

جواب شمس میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے

غیب گھڑی غشی کہ وہیں وقتِ جنم کے چھلکے گلے تھے۔

(حدائقِ بخشش ج 1 ص 112۔ احمد رضا)

(6) خدا بھی پیر کا وظیفہ پڑھتا ہے

فلک مشغوب ہیں اسکی ثناء میں
وہ تیرے روبرو شامل سے یہ غوث

(حدائقِ بخشش ج 2 ص 7۔ احمد رضا)

(7) خدا نبی کا نشی ہے

حتیں رہتا جس سمت وہ ایشیا گیا
ہاتھ ہی فشی حمت کا قلعہ گیا

(حدائقِ بخشش ج 1 ص 20۔ احمد رضا)

(8) اللہ کو پکارنا شیطان کا وسوسہ ہے۔

بہ دفع حضرت حمید خدیوہ پر تشریف سے اور یہ اللہ کہتے ہوئے میں نے
شہید چنے تھے حد کو ایک شخص آیا اسے بھی پرہیز کی ضرورت تھی کون کشتی اس وقت مود
تھی۔ جسہ ان نے حضرت کو جاتے دیکھ غصہ کی میں کس طرح آؤں۔ فرمایا جینیہ یہ
سید کہتے چاروں میں سے یہ کیا ہو رہا پر میں کی طرح چلتے گا۔ جب سچ دریا میں پہنچا
تھیں گے میں سے دل میں وسوسہ آیا کہ حضرت خود یہ لکھ گئیں اور مجھ سے یہ جینیہ یا حمید
اسات میں بھی یہ اللہ کیا نہ ہوں۔ اس نے یہ اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ دیا۔ پھر
سفر میں چھ ہریانیاں وہی کہہ یہ جینیہ یا حمید جب بہ دریا پار ہو گیا۔ (واقعہ خضر کے
ماٹھ)

(ملفوظات احمد رضا)

(9) حضور ﷺ خدا کے نور کا کمر تھے:

(۱) انھوں نے وہ کچھ دیکھا جو کہ نور نبی ہادی میں ہے۔

(حدائق بخشش - ج 1 ص 120 احمد)

(۲) مثل بشر میں نور ایسی اگر نہ ہو
کیا اس قدر غیور پاکہذا کی ہے

(حدائق بخشش - ج 1 ص 194 احمد)

(10) اللہ کو ہر جگہ حاضر تا ظہر مانا بے دینی ہے:

(۱) اللہ کے لیے فقط حاضر تا ظہر استعمال کرنے سے منع کیا ہے

(فتاویٰ رضویہ - ج 14 ص 688-640)

(۲) اللہ کے لیے حاضر تا ظہر کا لفظ استعمال کرنا بہت برے معنی رکھتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ - ج 6 ص 640)

(11) احمد رضا کی توحید:

(۱) عرض حضور اقدس ﷺ کو اسے خدا اور عرب کہہ کر نہ کر سکتے ہیں؟

ارشاد: کر سکتے ہیں۔ خدا اور عرب کے معنی، لفظ عرب۔

(مجموعات احمد رضا - ج 1 ص 127 احمد رضا)

(۲) سورۃ خلاص اور سورۃ فاتحہ میں رسول اللہ کی تعریف ہے۔

(انکاش حجت - ص 163 احمد رضا)

(۳) جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام حجت رو ہیں۔ (مجموعات احمد رضا ص 111 احمد رضا)

(۴) حضور اقدس کو دست روا و مشکل نشہ و دافع سنا دینے میں کسی مسلمان کو ناجی ہو سکتا ہے

و دوجبریل کے بھی حاجت روا ہیں۔ (مجموعات احمد رضا - ص 111 احمد رضا)

(12) اللہ تعالیٰ حضور سے مشورہ لیتا ہے:

بشر میں سب سے بڑی امت کے بارے میں مجھے مشورہ طلب فرمائی کہ

سب سے بہتر کیا ہوں۔ (الاسم والاعلیٰ - ص 84 احمد رضا)

(13) شیخ عبدالقادر حضرت یوسف سے زیادہ حسین

روا ہے یوسف سے فرشتہ حسن روا ہے

پسندیدہ ہے۔ ہوا ہے روئے آئینہ

(حدائق بخشش - ج 3 ص 64 احمد رضا)

(14) گستاخ رسول کون؟ اقل کفر، کفر نہ باشد

۱۔ اہل حق سے حضور کے ہمہ گیران کو خوشو

۲۔ اہل کفر و فتنہ کی قبر میں ترا تو مجھے درمیان دہ خوشبو محسوس ہوئی جو

۳۔ رند و ازار سے قریب پائی تھی۔

(ملفوظات رضوان احمد - ص 2-142 فرید احمد رضا)

(15) پیر کے پاس حضور کی حاضری

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور میں

وہ تیری وطن کی محفل ہے یا غوث (حدائق بخشش - ج 2 ص 7 احمد رضا)

(16) نبی شاگرد، پیر استاد

نہ پیر جیسے خود کا ہیں نہ اقرض نہ

سائل نہ پیر فضل ہے یا غوث (حدائق بخشش - ج 1 ص 11 احمد رضا)

(17) شیخ عبدالقادر جیلانی ظلی طور پر مرتبہ نبوت پر ہیں۔

۱۔ نبوت ختم ہوئی و حضور غوث پاک نبی ہوتے نہ چاہئے منہج ہستی پرست و پیر

احمد رضا خان صاحب کے ترجمہ کا آپریشن بریلوی قلم سے

۱۔ احمد رضا خان صاحب نے ترجمہ قرآن پاک کئے اللہ تعالیٰ سے آمین ہے جس میں اسے سب شکار تھیں پر تشیطیوں میں اور اصول و ضوابط اور اس سے قرآن ۔
ترجمہ کیا ہے اور بہت سارے بریلوی علماء نے بھی اس ترجمہ سے اختلاف کیا ۔
مولوی احمد رضا صاحب سورۃ فتح کی آیت کا ترجمہ کرتے ہیں
ترجمہ تاکہ تم ہمارے سب گناہ بخشے تمہارے انگلیوں کے اور پچھلوں کے ۔

(۱۱۱) ایمان سورۃ فتح

بریلوی علماء اس پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔

۲۔ یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے کہ (شرح مسلم ج ۶ ص ۲۹۴) ۹۱۔ ۲۹۴ مہر سول سعوی
۳۔ ہمارے ایک یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ ترجمہ لغت و اطلاقات قرآن میں
آن اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے اور یہ اس پر عقلی خدشات اور ایرادات ہیں ۔

(شرح مسلم - ج ۷ ص ۱۲۴، ۳۲۵)

۴۔ حقیقی اگلوں اور بچھوں کے ساتھ کہہ گئے اور دہشت قرآن مجید کی مشاعر
آیت میں ایسا کے ساتھ مفقوت کے تعلقاً نظم قرآن و احادیث و آثار و فتاویٰ
تحریرات کے خلاف ہے ۔
۵۔ اس جگہ آیت سے امت کی مفقوت صحیح نہیں ۔

(شرح صحیح مسلم - ج ۷ ص ۱۴۶)

(شرح صحیح مسلم - ج ۷ ص ۱۴۶)

۶۔ یہ ترجمہ (حدیث سے صریح خلاف ہے ۔

(مفقرت ذب - ص ۶) ابو الخیر حمزہ بن حیرہ راوی

کئی حدیث کے یہ ترجمہ خلاف ہے ۔ (مفقرت ذب - ص ۶) ابو الخیر حمزہ راوی
یہاں امت کی مفقوت مراد یہاں کی جہاد پر درست نہیں اور صحیح نہیں

(مفقرت ذب - ص ۲۹) ابو الخیر حمزہ راوی

۷۔ مراد احمد رضا کے خلاف ترجمہ غیر کرتے ہیں مثلاً

۸۔ تاکہ اللہ تعالیٰ آپ سے یہ معاف فرمادے آپ کے اگلے اور پچھلے خلاف اولیٰ
(ایمان - سورۃ الفتح ۲) سید احمد سعید کاظمی

۹۔ رسول اللہ نے صغیرہ بیواہ خلاف اولیٰ کا سوس پر عذاب علم کر کے متعذر کیا ۔

(مقتات کاظمی - ج ۳ ص ۱۷۸) محمد سعید کاظمی

۱۰۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے خیال میں جتنے بھی تمہارے گناہ ہیں سب اللہ تعالیٰ سے معاف

فرمادے ۔ (کوشش فی الت - ص ۲۳۷) شرف سیوطی

۱۱۔ کہ جب اللہ نے دو ترم امور صحتیں مقرر تہ قرب و درمہب محبوبیت کے لحاظ
۱۲۔ لکھتے ہو وقت سے صاف ہو بھی نہیں سکا ۔ وہ سب بخش دینے ۔

(کوثر انبیا - ص ۲۲۵)

۱۳۔ اسے حبیب برہم آپ اپنے منصب قرب و سطرت شہاد کے مطابق جس امور

۱۴۔ اور امور خیالی کرتے ہیں ان کے لیے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے کچھ

۱۵۔ شائبہ نہیں ۔ (کوثر انبیا - ص ۲۶۳)

۱۶۔ تمہاری مفقوت کا اعلان میں دنیا میں نہ کیا ۔ (کوثر انبیا - ص ۳۲۴)

۱۷۔ فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم و مفقوت ذب کی شہادت دی گئی ۔

(چہ افاق - احمدیہ)

۱۸۔ مولوی غلام و شگیر قصور نے اپنی کتاب شہاد میں احمد رضا کے خلاف

۱۹۔ مولوی تقی علی خان نے اپنی کتاب اکابر اسلام میں احمد رضا کے خلاف ترجمہ کیا

۱۰ پیغمبرؐ نے اپنی تقریباً ۱۲ سالوں میں محمد رضاؑ کے خلاف ترجمہ کیا۔
۱۱ مہلوی ابو دود و صادق نے رضائے مصطفیٰؐ میں محمد رضاؑ کے خلاف ترجمہ کیا۔
۱۲ احمد رضاؒ ۲۰۰۰ فقرات کی کتاب 27 کوڑے کرتا ہے
”میری بیٹی کے میرے تم میری بکریوں کو چاؤ۔“

۱۳ (کنز، بیان، قصص 27۔ احمد رضا)
۱۴ ائمہ اربعہ میں صاحب عقیدہ سے جو ہے
۱۵ یہ ترجمہ ہر عقیدہ سے نامناسب ہے تو قرآن مجید میں اس کی گنجائش نہ یہی لفظ کا ترجمہ
۱۶ لگتا ہے یہ ترجمہ اس کے بھی خلاف ہے علامہ امین قدس سرہ نے بھی خلاف ہے۔
(تقریباً اسی لفظ پر عبارت۔ ص 29۔ ائمہ اربعہ)

باطل عقائد کی خاطر احمد رضا خان صاحب کا قرآن بدل دینا

۱. لندن میں صاحب معروف اعلیٰ حضرت سے قرآن مجید کا ترجمہ کرا، یہاں کے نام سے
۲. اپنے جس کے بارے میں خود ہی یوں کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت یہ ترجمہ قرآن ہے
۳. احمد رضاؒ نے اس وقت میں ساہتہ سیراں سے عقائد حاصل کیے جو روایتی لکھتے
۴. تھے۔ (نوار رضا، نور، کتب، یہاں برائین صادق)
۵. ”حمد قرآن میں احمد رضا نے جہاں اور بہت سے کارنامے (نقصان) سوائے مدہ
۶. یہ حق فارما سر خم دیا کہ قرآن کی وہ آیات جن میں انبیاء کا بیشتر ہونا، علم عیب کا
۷. سہ ہونا، حق تعالیٰ ہونا، اللہ نے کسی مخلوق کو حق رکھ نہیں دیا وغیرہ اگر کیا گیا ہے آیات
۸. ”بسم کو بدل کر اپنے اہل علم میں پیش کیا، اور اپنے باطل عقائد کو قرآن سے ثابت کرنے
۹. ”موشی کی۔ مزید یہ کہ یہ عقیدہ ”انبیاء ضرور ناظر“ میں قرآن سے ثابت کرنے
۱۰. ”موشی کی۔ سابقہ ترجمہ وغیرہ سے استفادہ حاصل کیے بغیر محض پیغمبرؐ کی جہت کی یہ
۱۱. قرآن کی واضح آیات کو ترجمہ سے ذریعہ بدل دینے قرآن میں کھلی تحریف و تدبیر اور
۱۲. قیمت کے نشانی کا پورا ہونا نہیں اور یہ ہے؟ مثلاً

(۱) عقیدہ عدم غیب کو قرآن سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش

۱. یوں حضرت کے باطل عقیدے پر قرآن مجید میں نہایت قرآنی آیت سے
۲. قل لا اقول لكم عبدی حوالہ اللہ ولا علم الغیب ولا
(سورۃ نعام۔ 50)

اقول لكم انی مبعوث

ن آیت کا ترجمہ احمد رضا خان کرتے ہیں

”تم فرما دو میں تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور میں یہ کہتا ہوں کہ

میں آپ عیب چن بیٹا ہوں اور تم سے یہ کہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔

(کنز الایمان - ترجمہ احمد رضا ج ۱)

"لا علم العیب" کا ترجمہ "اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ عیب چن بیٹا ہوں" عربی گرامر کے اعتبار سے قطعی طور پر صحیح نہیں بلکہ یہ ترجمہ سلفیہ تمام صحابہ اور تراجم کے پاگل خیالات ہے۔ یہ بروایت حضرت یہ بتا سکتے ہیں کہ لفظ "آپ" قرآن کے کس لفظ کا ترجمہ ہے یا

انہما قانون سا قاعدہ ہے "مصرح کا ترجمہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ آیت مصداقِ نبوی کے باطل عقیدے "عظم علیہ" پر ضرب تھی تو احمد رضا نے اس باطل عقیدے کو محفوظ دینے کے لئے اس آیت کے ترجمہ کو اپنی بدل دیا۔ صحیح ترجمہ وہ ہے جو کہ حضرت شیخ الہند، علامہ، ابن حجر، محدث دیوبندی نے کیا ہے۔

"تو ہمیں نہیں سنا تھا کہ میرے پاس ہیں قرآن اللہ کے اور نہ میں ہاںوں عیب کی بات اور نہ میں ہوں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں۔"

(2) باطل عقیدہ اور انبیاء کو قرآن سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش

بروایت حضرت کے باطل عقیدے "نبی کریم کو حدیقا ہر صورت میں شریکوں کے دین میں قرآنی آیت ہے۔"

قل انما انا بشر مظلوم یوحی الی (سورہ کہف - 110)

اس آیت کا ترجمہ احمد رضا خان کرتے ہیں

"تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں ٹھنڈی آتی ہے"

(کنز الایمان - ترجمہ احمد رضا)

اس ترجمہ میں "ظاہر صورت" کسی قرآنی لفظ کا ترجمہ نہیں بلکہ صاحب ہائی طرف سے اضافہ ہے "اور کوئی بریکٹ وغیرہ بھی نہیں ہے۔ کیا احمد رضا خانی ہمیں بتا سکتے ہیں کہ "ظاہر صورت" قرآن کے کس لفظ کا ترجمہ ہے یا عربی گرامر کے کس قانون کے تحت یہ ترجمہ صحیح ہے؟ ہر باریک کمال صاحب خدا پر صورت کا اضافہ کرنے پر کیوں مجبور ہوئے؟ کتنی عجیبی

میں عقیدے کا تھپتھپ ہے کہ اس حضرت علیؓ کی طرف سے صورت میں بشر اور انسان تھے۔ میں وہ غور و تحقیق سے تھے۔ اس آیت کا صحیح ترجمہ وہ ہے جو حضرت شیخ الہند یا احمد رضا نے کیا ہے

پہلے ہیجے کہ میں تو قرآنی جیسا شربوں میرے پاس میں ہوں جیسا ہے (ترجمہ حضرت تھانوی)

یہ آیت عموماً حضرت محمدؐ کی قرآنی بشریت پر احمد رضا کے لیے قریش کی بات ہے۔ احمد رضا خان صاحب نے اس آیت میں نبیانت کا ارتکاب کیا لیکن ایک آیت اور آجندہ ہمبر 6 میں آتی ہے یہ ہم مصلحتان صاحب ترجمہ بروایت ہیں

"اور وہی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں" (کنز الایمان - ترجمہ احمد رضا خان)

آیت کے ترجمہ میں احمد رضا نے یہ بھی عقیدہ دیا ہے کہ حضور ﷺ کی ظاہری صورت انسانی تھی جو کہ ہرگز باطل عقیدہ ہے۔ اہل حضرت نے حضور ﷺ کی ظاہری صورت و

حالات پر نہ سنا ہی وہ اب دلی کا ارتکاب کیا ہے۔ حالانکہ قرآن کی اس آیت بات مکمل صورت میں ہوں بلکہ بات جناب رسول اللہ کے بشو و سنا ہونے پر

نہ ہے۔

(3) عقیدہ حق کل کو قرآن سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش

ہوں حضرات کے باطل عقیدہ "نبی کریم ﷺ حق کل" میں کے دین میں قرآنی آیت ہے

ولا ائمت نفسی بعد ولا صبرا الا ما ضلہ (سورہ یونس 49)

اور نہ میں اس آیت کا ترجمہ کیا ہے۔

میرا وہ میں میں جان کے رہے بھیجے کا (واقعی) نہیں رہیں رکھا کرو نہ چپے

(کنز الایمان - ترجمہ احمد رضا)

یہ ترجمہ میں اتنی کے خدا کا صاف (ا) چہ قرآن پاک کے متن میں اختلاف میں ہوں ان لوگوں نے احمد رضا خان کے اسست سے مخالف عقیدے کی ترجمانی سے یہ

احمد رضا خان صاحب کا مسلمانوں کو کافر بنانا

(۱) اہل دیوبند

(۱۰۰ تا ۱۰۶ پڑھنا کفر ہے۔ (ملفوظات، ج ۱، ص ۹۰ احمد رضا)

(۱۰۷ تا ۱۱۰ پڑھیں گے بعد سب کافروں سے لڑنا واجب و لازم ہے، خصوصاً دیوبندی میں

(قادیوسی ج ۱، ص ۱۷۸۔ احمد رضا)

(۱۱۱ تا ۱۱۴ پڑھیں گے پھر وہوں میں سے غیبت احمد اشراف علی وغیرہ کے کفر میں کوئی شبہ

نہیں رہے گا۔ بلکہ کسی طرح نہ ہوگا۔ (قادیوسی ج ۱، ص ۱۷۸ احمد رضا)

(۱۱۵ تا ۱۱۸ پڑھیں گے پھر وہوں میں سے غیبت احمد اشراف علی وغیرہ کے کفر میں کوئی شبہ

نہیں رہے گا۔ بلکہ کسی طرح نہ ہوگا۔ (قادیوسی ج ۱، ص ۱۷۸ احمد رضا)

(۱۱۹ تا ۱۲۲ پڑھیں گے پھر وہوں میں سے غیبت احمد اشراف علی وغیرہ کے کفر میں کوئی شبہ

نہیں رہے گا۔ بلکہ کسی طرح نہ ہوگا۔ (قادیوسی ج ۱، ص ۱۷۸ احمد رضا)

(۱۲۳ تا ۱۲۶ پڑھیں گے پھر وہوں میں سے غیبت احمد اشراف علی وغیرہ کے کفر میں کوئی شبہ

نہیں رہے گا۔ بلکہ کسی طرح نہ ہوگا۔ (قادیوسی ج ۱، ص ۱۷۸ احمد رضا)

(۱۲۷ تا ۱۳۰ پڑھیں گے پھر وہوں میں سے غیبت احمد اشراف علی وغیرہ کے کفر میں کوئی شبہ

نہیں رہے گا۔ بلکہ کسی طرح نہ ہوگا۔ (قادیوسی ج ۱، ص ۱۷۸ احمد رضا)

(۱۳۱ تا ۱۳۴ پڑھیں گے پھر وہوں میں سے غیبت احمد اشراف علی وغیرہ کے کفر میں کوئی شبہ

نہیں رہے گا۔ بلکہ کسی طرح نہ ہوگا۔ (قادیوسی ج ۱، ص ۱۷۸ احمد رضا)

(۱۳۵ تا ۱۳۸ پڑھیں گے پھر وہوں میں سے غیبت احمد اشراف علی وغیرہ کے کفر میں کوئی شبہ

نہیں رہے گا۔ بلکہ کسی طرح نہ ہوگا۔ (قادیوسی ج ۱، ص ۱۷۸ احمد رضا)

(۱۳۹ تا ۱۴۲ پڑھیں گے پھر وہوں میں سے غیبت احمد اشراف علی وغیرہ کے کفر میں کوئی شبہ

نہیں رہے گا۔ بلکہ کسی طرح نہ ہوگا۔ (قادیوسی ج ۱، ص ۱۷۸ احمد رضا)

کا مطلب یہ ہو کہ میں خود بخود انہیں بدلتا ہوں، آپ سے پہلے سے مرتد ہوں، انہیں

تخلیٰ رکھتا ہوں۔ اور احمد رضا خان صاحب سے پیش مراد مفہوم کو صحیح مان لیا جائے تو یہ بیان

حصرات یہ تادمیں کہ کچھ امت کے آخر میں لا فائزہ لائیں گے یہ ہے۔

برائیت کا ضد، بعد کا معصوم ہوتا ہے، اس میں صاحب کے حق میں تھے بلکہ بیشتر

تھے بلکہ وہ اپنی طرف سے زیادہ کر رہے تھے، دروغی برائیت وغیرہ میں ہوتا ہے، اس میں

صحیح ترجمہ ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں اپنی اذیت کے پہلے تو کسی ضرر کا اور کسی نفع

کا خیال نہ رکھتا تھا، میں مگر حق خدا کو منظور ہوا۔ (حضرت تھانوی)

(۴) عقیدہ حاضرہ و ناظر کو قرآن سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش

قرآن میں آیت ہے

يا ايها النبي انما ارسلناك شاهدا ومبشرا ومذمورا

(احزاب، روح ۶، پ ۲۲)

اس کا ترجمہ احمد رضا خان صاحب کرتے ہیں

"... شہد اسم سے نہیں بھیجا حاضر و ناظر، (کنز دلائل، ترجمہ احمد رضا)

احمد رضا خان صاحب نے اپنے ہاں عقیدہ "نبی کریم ﷺ ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر

میں کو حفظ فرماتے ہیں کہ یہ حفظ شاہد کا ترجمہ ناظر ہو گیا۔ احمد رضا کے ترجمہ قرآن

سے پہلے جتنے بھی قرآن کی آیتیں سنیں گے، وہ جتنی بھی قرآن کی آیتیں سنیں گے (چاہے راوی وہی

یا کسی بھی ہو، سن میں ہیں) کسی نے بھی لفظ شاہد کا ترجمہ ناظر نہ کیا، بلکہ شاہد

کو خدا کے مقرر میں مستعمل کیا، اس طرح کا ترجمہ اجماعی حضرت کی علمی حیات، کرم عقلی، اور

اس میں بھی تفریق کا منہ ہوتا نہ ہوتا ہے۔ اس آیت کا صحیح ترجمہ یہ ہے

"... اے محمد ﷺ تم کو بھیجا ہے کہ گواہی دینے والا اور خبری سننے والا"

2 مولانا شاہ اسماعیل دہلوی شہیدؒ

(۱) اہل کھرت کتاب سے میر مسک یہ ہے کہ اسماعیل دہلوی بڑی بڑی خرچ ہے۔ وہی نے محنت نہ کریں گے اور خود کھینچے نہیں۔ استاد احمد، سید محمد، خلیل احمد، رشید احمد، شمس علی کے کفر نہیں چوستے۔ وہ جو کافر ہے۔

(مخطوطات ج 1 ص 135 134۔ احمد رضا)

(۲) مولوی اسماعیل دہلوی 70 سال سے دنیا سے سبوتاژ کر رہے ہیں۔ یہ کافر ہے۔

(اسلمیوٹ اسلامک سوسائٹی اسلام آباد، احمد رضا)

(۳) اسماعیل کی کتاب تنقیح ایمان میں ناپاکہ کلمات و بیانی اور کلمات پر مشتمل سے سکا پرچہ نکال کر شمس الدینی سے منسوب ہے۔

(قدوسی رضویہ ج 6 ص 183۔ احمد رضا)

(۴) مولانا شاہ اسماعیل دہلوی کو کافر نہ کہیں کیونکہ اب سے کہیں جو اسے اور اہل اہل حق سے دور نہیں، ہمارے مذہب سے وہ کسی پر اہل حق اور اہل حق میں سما جی اور اس میں اشتباہ سے۔ (تفسیر میں ص 36۔ احمد رضا)

3 تدوین العلوم:

اس کتاب میں تدوین اور تدوین دہلوی دہلوی میں تدوین شمس الدینی ہے۔ (تدوین ص 111)

4 اہل حدیث

مولانا شاہ اسماعیل دہلوی شمس الدینی کے سب کافر و مرتد ہیں۔ (تدوین ص 113۔ احمد رضا)

5 ابوالکلام آزادؒ اور سر سید احمد خانؒ

ابوالکلام ہے کہ مرتد ابوالکلام آزادؒ کے عقائد جیسے ہیں جو ان کے عقائد میں ہیں۔

محمد بن احمد مرتد ہیں ان کا شمار جتناڑہ میں شریف ہونا ان کو مسلمانوں سے

میں آج تک کافر سے (اصول نوادر رضا ص 25۔ احمد رضا)

محمد خان خلیفہ احمد مرتد تھا۔ (مخطوطات ج 1 ص 66۔ احمد رضا)

محمد اسماعیل دہلوی ہیں ان کا وہی کفر قبول نہیں

(ابوالکلام شریعت۔ حصہ 1 ص 80۔ احمد رضا)

۱۱ علماء عرب:

محمد سید محمد، چاندنی دہلوی، دہلوی ایف بن طرح عقائد کفریہ رکھتے ہیں۔ کفر و ارتداد

یہ اس کے لئے بھائی ہیں۔

محمد بن محمد ص 113 فتاویٰ افریقہ ص 115 عرفان شریعت ج 1 ص 24۔ احمد رضا

8. بریلوی حضرات کی اللہ کی شان میں بے اعتدالیاں

(۱) شیخ عبدالقادر جیلانی کا روح میں جین لینا:

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک خادم فوت ہو گیا۔ اس کی بیوی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ زاری سے اپنے خاوند کے رتہ ہو جانے کی التجا کی۔ آپ نے ہر اقرار اور صبر میں سے دیکھ کر ملک الموت علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی تمام ارواح متوجہ نکلتے سنا کر طرف پار سے ہیں۔ تو آپ نے ملک الموت کو خبر دینے کا حکم دیا کہ میرے شاگردوں کو اپنی کروڑوں ملک الموت نے جو بے دیا کہ میں نے تمام روح کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے نہیں کیا ہے اور جب وہ اللہ کی بارگاہ میں پیش کرتی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں آپ کے خادم کی روح کو اپنی کروڑوں جس کو میں بنکیم اپنی قبض کر چکا ہوں۔ تو آپ نے دوبارہ کہا مگر ملک الموت نہ مانے۔ اس کے ہاتھ میں ایک نوکری تھی جس میں تمام روحیں اپنی ہوتی تھیں جو اس دن قبض کی تھیں۔ پس آپ نے قوت محبوبیت سے نوکری ان سے چھین لی۔ تو تمام روحیں اگل کر اپنے جسموں میں چلی گئیں ملک الموت نے بارگاہ رب العزت میں عکارت کی کہ عرض کیا۔ مولا کریم تو چاہتا ہے جو میرے اور عبدالقادر کے درمیان بکھر ہوئی کہ اس نے ان مجھ سے تمام ارواح جو قبض کی تھیں جین لی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے ملک الموت بیشک عبدالقادر میرا محبوب ہے۔ تو نے اس کے خادم کی روح کو اپنی کیوں نہ کیا۔ اگر نہ روح واپس کر دیتے تو حق را میں پہنچے ہاتھ سے دیتے ہر شیطان ہوتا۔

(تفہیم النور طرز 68، 69۔ ارسل عبدالقادر علیہ السلام کا روئی۔ قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۲) معراج کی رات خدا سے ملا:

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے اسی سے ملے اسی سے اس کی طرف گئے تھے

(حدائق بخشش۔ ج 1۔ ص 114۔ احمد رضا)

(۱) تم خدا بھی ہو اور خدا سے جدا بھی ہو:

خدا آتے نہیں بنتی۔ جدا آتے نہیں بنتی
خدا یہ تم کو چھوڑا ہے وہی چاہے کیا تم ہو
(حدائق بخشش۔ جلد 2۔ ص 104۔ احمد رضا)

(۲) شیخ عبدالقادر کے پاس خدائی اختیارات

مہ سے احمد اور احمد سے تھو کو
مکن اور سب مکن مکن حاصل ہے یا غوث
(حدائق بخشش۔ ج 2۔ ص 9۔ احمد رضا)

(۳) خدا نے کس اور بے اختیار۔ ولی سب اختیارات والا

وہی نے نزوہ اجازت میں خدائے سبحانی مدد میں چلی اور شاہ سو ہضم ایسا ہے
نوریب کی مدد فرما۔ ورا کفر و توبت و توبہ اور وہ۔ ہاے نکلا کر ایسا کہ
(مختصر غریب) رات نہیں نکلتیں۔ مدد تالی نے اسکو۔ تجھ کو یا اسی جیسے تالی ہے
(ملفوظات اہل حضرت۔ ج 4۔ ص 78۔ احمد رضا)

(۴) اولیاء ہر چیز پر غالب

وہی سے ایک ولی ایسا ہوتا ہے کہ وہ حق و باطل دونوں کے ہر چیز پر غالب و متصرف
(ملفوظات مہرہ۔ ص 187)

(۵) خدا اور رسول گلے ملے۔

حبیب اپنے میں انھیں یاد ہے یہ ہے میں انھوں جلوے
حبیب عزیزی بھی کہ ہر وقت جنم کے گچھڑے گلے ملے تھے

(حدائق بخشش۔ ج 1۔ ص 112۔ احمد رضا)

(۸) خدا اور خدا کی عمر میں فرق:

یوحنا نرکانی نے فرمایا کہ میں نے رب سے دس چھوٹا ہوں (خواند فریدیہ ص 78)

(۹) خدا کی عمر سے کشتی:

حضرت ابوالحسن فرقانی نے فرمایا کہ میں جو رب اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کشتیوں اور بچوں بچاؤ دیے۔ (خواند فریدیہ ص 78)

(۱۰) خدا بھی عجز کا وظیفہ پڑھتا ہے

ملک مشغول میں انکی دعا میں
ہاں تیرا کر ایشاں سے دعا

(حدائق بخشش ج 2 ص 7- محمد ص)

(۱۱) بریلوی خدا کی طرف توجہ نہیں کرتے:

شرف قادری صاحب لکھتے ہیں کہ جب بہت سے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے اور رہتے بھی میں تو صحت اور صحت کا اندازہ یہ بات قطعاً اللہ شایان شان نہیں۔ (مقتد شرف قادری ص 244)

(۱۲) کفر و اسلام کے جھگڑے اللہ کی وجہ سے ہیں:

سید سید احمد شاہ بخاری تیرے جھینے سے بڑھے (نورائع فائن ص 796)

(۱۳) نبی کریم ﷺ کا اہل حد ہیں۔

آپ علیہ السلام حد و اللہ ہیں۔ (قدوس رضویہ ج 15 ص 298)

(۱۴) محمد ﷺ کا خدا

مسیحی ناامد سے کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا رب ہے۔ (دعوتِ قادریہ ص 82)

(۱) نبی کریم ﷺ کا دیر خدا کا دیر ہے:

یہاں خدا تعالیٰ سے کہہ ان کا دیر دیر خدا کا دیر ہے۔

(منظرہ جھنگ ص 173)

(۱۱) خدا بھی کاغذی ہے:

تمہیں ہائے جس سمت وہ دیش گیا
مخیرہ بی فتنی رحمت کا قہر گیا

(حدائق بخشش ج 1 ص 20- محمد ص)

(۱۱) اللہ کو پکارنا شیطان کا دوسرا ہے:

حضرت جنید بغدادی، جلیل القدر شریف، فرمایا اللہ کہتے ہوئے اس پر زمین سے مٹس
لہذا وہ ایک شخص آیا اسے بھی یاد جانے کی ضرورت تھی کوئی کشتی اس وقت موجود نہ تھی۔
اسے حضرت وجہ تہذیب عرض کی میں کس طرح آؤں۔ فرمایا جنید یا جنید کہنا چاہو
کہ یہاں اور یہاں زمین کی طرح چلنے لگا۔ جب کچھ دریا میں پہنچا تو شیطان لعین نے اس
کو کہہ کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید یا جنید کہنا کہ اس میں بھی یہ اللہ
کا نام ہے۔ اس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھینچا۔ پکار حضرت میں چلا فرمایا وہی کہہ
کہ اللہ جب کہہ دیا پڑ گیا۔ (عقودت حضرت محمد خان ج 1 ص 117)

(۱۱) خدا شریعت کے پردے میں

اللہ و محمد میں جو ہے فرق تو بتا
وہاں پردہ نشینی ہے یہاں پردہ دہی ہے

(ہفت انقلاب ص 151)

(۱۱) حضور ﷺ کا خدا کے نور کا ٹکڑا ہے:

یہاں خدا چیرہ کوئی ہائے عجب میں ہے۔ (حدائق بخشش ج 1 ص 80 احمد رضا)

نفل ش میں نور اسی آر نہ
کیا اس قدر میری یاد دہائی تے
(صداق بخشش - ج 1 - ص 94 - اندھا)

(۲۰) احمد رضا خا:

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا ہے

تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

(ص ۱۰۰ - ص ۹۸)

(۲۱) احمد رضا تلمیذ رحمن:

مولانا بڑی تلمیذ رحمن تھے انہوں نے کسی سے شکر نہ کیا تھا۔

(حیات احمد رضا خان - ص ۱۰۳)

(۲۲) اللہ کو ہر جگہ ضررنا ضررنا بلے دیتی ہے:

☆ خدا کو ہر جگہ میں (موجود) ماننا ہے۔ ہر جگہ میں ہوتا تو رسول خدا کی شان بے ہمتی ہے۔
(ج ۱ - ص ۱۲۲ - احمد رضا)

☆ ہر جگہ میں ضررنا ضررنا خدا کی صفت نہ رہیں۔

(ج ۱ - ص ۱۶۱ - احمد رضا)

☆ اللہ کے لیے غلط ضررنا ضررنا استعمال کرنے سے منع کیا ہے

(فتاویٰ رضویہ - ج ۱۴ - ص ۶۸۸ - ۶۹۰)

☆ اللہ سے ہے ضررنا ضررنا غلط استعمال کرنا بہت بڑے معنی رکھتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ - ج ۱۶ - ص ۱۵۷ - ۱۱۳۲)

☆ اللہ کا ہر جگہ ضررنا ضررنا ضررنا ہر جگہ میں اللہ کی شان ہے اور اللہ کا

یہ شخص جہالت و گمراہی و گمراہی سے ضررنا ضررنا سے صفات الہیہ سے

ارت - کا صدق حد پر نہ۔ (فتاویٰ ملک احمدی - ج ۲۹۷ - غفر اللہ دین قادری رضوی)

جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفت میں کسی کو شریک نہ کرے اسی طرح مخلوق میں اللہ کی شرکت نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ حاضر و ناظر ہے۔ اللہ نے شان نہیں۔ اس لیے کہ وہ تمام معنی اوزام اجسام ہیں تو وہ اس کیسے
ہیں جو جسم ہو تو اسے ہر جگہ حاضر ناظر ماننا اسے جسم کہنا ہے

تعالیٰ اللہ عن ذالک علواً کبیراً

یہاں سے ظاہر کہ اصصفت پر اللہ کی صفت ثابت کی ہے ورنہ یہ آپ کی کوئی نئی بات آپ کا اصطلاح نے بھی خدا کو ہر جگہ ضررنا ضررنا کر اس کی توحید کی ہے۔

یہ توحید پرست جتنے بولے دوسروں کو شریک جانتے ہیں۔

(۱) اور رضا ص ۱۱۵ - خضر رضا خان ازہری - (مطبوعہ دارالقرآن پبلی کیشنز، لاہور)

(۲) بریلوی کی توحید:

☆ تین خدا کا قائل شریک نہیں (فتاویٰ رضویہ - ج ۱ - ص ۷۳۸ - احمد رضا)

☆ میں جو سوال یا معنی کہتے ہیں کہے اللہ صلی علی کہتے ہیں

☆ حبیب خدا کو خدا کہتے ہیں خدا صلی علی کہتے ہیں۔

(انت قبول - نور محمد - ص ۲۵)

(۳) بریلوی امت کی توحید:

☆ عرض حضور اقدس ﷺ کو خداوند عرب کہہ کر کہہ کر سکتے ہیں؟

☆ کہہ سکتے ہیں خداوند عرب کے معنی مالک عرب۔

(ملفوظات احمد رضا - ج ۱ - ص ۱۲۷ - احمد رضا)

☆ سورۃ اخلاص اور سورۃ فاتحہ میں رسول اللہ کی تعریف ہے۔

(حکام شریعت - ص ۱۶۳ - احمد رضا - احمد رضا)

☆ تیسرے علیہ الصلوٰۃ والسلام حاجت روا ہیں۔

(ملفوظات احمد رضا - ص ۱۱۱ - احمد رضا)

☆ حضور اقدس صحت رواہ مشکل کشا واقع اسلامہ دہلی میں کسی مسلمان کو ہو سکتا ہے وہ جو جبریل کے بھی صاحب تہ ہیں۔

(موقوفات محمد رضا ص 111۔ نمبر ۱۰)

(۲۵) اللہ تعالیٰ حضور سے مشورے لیتا ہے:

میرے بے شک میرے رب نے میری امت کے بارے میں مجھ سے مشورہ طلب کیا، میں ان کے ساتھ کیا کروں۔ (سین واصلی ص 84 محمد رب)

(۲۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رب سلطان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (شان حبیب ابرہام ص 141)

(۲۷) میرا خدا

جب میں منظر اتم ہوا پھر کون سا تہ خدائی رو گیا۔ (موقوفات میر ص 76)

(۲۸) خدا بہر ویا

یہ کارہ تھی کہ بہر ویا کی ہے۔ (اسرار شائق ص 21)

(۲۹) لانا فی حق کا دیدار خدا کا دیدار:

آپ کا دیدار سے لاریب دیدہ گیر۔ (میرے مرشد ص 114)

(۳۰) بریلوی توحید کی اہمیت کو کم رہے ہیں:

مہلوی عبد کلیم شرف قادری انہوں سے دعوت لکھ کر آگے فیصلہ دیتے ہیں۔ یہ شعوری طور پر عقیدہ توحید کی اہمیت کو کم کرنے کا ستراف ہے۔ (مقامات شرف قادری ص 1247)

(۳۱) حضور ﷺ اور مخلوق میں نور خالق میں

محمد رضا خاں کے درجے کے تحت خاص خاص نور علی حسن ایک جگہ لکھتے ہیں

نور خالق آپ کا نور اسلام آپ کی نور علی نور اسلام

(تذکرہ مختصر ص 158)

میرے بھی درجے یا ہو سکتی ہے آپ اس سے بڑا نور میں کیوں کہ آپ روحانی (نور) سے نور ہیں اس کا مطلب ہوا ہے اس سے اور کیا ہو سکتا ہے کہ آپ خود اخذ

روہ عظیم حق تعالیٰ

(۲۱) حضور ﷺ خدا:

نور سے تھا یا نور خدا کے نور کا پرندہ خدا سے تھا یہ نور خدا کے نور کا

(احسانا حجاز ص 23)

حق تعالیٰ سے ہے اور اس کا لفظ خدا حضور ﷺ کے لیے رکھا گیا ہے

(۳۱) رسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق جہاں ہیں

میں ان کے ہیں

آپ اللہ پھر جس کا حق اسم تبارک میں اللہ پھر جس کی ذاتی قدرت سے

ان جہاں میں تو یہ شریک ہوگا۔ (ایس واصلی ص 151)

اس کے بھی اللہ تعالیٰ سے ساتھ حق خلق میں کسی کو شریک نہ سمجھتے تھے۔

(القدس ص 25)

حق ہونے میں بھی وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کرتے تھے۔ (ایس ص 32)

(۳۲) باطل عقیدہ:

میں اس کا نہیں سمجھتا

حق نور حق وہی کل رب ہے انہی سے سب ہے

یہی کا سب ہے نہیں انکی ملک میں اس کے میں نہیں کہ میں نہیں

وہی لا مکان کے کہیں ہوئے سر عرش تخت شین ہوئے

وہی ہے جس کے ہیں یہ مکان وہ خدا سے جس کا مکان نہیں

(حقائق بخشش۔ حصہ اول ص 48)

حضور ﷺ کو خدا کا سایہ کہنا اور یہ کہنا کہ آپ ہی سے سب چیزیں موجود ہیں۔ میں نے سب آپ ہی کی ملک ہیں۔ نہ آپ کے علم سے ہی گردش کرتا ہے۔ آپ ہی مکان ہیں۔ لیکن درستی علیٰ حشر ہیں۔

(۳۵) حضور ﷺ کے عین خدا ہونے کا دعویٰ

معراج کی رات حضور ﷺ کا اللہ تعالیٰ سے قریب پہنچے۔ احمد رضا فرماتے ہیں کہ یہ وہاں تک ایک طاعن ہی رہا تھا۔ یہ پورا اٹھنے کو صاف پتہ چل چکا کہ یہ وہ نہ تھے حقیقت میں یہ ہی تھا، وہاں دوئی (۲) کا کیا سوال فرماتے ہیں

اٹھے جو قصر دوئی کے پورے کوئی فیروزے تو کیا خبر دے
وہاں تو جہاں نہیں دوئی کی نہ کہ وہ ہی نہ تھے اس تھے

(حدائق بخشش، حصہ اول، ص ۱۹۱۴)

جتنی سوں ہی پیہ انیس ہوتا کہ وہاں دوہستیاں تھیں۔ یہ نہ کہنا کہ وہی ذات برحق نہ ہے اسے وہی تو تھے۔ (معاذ اللہ)

(۳۶) خدا کے لیے بیٹے کی تجویز

احمد یار لکھتے ہیں "ہم چاہتے ہیں کہ تمہارا منہ سے اپنے اوصاف میں تمہیں نہ وہ احمد یا تنبیہ میں سمجھو کہ محبوب فرزند ہے، تمہیں سنتے ہیں۔"

(شان حبیب الرحمن، ص ۱۱۳)

فرزند کا غلط یہاں کسی مثالی یا تنبیہ کے لیے نہیں کہا رہا۔ حضور ﷺ کو بلا تنبیہ اللہ کا بیٹا کہنا ہے۔

(۳۷) اللہ تعالیٰ کے بافضل جھوٹا ہونے کا عقیدہ

بریلویس کے مولوی محمد عمر اچھروی لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی حقیقت کو یہی حوالہ دیا کہ اس صلصال میں حواء مسوونہ کہہ کر فرمایا۔ حیرا

تو آدمی والا مخالف کو گرفتار کرنے سے پہلے اس کے منہ سے مخالفت کے اظہار کے بعد وہاں اس کی مرضی کے کہہ دیتا ہے۔ تو مخالف جب ان کلمات کو منہ پر لاتا ہے تو اس کو فوراً بھر مقررہ کر دیتا ہے۔ ایسے ہی رب عزت نے مخالف کو جب معلوم کر لیا کہ یہ نبی اللہ کے قدر شان کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ بلکہ یہ تو خدا کی طرف دیکھنے لگ گیا ہے۔ تو رب عزت نے مخالف نبی اللہ کو ہر کرنے سے اس کے خیال کے الفاظ پیش کر کے پھر کہہ دے گا حکم صادر فرمادے۔

(مقیس غرر، ص ۱۹۱)

(11) حضرت آدم علیہ السلام کا دماغ ماؤف:

صحیح رہے اور سچی سوچ فکر سے واقف ہو گئے۔ یعنی غلطی ہو گئی

(تشیہ جی۔ ج 16۔ ص 15)

(12) حضرت آدم علیہ السلام میں بشری کمزوریاں:

یہ تہی کمزوریاں کا ظہور آدم علیہ السلام سے ہی ہے۔۔۔

(تفسیر جی۔ 16 ص 899)

(13) حضرت آدم علیہ السلام اور ثی روى:

[illegible]

(14) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین:

عیسیٰ کے معجزوں نے مرد عید دیئے ہیں
میرے آقا کے معجزوں نے کل عیسیٰ ۷ دیئے ہیں

(نور مقبـ - 4 جـ - ص 364)

(یہاں "قاسم" قمر الدین سیاحی ہے)

(15) چاڑی دا گھر پتہ ہے:

چاچا ایک عجب دینہ جاتم۔۔۔ نے کوٹ مٹھن بیت نہ (حج فقیر برہنہ پیر۔ ص 45)

(16) علی پور مدینہ کے برابر:

پہلے پہلے مکتوب ہے حقیقتیں سے

ادھر سے اچھے دھڑ دھڑ تو بھیجے

حج فقیہ برائے شاہدہ پور - 41)

(۱۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین:

۴. محمد رضا (ایہ تحقیق ہے۔)

(۱۱) کرشن اور رام چندر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام

۱۔ خود یہ بندو نے کہا کہ جنہیں تم ابراہیم کہتے ہو انہیں ہم کرشن جی کہتے ہیں اور
۲۔ مٹیل پور جس۔ (نورالعرفان - ص 371)

۱۱۔ مشرک انہیں (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کو کرشن کا نام دے کر تعریفیں کرتے
(۱۰۰ فرس 814)

(۱۶۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام عشق الہی سے دور

سائل یہ سلام آپ بھی عشق لمبی سے دور ہیں۔ یہ تو انسان کے اندر چھپا ہوا ہوتا
(شرح قانون عشق۔ ص 184۔ ڈاکٹر کشف قادری)

(20) شیخ عبدالقادر حضرت یوسف علیہ السلام سے زیادہ حسین

روئے یوسف سے قروب تر حسن روئے شہا سے

پشتِ زمینِ نہ ہوا اٹھار روئے زمین

(جدید بخش، حصہ 3۔ صفحہ 64، الحرف)

(21) ولی درجے اور تقویٰ میں حضرت یوسف علیہ السلام سے بڑھ کر ہے

وہاں سے حسین رحمتی شریفین ۱۰۹۰ھ ورمزوں میں پہنچے وہاں سے مدثر شریف بھی
جانبوں سے ہزاروں گیارہ چارک ایک ایسے دن تک اس پر پڑی اور وہ عشق کی وجہ سے بخیر
اور بیکار رہا۔ یوسف رحمتی نے اس میں مصروف تھا۔ اس دن سے محبت کے طبع
اور اس سے پہلے آپ کو اس کے بہنوئی نے اس سے یوسف نے چونک کر ڈنکے مارے تھے۔
۱۱۰۰ھ میں چلا گیا۔ اور اس وقت سے لڑائی کی کہ میں یہاں کس لئے آیا تھا اور اس
محبت میں گرفتار رہا۔ اس وقت سے لڑائی کی کہ میں یہاں کس لئے آیا تھا اور اس
محبت میں گرفتار رہا۔ اس وقت سے لڑائی کی کہ میں یہاں کس لئے آیا تھا اور اس

گاہ ہے اور ایک خوبصورت برگ تخت پر بیٹھ ہوا ہے جس کے ارد گرد لشکریوں کا گارڈ کئے ہیں۔ جو صف بن حسین نے پا پھر کر یہ تخت پر بیٹھے والا کون صاحب ہے؟ بتایا گیا کہ وہ یوسف علیہ السلام ہے اور یہ دیگر گاہ خیمے کے لشکریوں کے ہیں۔ اُگھر مجھے اجازت ہو تو میں بھی زیارت کر لوں اجازت ملی تو وہ اندر گیا اور زمیں پر گرے۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے ان کی شریف دوری کی وجہ سے بھی آپ فرمایا خدا نے مجھے فرمایا۔ اے یوسف تم پر ایک میراث کی عاقبتی حق گنہگار تمہیں تمہارے حق و تمہیں میں۔ حق ہو جائے۔ اب دیکھو یہ اودھت یا عفت بن حسین میں سے ہیں مرقور ہے نہیں جب اسے ان کا مہم پوس نے فوراً سے اور دیکھ لیا۔ میں تمہاری زیارت پہنچے آیا ہوں (مرات الباقی ص 261)

22 جو ریش حضرت یحییٰ سے نہ ٹھیک ہوئے وہ امیر آجائیں

ہرے سے دو حضرت یحییٰ
دو ایک امریکہ اور انتہا سزاوار ام پیدا

(دیوان محمدی ص 90 خوبصورت یاد فرمائی)

23 حضرت غلام فرید حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے طاقت ور:

انھوں جلسے آپ نے ٹھوکر کے زور سے
لخت نہیں مسیح سے ہر فرید کا

(دیوان محمدی ص 174 خوبصورت یاد فرمائی)

24 احمد رضا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے معجزے میں بڑھ کر ہے۔

چند بار پاتے ہیں خلیل حضرت یحییٰ
سے دلوں کو ہر مہرے خرم احمد رضا کا

(مدائح علی حضرت ص 25 ایوب علی۔ حبیب احمد رضا)

21 شیطان حضرت موسیٰ علیہ السلام کا استاد:

• • • انسان نے جب مطلق کی درخواست کی تو حکم ہو کہ مڑ کر ہات پر جھٹے ہو تو جو
• • • ہو چھو بھرا جیسا مضر ہو کہ خیر انکے پاس جیسے ہیں تو سکی گری تھی عجیب و
• • • اب موسیٰ انکے پاس پہنچے تو کسی برصہ سے تعلیم تو عید کی سی ہے۔

(تذکرہ غفریر ص 269 گل مسنونہ قادری)

21 حضرت داؤد علیہ السلام کی عصمت پر حملہ

• • • صورت مسافر شوقوں نے پیش کی اس سے متصور حضرت داؤد علیہ السلام کو قہر و نا
• • • مر طرف جو انھیں پیش کیا تھا وہ یہ تھا کہ آپ کی نانوں پہلیاں تھیں اس کے بعد
• • • اسی اور عورت کو بیعتام دے دیا جس وایک مسلمان پہننے ہی پیمانہ دے چکا تھا لیکن
• • • وہ ہم پہنچنے کے بعد عورت کے اعز واقرب دوسر کی طرف التفات کرنے والے
• • • تھے؟ آپ کیلئے راضی ہو گئے واپس سے نکال ہو گیا۔ ایک قول یہ ہے کہ اس مسلمان
• • • کا تہہ نکال ہو چکا تھا آپ نے اس مسلمان سے اپنی رغبت کا ظہار کیا واپس چلا کر وہ اپنی
• • • ات اطلاق دے دئے وہ آپ کے ہی دے سے منع نہ کر کا اور اس نے طلاق دے دی، آپ
• • • اس ہو گیا۔ (سورہ ص 23 کی تفسیر عہد میں مراد باری)

21 حضور ﷺ "گوری" تھے (معاذ اللہ)

• • • بعد از شریف میں حضرت صاحب کے مکان سے قریب ہی چند خاندانوں میں
• • • ان میں اور انھوں اس قسم کے الفاظ کہتی تھیں۔

گوری خوں دیکھا چڑھا دے پیر

• • • مالے کہا ان عورتوں کو کوئی سے شرم بھی نہیں آتی۔ خود صاحب نے فرمایا۔ میں اس
• • • میں سے جیسا ہوا تھا میں نے کہا یہ ہر دو فیصل لیکر ایک قسم کا دارو ہے اس نے کہا۔ ہیں
• • • میں نے؟ میں نے کہا "گوری" سے مراد مول خد "انگن" سے مراد رحمت خدا میر

سے مراد اذات دہری تعالیٰ یعنی اسے خدا رسول خدا پر درود بھیجے۔ عالم نے متعجب ہو کر کہا۔
عجیب مفہوم ہے جو تم نے سمجھا ہے۔ (واقعہ اختصار کے ساتھ)

(مرآت العاشقین۔ ص 269۔ محسن الدین بریلوی)

(28) حضرت حسینؑ کے غم میں روئے کا ثواب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کے برابر۔

ارشاد ہو کہ فیضِ حوس (حاضری) کے غم میں روئے کا سے ثواب اس قدر عطا فرمایا کہ جس قدر تمہارے عزیزوں کی قربانی میں عطا ہوا ہے۔

(ادوارِ حق۔ ص 32۔ خیر باقر آج پبلیشر)

(29) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین:

حضرت موسیٰ علیہ السلام یہاں میں بیٹھے تھے اور بے کچھ قطرے حضرت کے پیروں پر پڑے۔ جنابِ رب تعالیٰ میں عرض کیا کہ خدا یاں کو یاں پیدا کرے۔ عرض کی وہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موسیٰ یہ پچھلی بھی روزِ زینت والی یا لڑکی ہے۔ خدا یا منہ کو یاں پیدا کرے۔

(تذکرہ کوثر۔ 261، مطبوعہ لاہور، 2000ء)

(30) متفرق گستاخیاں:

☆ حضرت جو کہ گزشتہ صفحہ پر غفلت سے قدموں کے نیچوں کو بھی نہ مارا۔

(تذکرہ۔ ص 7۔ کرنل انور دینی)

☆ بریلوی مولوی کہتا ہے میں بوسہ دیا۔ اسامہ سے۔ چہرہ ہاتھ سے میں جیتا ہے۔

سلام اول۔ چہرہ ہاتھ سے۔ خادم فرید محمد سے۔ (ادبِ گنجی۔ ص 91۔ از محمد یار)

☆ پھر کہتا ہے حضور علیہ السلام سے یہ صدرِ مدرس کی شکل میں۔

(دیوانِ محمدی۔ ص 58۔ زمرہ)

یہ دیوانی کتابت ہی نازک بین محمد سے۔ (ہفت قطب ص 180)
ایک کتب سے حضور علیہ السلام کی زیارت کرنے کا شوق ہو تو خود توسل کی زیارت کر
(تذکرہ خواجہ بہار توسل ص 170)

ایک کتابت بھی پڑھی شامہ میں۔ (جنتِ حشر۔ ص 41)

(اصولِ جمہوریہ۔ 1974ء)

(31) حضور ﷺ چاہیں قرآنی احکام کو بدل دیں

معاذ اللہ کہ وہ ایسا نہیں ہیں جو ان میں حد و فراہم ہے۔ (اصولِ جمہوریہ۔ ص 27)

(32) حضور ﷺ کا گناہ کی مجلس میں تشریف لائے۔

وہ ایک جگہ پر ایک مجلس میں تشریف لائے۔ (اصولِ جمہوریہ۔ ص 27)
وہ ایک مجلس میں تشریف لائے۔ (اصولِ جمہوریہ۔ ص 27)
وہ ایک مجلس میں تشریف لائے۔ (اصولِ جمہوریہ۔ ص 27)
وہ ایک مجلس میں تشریف لائے۔ (اصولِ جمہوریہ۔ ص 27)
وہ ایک مجلس میں تشریف لائے۔ (اصولِ جمہوریہ۔ ص 27)
وہ ایک مجلس میں تشریف لائے۔ (اصولِ جمہوریہ۔ ص 27)
وہ ایک مجلس میں تشریف لائے۔ (اصولِ جمہوریہ۔ ص 27)
وہ ایک مجلس میں تشریف لائے۔ (اصولِ جمہوریہ۔ ص 27)
وہ ایک مجلس میں تشریف لائے۔ (اصولِ جمہوریہ۔ ص 27)
وہ ایک مجلس میں تشریف لائے۔ (اصولِ جمہوریہ۔ ص 27)

(33) مفتی احمد یار نعیمی کی انبیاء کی شان میں گستاخیاں

انہیں سیدنا محمد علیہ السلام سے۔ (معدنہ القرآن۔ ص 95۔ محمد یار نعیمی)

انہیں سیدنا محمد علیہ السلام سے۔ (معدنہ القرآن۔ ص 95۔ محمد یار نعیمی)

(معدنہ القرآن۔ ص 93۔ محمد یار نعیمی)

☆ مضمون: ایک نیا نیا تہذیب سے پہلے بھی ہوس کے نام کا بیج نہ تھا۔

☆ نور محمدی ص 799 - محمدی (م)

☆ موسیٰ علیہ السلام میں جرت کی کمی تھی (۱۰ حرمان ص 441 محمدی (م))

☆ اسم علیہ السلام پہلوئیں سے پہلے نہ تھے۔

☆ (۱۰ احمدی ص 778 - محمدی (م))

☆ حرم اسطی سے باغ اسی نے اسم علیہ السلام کو ستارے سے پیدا کیا۔

☆ (تفسیر محمدی ج ۱ ص 557 - محمدی (م))

☆ موسیٰ علیہ السلام کو پانی، آتش، مٹی، ہوا، سونے کی

☆ (تفسیر محمدی ج 3 ص 452 - محمدی (م))

☆ موسیٰ علیہ السلام و فرعون خصوصاً لڑائی، جو جمل بھل بھی بنی ہیں۔

☆ (مضمون تفسیر محمدی ج 7 ص 740 - محمدی (م))

☆ نبیوں کے نسب نامہ، اگر دیکھو، ہمارے ہوتے ہیں۔

☆ (چاندنی ص 427 - محمدی (م))

☆ شیطان پڑی آواز و صورت بھی نہیں دے سکتا ہے

☆ (۱۰ علیہ ص 141 - محمدی (م))

☆ اسم علیہ السلام کوئی دی بھی دھایا گیا۔ اسے احوال و رہائش کا طریقہ بھی تو

☆ (تفسیر محمدی ج 1 ص 231 - محمدی (م))

34) بریلوی مولوی اور نبی کریم ﷺ

۱۔ وہی قرینہ جس کی مجلس میں بیٹھے۔ جس کی مجلس میں بیٹھے کا ترجمہ اس سے

مصادف کرنے سے نبی کریم سے مصافحہ کرنے کا ثوب ملے گا۔ جس سے پیچھے نہ رہے

۲۔ اس میں شب و دن، اس نے نبی کریم کی افتاء کی من کاہرہ دیتے تھے نبی کریم کا چہرہ

اس سے حضور متقی اعظم کو دیکھنے والا وہی حق ہے۔ کہہ کہ محمد نے راجل ربہم نہ پتی

۱۔ سیرت محمدی (۱) شہادت کا پورا راستہ عظیم نمبر 126 (123)

(چون مفتی عظیم ص 1004)

31) بریلوی محمد علی بن کریم

۱۔ محمد بن کریم کے تبا

۲۔ غضب کا جو حسین بن کے تبا

۳۔ نبی کریم کا تبا

۴۔ دو جمل ہوا نبیوں کے تبا

31) نبی اور اہل حضرت کی اطاعت

۱۔ نبیوں کی اطاعت فرض نہیں۔ (تفسیر محمدی ج 4 ص 202)

۲۔ میرا کہتا ہے میرا کہتا ہے جو میری کتاب سے ظاہر ہے اس پر مصدق

۳۔ ہم ربہم راہ سے ہم راہ ہے۔

۴۔ (نبات اہل حضرت ص 292 - جلد 3 وہاں شریف)

31) دیوان محمدی میں توہین

۱۔ تہذیب ہے رب کریم کا

۲۔ نقشہ کچھ ہوا ہے یہ عرش مجید کا

۳۔ قاضی کریم میں مذکرہ کر چدیا

۴۔ یہاں رخسار خدا

۵۔ اس میں آیت و کلام و روایت

۶۔ محمد مصطفیٰ یعنی خدا مصلحت کی گلیوں میں

۷۔ (ص 191)

۸۔ نبی، پیکار ہے خدا مصلحت کی گلیوں میں

۹۔ خدا مصطفیٰ یعنی خدا مصلحت کی گلیوں میں

۱۰۔ (ص 191)

47 حضور ﷺ کے کمال کے بعد زوال شروع

ابوہریرہؓ کے آگے مدینہ رحمت مجسم نے کسیت میں سے کھنڈ تھاں فرمائی اس کبر شے میں بدکمال زواں ہوتا ہے۔ (درائق غم، ص 125، محمد احمد قادری)

48 نبی ﷺ کی شان میں گستاخی

رب کی مرضی یہ تھی کہ سور کا گوشت میں حرام کروں، دودھ کے باقی اڑا، میرے حبیبؐ (روایں)۔ جیسے اس سے صرف سارو کر ام کیا، ورنہ قی کر، کئے حبیبؐ نے حرم ہم۔

(نور العرفان، ص 32، احمد یار محمد جانی)

فلک میں یہ قدرت کہاں واجب میں عہدیت کہاں
جہراں ہوں یہ بھی ہے خطایہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائق بخشش، ج 1، ص 49، حمد رضا)

49 نبی ﷺ کے لیے کتوں کی مثال

خیال رہے عید و عہدہ میں بڑا فرق ہے۔ عید تو رحمت الہی کا منظر ہے اور عہدہ جس میں عہدیت سے شان اور ہیبت ظاہر ہو۔ حضورؐ کے لیے یہ کلب سنی کتا، بیل ہے۔ (نور العرفان، ص 432، احمد یار محمد جانی)

50 شیطان اور حضور ﷺ کی آواز

شیطان بیتی، اور حضورؐ کے مشابہ کر سکتا ہے۔ (مواظف فیئید، حصہ 1، ص 143)

51 حضور ﷺ نے ازواج مطہرات کی رضا کے لیے اللہ کے حلال کئے

ہوئے کو حرام کیا۔

اے حبیبؐ حرام فرما، تا چہ کی بے خبری سے نہیں بلکہ ان ازواج کی رضا کے لیے ہے۔

(چواہق احمدی، ص 138)

46 حضور ﷺ کی حقیقت کھلے تو سب مرتد ہو جائیں۔

ہاں، ہاں، حقیقت کھل جائے تو سب مرتد ہو جائیں گے۔

(مقام، ص 150، محمد منظور احمد فیضی)

51 حضور ﷺ کے مقابلے میں شیخ عبدالقادر جیلانی کی فضیلتیں

اس کی کھنکھوں کا تر، وہ ترقیں اور تونگیں غوث عظیم
ان کے مضطرب چاند ہے تو، بیل صلا ہے تیرے چاروں غوث عظیم

(ترن بخشش، ص 45، ہاشم مرشد، تہ افق قادری)

54 حضرت غوثؒ ہی سب کچھ دیتے ہیں۔ نبی بھی غوث کے در کے سوا ہی:

گوئی ساک ہے یا دھل ہے یا غوث
وہ کچھ بھی چاہتیرا ساک ہے یا غوث

(حدائق بخشش، ج 2، ص 7، حمد رضا)

56 شیطان اور رسول ہم مرتبہ:

درد و شب و شفقان پیک رنگ۔ ایس و دھڑست ہم رنگ

(یعنی ہمیں و دھڑست ہم رنگ و ہم وزن ہیں) (تذکرہ غوثیہ، ص 255)

56 بریلویؒ نے ہمیں شیخ عبدالقادر جناب رسول ﷺ کے بیٹے ہیں۔

وہ کا سم ہو کہ تو ان اہل القاسم ہے کیوں نہ قادر ہو کہ تیرا ہے ہاں تیرا

(حدائق بخشش، ج 1، ص 4، حمد رضا)

یہ منور نہ کسی قبل ہے یا غوث

(حدائق بخشش، ج 2، ص 13، حمد رضا)

57 جناب رسول اللہ ﷺ پر تہمت:

حضور علیہ السلام نے اپنی پاک بیویوں اور بی بیوں کے لیے یہ جزا قرار

۱) کدو سیست یخس و جنابت میں مسجد میں بیٹھیں۔ (مقام رسول۔ جلد 2۔ ص 144)
58) محمد ﷺ اور اللہ ایک ہیں:

خدا کی پاک صورت کو محمد پر کہتے ہیں محمد ہے کہ وہ خدا یا محمد کہتے ہیں

۱) ابن محمد۔ ص 1131
 ائمہ اربعہ میں فرق نہیں اس لئے

۲) ابن محمد۔ ص 152
 محمد نے محمد و خدا میں ہے۔
 پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے دھڑا نہیں

۳) ابن محمد۔ ص 118
59) شیخ عبدالقادر جیلانی کی شکل نبی سے ملتی:

نقشہ شاہدینہ صاف تا ہے سر
 جب تصور میں جاتے ہیں سر پہ غوثہ
 (ملفوظات احمد رضا۔ ج 3۔ ص 45۔ احمد رضا)

60) نبی کا متقی یا معصوم ہونا ضروری نہیں:
 آدم علیہ السلام پیدا کئے سے پہلے متقی نہ بنے تھے۔

۱) تسمیر و عرفان۔ ص 343۔ احمد یار محمدی
 ۲) حضرت یعقوب کے سارے قرآن نہ پڑھتے تھے۔ ۱۱۔ نبی کا نبوت سے پہلے معصوم ہونا ضروری نہیں۔

(تور احمد عرفان۔ ص 164۔ احمد یار محمدی)
61) میر کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے بہتر:

حضرت مکی میری کے ایک مرید درویش ڈوب رہے تھے حضرت فخر علیہ السلام حاضر ہوئے۔ ۱۱
 فرمایا کہ یہ ہاتھ مجھ دے کہ تجھے باہر نکال لوں۔ ان مرید نے عرض کی یہ ہاتھ حضرت مسیح مبینی

سے ہاتھ دے چکا ہوں۔ اب دوسرے کو نہ دوں گا۔ حضرت فخر علیہ السلام غائب ہو گئے اور
 حضرت مکی میری حاضر ہوئے اور ان کو نکال لیا۔ (ملفوظات احمد رضا ج 2 ص 51۔ احمد رضا)

62) پیر جماعت علی حضرت یوسف علیہ السلام سے افضل:

خادم ہیں تیرے سارے جتنے حسین جہاں کے
 یوسف سے تجھے پہ قربان شیریں مقال والے

(انوار مل پور۔ ص 10)

63) حضور ﷺ کا دہن مبارک رانگل کی طرح تھا:

۱) میں سنو کہی۔ دہن شریف کی طرف اشارہ ہے یعنی اس میرے محبوب دعا کا رہی جانی
 ۲) دہن شریف کا توں راضی سے پوری کرتا ہے۔

(انوار حرکان۔ ص 855۔ احمد یار محمدی)

64) امام الانبیاء علیہ السلام کو سانپ سے تشبیہ: (العیاذ باللہ)

۱) سانپ کو سانپ کی شکل میں ہو کر سب کچھ نگل گیا تھا۔ ایسے ہی ہمارے حضور نبوی
 ۲) ہیں کھانا پینا نکاح اس کی بشریت کے احکام تھے۔

(مرقاۃ منہاج۔ ص 24۔ احمد یار محمدی)

65) درود کی نیت:

نیت سے اور شریف نہ پڑھو کہ مجھے رسول خدا کی زیارت نصیب ہو۔

(تعلیق کریمہ۔ ص 17۔ احمد رضا)

66) حضور ﷺ کا نکاح عورت کی مرضی کے بغیر:

۱) کو یہ اختیار تھا کہ با مہر، باولی و بغیر گوہ و بغیر عورت کی رضا کے نکاح کر لیتا۔

(مقام رسوب۔ ج 2۔ ص 743۔ منظوم احمد فیضی)

67) انبیاء اکرام کی قبور مطہرہ:

۱) قبر مری قبور مطہرہ میں ازواج مطہرہ و پیش کی جاتی ہیں اور ان کے ساتھ شب بیاشی
 ۲) کرتے ہیں۔ (ملفوظات۔ ص 27۔ حصہ 3۔ احمد رضا)

(74) پیغمبر شیطان کی زد میں (معاذ اللہ):

احمد یحیرتی جیسے ہیں

کون شخص کی جگہ شیطان سے دوسرے مظلوم نہیں۔ ۲۰ مہم قبول ہوا ہے
۔۔۔ یہ بھی معلوم ہو کہ یہ راہبیاہ کرام کو بھی ہو سکتا ہے۔

(تفسیر، عربی، ص 41)

(75) احمد رضا خاں کا عقیدہ حیات مج:

احمد رضا خاں لکھتے ہیں

حیات اوتیرنا بھی، سوس لہ علی سبب الکریم و عبد
صوب اللہ سید اللہ کی شہادت پچھرتے ہیں جو یہ فرقی اس
جو مسئلہ میں یک نواہ کا خدائی مسئلہ ہے۔ جس کا قریب کا مظلوم
در نہ رسد بھی نہیں۔

(اغزو مدد ملی، ص 23، مضبوط ۵۰)

(76) نئی مومن نہیں

حمد یار لکھتے ہیں

مومنین کے لفظ میں نئی داخل نہیں ہوتے۔

(نور العرفان، ص 77)

10. بریلوی حضرات کی صحابہ و امہات المومنین کی

شان میں بے اعتدالیاں

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی توہین:

تک و چست ان کا لیس اور وہ جوین کا ابھر
مکلی چاتی ہے توہر سے کمر تک سے کر
یہ پکٹا پڑتا ہے جوین مرے دل کی صورت
انگہ ہوئے جاتے ہیں چاند سے اہل عینہ اور

(حدائق بخشش، حصہ 3، ص 37-احمد رضا)

(2) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی توہین:

۱۰۱ مومنین صدیقہ کو غدا شہن جلال میں ارشاد کرتی ہیں جس دوسرا کہے تو گمراہی
(ملفوظات، حصہ 3، ص 234-احمد رضا)

(۱) عزت ام مومنین محبوبہ سید المرسلین کا روضہ القدس سیدنا الفوتیہ عظیم کو دودھ پلانا۔
میں مدائش حضور سے واقعہ خوب بیان کرتے ہیں۔ اور گریہ واری کی میں دانا چتا ہوتا
، شہر عظیم امن و رشاد چا ز اور اس میں کوئی استیوار نہ رہتا راستہ بھی نہیں۔

(عراق شریعت، ص 85-احمد رضا)

(3) صحابی رسول حضرت عبدالرحمن قاری رضی اللہ عنہ کی توہین:

(۱) عبدالرحمن قاری شیطان تھا۔ (ملفوظات احمد رضا، ج 2، ص 52)

(۲) اس محمد مجیر (حضرت ابو قتادہ) نے خود شیطان (عبدالرحمن قاری) کو دے دیا۔

(ملفوظات، حصہ دوم، ص 46)

یوہرہ فتح خیر میں مسلمان ہوا تھا ایسے قطعاً حشر۔۔۔

(نغم الرحمن۔ ص ۱۷۔ مولوی غلام محمد، بیلا نوری مطبعہ)

۱۰ "حضرت" کا غلط ہے

۱۱ "رضی اللہ عنہ" لکھا ہے

۱۲ "احقر جامع" کے لفظ سے ذکر کیا ہے۔

(۹) حضرت عبداللہ ابن ام کلثوم رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی

بریلویاں کہ سختی چہ یاد لکھتے ہیں

"عشوق" اب سے۔۔۔ حشر ہوتے ہیں۔۔۔ یہ قصہ مصوفی۔۔۔
میں اس لئے نہیں لایا فرمایا یعنی جو آپ کے عشق میں تواب سے تاپتا ہے۔۔۔

(اور احقر خان۔ ص ۹۳۴)

اور کیجیے وہ دیکھیے کہ

ایک ممتاز صحابی کس بددعا سے؟۔۔۔ سے نڈھا ہوا چہ رہا ہے۔ یہ وہ بددعا
تھے جو ختم ہوئی کیونکہ بعض صحت سے تزکیہ کی گئی تھی۔۔۔

۱۱. بریلوی حضرات کی اولیاء اللہ کی شان میں بے

اعتماد لیاں

(۱) "نہ فی اللہ" مصداقی ہو گئے اور تم سمجھا، اس سے منہ عقیدہ پر فتویٰ کفر صادر کئے۔

(مقیاس حقیقت۔ ص ۵۶۳۔ محمد عمر انجمنی)

(۲) بریلوی امام بخاری کے گستاخی

۱۱۱۱ بریلوی نے تو سمجھا۔ کہ مرسل علیہ السلام کی سخت توہین کی۔

(۱۱۱۱ شریعت۔ ج ۱ ص ۵۰۲۔ محمد مسلم)

(۳) دیکھئے کہ بخاری کی متعدد جگہوں میں رسول مقبول ﷺ کی شان میں رسول اللہ نہ کہ
۱۱۔ اس لئے لفظ رحل کا جو کہ عوام اس کے حق میں بولا جاتا ہے کس کشتہ دہ پیشانی سے
۱۱۔ حضرت استغفر اللہ کیا ہے کہ جو یہ صاحب سخت افسوس کے قابل ہے۔

(۱۱۱۱ شریعت۔ ص ۵۰۳۔ ج ۱، محمد اسم)

(۴) امام بخاری میں احسان کے بارے میں شدید تعصب تھا۔ (توقیۃ الاقارب۔ ص ۱۰)

(۵) بخاری نے اس میں ایک ذاتی قسم کی بدعت نام صاحب کے ساتھ اور ان کے قہقین
۱۱۔ ساتھ ہو گئی (نو شریعت۔ ج ۱ ص ۵۰۲)

(۳) شیخ عبدالقادر جیلانی کی توہین:

"مدرسہ شیخ جیلانی کے بارے میں لکھا ہے

(۱) مدرسہ سب جوتے ہیں بال کر چپ رہتے ہیں

۱۱۔ انہیں ایک نواج رہے گا تیرا (حدائق بخشش۔ ج ۱ ص ۶)

(۲) فیوض عالم الہی سے تھہر

جہاں وحشی و مستقیم ہے باغوث (حدائق بخشش۔ ج ۲ ص ۱۰، محمد ص)

(۳) جیری چاگیر میں ہے شرق تا غرب

قصر میں ارم حاصل سے یا غوث (حدائق بخشش ج ۲ ص ۱۰۷ احمد رضا)

(۴) کہا تو کہ جو گھوٹے گا

رضائے تجھ سے تیرا کل ہے یا غوث (حدائق بخشش ج ۲ ص ۱۰۸ احمد رضا)

(۵) ابن تیمیہ کی توہین:

ابن تیمیہ کی تیسری کتاب میں (الحسن ابیہن ص ۱۴۸ حصہ ۱)

(۶) ابن کثیر و حاکمیل کا امام

(ابن کثیر و ابن تیمیہ کا حق و تقدوس شہر دار و حاکمیل و ابن کثیر کا مہم و مصروفیت)

(۷) ابن تیمیہ کا حق و تقدوس شہر دار و حاکمیل و ابن کثیر کا مہم و مصروفیت

(۸) ابن تیمیہ کا حق و تقدوس شہر دار و حاکمیل و ابن کثیر کا مہم و مصروفیت

(۹) ابن تیمیہ کا حق و تقدوس شہر دار و حاکمیل و ابن کثیر کا مہم و مصروفیت

(۱۰) ابن تیمیہ کا حق و تقدوس شہر دار و حاکمیل و ابن کثیر کا مہم و مصروفیت

(۱۱) ابن تیمیہ کا حق و تقدوس شہر دار و حاکمیل و ابن کثیر کا مہم و مصروفیت

(۱۲) ابن تیمیہ کا حق و تقدوس شہر دار و حاکمیل و ابن کثیر کا مہم و مصروفیت

(۱۳) ابن تیمیہ کا حق و تقدوس شہر دار و حاکمیل و ابن کثیر کا مہم و مصروفیت

(۱۴) ابن تیمیہ کا حق و تقدوس شہر دار و حاکمیل و ابن کثیر کا مہم و مصروفیت

(۱۵) ابن تیمیہ کا حق و تقدوس شہر دار و حاکمیل و ابن کثیر کا مہم و مصروفیت

(۱۶) ابن تیمیہ کا حق و تقدوس شہر دار و حاکمیل و ابن کثیر کا مہم و مصروفیت

(۱۷) ابن تیمیہ کا حق و تقدوس شہر دار و حاکمیل و ابن کثیر کا مہم و مصروفیت

(۱۸) ابن تیمیہ کا حق و تقدوس شہر دار و حاکمیل و ابن کثیر کا مہم و مصروفیت

(۱۹) ابن تیمیہ کا حق و تقدوس شہر دار و حاکمیل و ابن کثیر کا مہم و مصروفیت

(۲۰) ابن تیمیہ کا حق و تقدوس شہر دار و حاکمیل و ابن کثیر کا مہم و مصروفیت

12. بریلوی عقائد

(۱) الیاس قادری اور رمضان کی توہین

ابن تیمیہ نے کہا: "ابن تیمیہ کی تمام حکومت کے حاکم سے راوی یہ تا"

ابن تیمیہ کی تاریخ دلائل کی نگار کے طور پر حسن منایا جاتا ہے

(نقدیہ اساتذہ الیاس قادری ص ۱۲۰۶)

(۲) بندہ کا محفل میلاد میں قیام

ابن تیمیہ نے کہا: "ابن تیمیہ کی تمام حکومت کے حاکم سے راوی یہ تا"

ابن تیمیہ کی تاریخ دلائل کی نگار کے طور پر حسن منایا جاتا ہے

(نقدیہ اساتذہ الیاس قادری ص ۱۲۰۶)

(۳) درود ابراہیمی اور بریلوی حضرات

ابن تیمیہ نے کہا: "ابن تیمیہ کی تمام حکومت کے حاکم سے راوی یہ تا"

ابن تیمیہ کی تاریخ دلائل کی نگار کے طور پر حسن منایا جاتا ہے

(نقدیہ اساتذہ الیاس قادری ص ۱۲۰۶)

(۴) بریلوی امت کے ساقی کوڑا احمد رضا میں:

ابن تیمیہ نے کہا: "ابن تیمیہ کی تمام حکومت کے حاکم سے راوی یہ تا"

ابن تیمیہ کی تاریخ دلائل کی نگار کے طور پر حسن منایا جاتا ہے

(نقدیہ اساتذہ الیاس قادری ص ۱۲۰۶)

(۵) شیطان تو حید پرست ہے:

ابن تیمیہ نے کہا: "ابن تیمیہ کی تمام حکومت کے حاکم سے راوی یہ تا"

ابن تیمیہ کی تاریخ دلائل کی نگار کے طور پر حسن منایا جاتا ہے

ہے ایسا مومن جو خدا کے حکم سے بھی آدم علیہ السلام کو کفر نہ کیا۔

(نور العرفان۔ ص 411۔ احمد)

6) مریطوی امت کا سلام

ہم بحق احمد رضا سوہروردی علیہ السلام
ساتھ شہر میں چھوٹی چھٹی ہندو
میں سر پر فلکوں کے سیر میں قائم
جنت میں مصطفیٰ احمد رضا سوہروردی علیہ السلام
(مداح اعلیٰ حضرت۔ ص ۱۰۰)

7) بیت اللہ حجرہ کرتا ہے۔

تیری مدد تھی۔ بیت اللہ حجرہ کو تھکا
(مداح بخشش۔ ص 20۔ حصہ 1)

8) ول کا طواف کعبے کی طواف سے افضل ہے۔

ایک درویش نے کہا کہ یہ کہہ جاؤ کہ تم صرف کعبے کا طواف ہی کر لو گے۔ تم میرا طواف کر
اور یہ یاد رکھو میرا طواف کعبے سے طواف سے افضل ہے۔

(مقامات اولیاء۔ ص 157)

9) کوٹ مٹھن بیت اللہ ہے۔

چچو وانگہ بندہ چم سے کوٹ مٹھن بیت اللہ

(حج فقیر برآستانہ حیدر۔ ص 45۔ نور محمد)

10) قبروں کا طواف جائز ہے۔

اور طواف قبور اور اولیاء کا جواز بھی صوفی کرام نے لکھا ہے۔

(حج فقیر برآستانہ حیدر۔ ص 5)

11) مندروں میں خدا کی عبادت اور بیت اللہ میں بت پرستی:

جانے بت میں بھی خدا کو حمد کرتے ہیں اور کعبہ میں بت پرستی کرتے ہیں
ان کی عقل کی پرستش کرتے ہیں۔

(مقامات احساس۔ ص 558۔ خوبہ خاندان فرید کوٹ مٹھن)

12) میلاد شریف کے مطلق مریطوی عقیدہ۔

مہمان۔ احمد رضا کتاب دار اعلیٰ مدنی۔ ص 176)

ساتھ اسید۔ (جہانگیری مٹھن احمد یار مٹھن۔ ص 239)

مقت۔ (خزانة العرفان۔ ص 30۔ نعم الدین مراد آبادی)

بدعت حسنہ۔ (عبدالقیوم ہزاروی۔ عقائد و مسائل۔ ص 75)

واجب۔ (کتاب ۱۰۰ مسائل صوفی عبدالسمیع)

وجوب واجب۔ (اورشد سعید گانگی کتاب میلاد اعلیٰ۔ ص 3)

مستحب۔ (نور العرفان ص 33۔ سورہ بقرہ آیت 143۔ حاشیہ)

4۔ احمد دار مٹھن

خرم نہا کر مٹھن۔ (مدحہ رنگبویہ۔ ج 2۔ ص 112 111)

13) حج اور سیر کی پیروی

۱۔ احمد علی بن ابی یوسف یاں تھیں سیدی عبدالعزیز دہانغ سے فرمایا کہ رات کو تھنے ایک
دن نے چمٹے ہوئے دوسری سے ہمستر کی پیروی چاہیے عرض کیا حضور وہ اس وقت
دلی میں۔ فرمایا سوئی تھی، سوئے میں چن دن دلی میں عرض کیا حضور کو کیسے علم ہوا۔ فرمایا
وہ ہی تھی، توئی اور چمٹ بھی تھا عرض کیا ہاں ایک جنگ حق تھا فرمایا اس پر میں تھا۔ تو کسی
بے شک میرے چچا نہیں برآن ساتھ ہے۔

(ملفوظات)

۲۔ حضرت۔ (ج 2۔ ص 56۔ احمد رضا)

(26) فرشتے عورتوں سے صحبت کرتے ہیں۔

فرشتے نکل سانی میں نہ رحت پیچہ بلکہ صحبت ہی کرتے تھے

(حدیث صحیح - ص 24 - احمد یا بخاری)

(27) رطوبوں کا مال ہضم۔

نہ صرف دلی مدنی صرف ہر پرانے میں ایک شریک پڑھنا مرا کسی دم مدنی
مکالی بنی تہی پڑھنا ریا پر سے پائیں

نہ اس دل کی شہین پڑھنا تھکا کر سے کس کے دل میں دھنسن

دب دلی کا تھکا کرنا ہے ہیں تو یہی کرتے ہیں اس کی سیہ شہادت کی حالت
تیس آئندہ سے کہیں کہ قریب سے یہ دھنسن ہے وروقتیں سپر مہل سے
سے تو کا قوس تیسوں ہوگا۔

(حکام شریعت - ج 2 ص 144-145 - احمد ص)

(28) اذان سے قبل صلوٰۃ اسلام پسیر کی بغض کا پتہ دیتا ہے۔

نقل 1 صلوٰۃ اسلام پڑھنے سے دلت بھی ہے وہ سے کہ ۱۱ ہیکر اور خنی مسہر
نہ سے لے پیر سیلو نو تو خرن وغیرہ کہتے ہیں تو ہمارے مل سنت (بریلوی) سے
انگریزی الفاظ کو کٹا سرور شریک کا یہ تاکہ پیر کی غرض کا پتہ چلے

(صلوٰۃ اسلام عند اذان 5 ص 15) (حدیث صحیح - ص 250)

(29) کتے کی پاکیا:

غرض کتے کا روں تو نہ پاک نہیں

رشد صحیح سے کہ کتے کا صرف جب محس سے۔ (مشکوٰۃ ج 3 ص 61 - احمد ص)

(30) بریلوی مذہب اور اولیاء

(ا) یہ کہ ہند سے ہوا تھکی ورا نہیں پکارا اور ان کے ساتھ تو کل کرنا شرعی حکم اور چند یہ عمل

(ابن اعلی ص 29 - احمد ص)

اس نے (احمد رضا نے) جب بھی مدد طلب کی یا غوث، ابی کیا ایک مرتبہ میں نے ایک
نہولی سے ہوا تھکی چلی مگر میری زبان سے ان کا نام نہ نکال سکے زبان سے یا غوث کی

(مشکوٰۃ ج 3 ص 307 - احمد ص)

(۱) پانچویں اذیت وقت میں اس ہزار شہروں میں اس ہزار چھ کی حکومت قوس کر تھیں۔

(خالص - عقائد ص 40 - احمد رضا)

(۲) اعلیٰ حضرت شیخ عبد القادر بن ابی کے حوالہ سے قوس نقل کرتے ہو لکھتے ہیں کہ شیخ

نہار لڑتے ہیں ان کے طلبہ میں ہیں ہاں تک کہ محمد پر مانتا ہے۔ یہ اس سے

نہ مجھ پر سو کرتا ہے اور مجھے خردینا ہے کہ کو کچھ میں اس میں ہوتا ہے۔ یا

نہ آتا ہے مجھ پر مدد کرتا ہے اور مجھے خردینا ہے جو کچھ بھی اس میں ہوتا ہے۔

اس مجھے مدد کرتا ہے اور مجھے خردینا ہے جو کچھ میں ہوتا ہے، مجھ پر تھکی وادی

نہ چاتی سے پیر کی کچھ دھنسن پڑھی ہے۔

(خالص - عقائد ص 49 - احمد رضا)

(۵) ۲۰۰۰ عہد - ۳۴ میں جس پانچ کتب کی بات ہے کہ اس سے خصوصیت ہوا نہ

- خود عہد ہے بلکہ اس بات کو واپس لے چیں عہد کریں۔ چنانچہ حضور ﷺ کی مت

- قوس کتب میں باتوں کو جانتے ہیں۔ (خالص - عقائد ص 53-54 - احمد ص)

(۶) اسرار کے پاس وہاں عہد کی رو میں حاضر ہوتی ہیں۔

(حکام شریعت - ج 1 ص 71 - احمد رضا)

(۷) یہ کہ بعد احوال رندہ، ان کے تصرفات کو دلت ہندہ ان کا فیصلہ بدستور چار کی

دھنسن میں دھنسن، انہوں نے ہندوؤں کے ساتھ وہی بددعا کی ساز کی

(نہولی رضویہ - ج 6 ص 236 - احمد ص)

31 بریلوی مذہب میں قرآن کتوں پر بھی نازل ہوتا ہے۔

میرے ذیل میں مصنف مذکور (حضرت تھانوی) جو قرآن شریف کی پرستش و تہلیل یا صورت سے کسی لڑکے یا عورت کے لیے ویسے عام شہادت پر ہی ہے۔
سے آئے اور کتا کرنا بھیجے۔ (حقائق حقیقت۔ عمر انجمنی۔ ص 223)

32 گجرات شہر کو مدینہ بنانا:

چھوٹا لکھنؤ جسے جو جاپی بنادیں۔ مرچا ہیں تو گجرات شہر مدینہ بنادیں۔

(محرقات شریف۔ جلد 8۔ ص 538 حدیث)

33 بریلوی سب بھیڑیں ہیں:

۱) احمد رضا و سب کرتا ہے۔ تم مصلحت سے بچنا کیوں نہیں دیکھتے ہیں۔ تم بھولے ہو۔
چاہوں طرف ہیں۔ (اہل حضرت رضوی۔ زبوتوں ص 105)

34 بریلوی عارف کی پہچان:

۱) اگر کامل ہر کس حسن و حالت پر مصلحت ہوتا ہے جو بھی تک وہ اسے چاہت میں ہوتا ہے۔
کے کسی عورت کو جس کو نہیں پاتا شہرہ سے بنا دیا دیکھتا ہے۔

(مجموعہ احکامات۔ ص 106۔ غلام محمد، پیناؤن)

۲) عارف کی پہچان یہ ہے کہ وہ عورتوں کے گھر میں خصوصاً کوہر وقت۔ نظر پڑھتا ہے۔

(مجموعہ احکامات۔ ص 104۔ غلام محمد، پیناؤن)

35 بریلوی اولیاء:

اسی بازار عرش تا تحت افق دیکھتے ہیں۔ (حفظات ج 1۔ ص 174 احمد رضا)

36 اللہ سے اپنی سے استعانت طلب کریں:

پیشے اچھے حضور پاک سے استعانت کیجئے۔

(حدائق بخشش۔ ج 1۔ ص 107۔ احمد رضا)

37 میر جہت علی کا آستانہ خانہ کعبہ ہے۔

تم کہیں سے وہاں کہیں کہ خلیفہ بہت حرم

تیرا پاؤں وہاں سے گام کہ جہاد گام سے۔

(رسالہ جہت علی۔ مترقی 1924)

38 بریلوی گستاخی

۱) میں نے یہاں پند کو تھاپ کر کے کہا ہے۔ فقہاء خداوندیوں کی طرح رہنا۔

۲) میں نے یہاں سنا نہیں کہ کھنڈا ہوا ہے۔ ان کا اور سوری سے

۳) آتے تھے بھی ہو میں خدا کے مقابلے میں بیخود کسی پر۔

(انسان اسلام۔ ص 142۔ احمد رضا)

39 بریلوی حضرات کے پسندیدہ کھانے

لوہار سے (قادی رضوی۔ جلد 20۔ ص 312۔ احمد رضا)

چنگا و عدال ہے (قادی رضوی۔ جلد 20۔ ص 318۔ احمد رضا)

میں نہک عدال ہے (قادی رضوی۔ ص 296)

و عدال ہے (دستاویز شریعت۔ ص 402۔ مفتی محمد علم)

پیشہ۔ پانچاؤں کے کتہ پر عدالت۔

(قادی رضوی۔ ج 1۔ ص 690۔ پیدار علی)

40 دیوبندیوں کی کتابوں پر پیشاب

۱) دیوبندیوں کی کتابوں کا کوئی جو نہیں دیتا۔ وہ یہ کہنا کہ کسی عارف سے

۲) میں نے یہاں کھانے کے قابل بھی ہے۔ میں نے یہاں پیشاب کرنا پیشاب و کبر

۳) میں نے یہاں۔ (الجمہوریت سے پاک ص 96)

(41) بریلوی حضرات اور حج

(۱) ہمارے ملک میں جو بچے صوبہ عورت کے زمین میں جاتا ہوا ہے، یہ ہے۔

فصل دوم 104

۲۳۶ حصہ دوم (معاظ غیبیہ، ص ۲۳۶ حصہ دوم)

(44) بریلویوں کے درود

بہر فحش الکھربا جواب۔ اصل عربی عبارت کہتا ہوں ہے کہ یہ بھی جانتی ہے

میرزا یوسف محمد خاں پروردگار (شجرہ طہید سلسلہ عابدان پیر نصویہ ص 13)

منہائی و درجہ پروردہ - (معارف غنیہ - ص 32)

۲۶ فی ص ۳۰، شاہ کی پر ۹۹، ۱ خج و طریقت قادریہ، شاہ کی پر ص ۱۳،

مذہب یحییٰ ۱۱۰ (تحریر استقامت قادریہ رحمہ اللہ ص ۱۴)

(تجزیہ و تفسیر) (۱۴)

۱۲۰۰ مہینہ، بیڑی، روہ۔ (مجزہ طریقت قادریہ، صفحہ ۱۲۰۰)

شعر رسول الله ص ۱۱۰ (تجربہ طریقت قدیر ص ۱۲)

وہیں خود مر رہا (ظہر وقت ۱۲ بجے)

10 11

بدست مودیت سانی پیرا - (نرمه یقینت قادریه صدیه - 11)

١١٧ ت م ١١٨ (ج ١٠)

تاریخ و جغرافیہ

۱۱

44. 45.

(45) قرآنی توہین

دے دیں۔

$$\frac{1}{\sqrt{\pi}} \int_{-\infty}^{\infty} f(x) e^{-x^2} dx = \frac{1}{\sqrt{\pi}} \int_{-\infty}^{\infty} f(x) e^{-x^2} dx$$

یہ صاحب نے کہا تھا کہ میں نے اس کے ساتھ ہونے والی بات کو
نہایت ہی سے۔۔۔ یہی بات ہے کہ فرما رہا تھا کہ ہمدرد بریلوی
محبوب مراد کے ہونے میں۔۔۔ (تقریباً ۱۹۰۷ء)

۱۰ تقریباً۔۔۔ طوطے تو ہمدرد بریلوی کے قریب ہمدرد بریلوی سے ۱۹۰۷ء

46 بریلوی حضرات کی مزید سے محبتیں

1) عبد السمیع راچپوری لکھتے ہیں: یہ ناشی طبقہ ناشی ناخوش میں بھی مس طبقہ میں

۲) صاحب: یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔ (۱۰ ملاحظہ ص ۱۶۱) ہمدرد بریلوی صاحب: یہ ناشی

۳) یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔ (۱۰ ملاحظہ ص ۱۶۱) ہمدرد بریلوی صاحب: یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔

۴) یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔ (۱۰ ملاحظہ ص ۱۶۱) ہمدرد بریلوی صاحب: یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔

۵) یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔ (۱۰ ملاحظہ ص ۱۶۱) ہمدرد بریلوی صاحب: یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔

۶) یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔ (۱۰ ملاحظہ ص ۱۶۱) ہمدرد بریلوی صاحب: یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔

۷) یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔ (۱۰ ملاحظہ ص ۱۶۱) ہمدرد بریلوی صاحب: یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔

۸) یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔ (۱۰ ملاحظہ ص ۱۶۱) ہمدرد بریلوی صاحب: یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔

۹) یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔ (۱۰ ملاحظہ ص ۱۶۱) ہمدرد بریلوی صاحب: یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔

۱۰) یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔ (۱۰ ملاحظہ ص ۱۶۱) ہمدرد بریلوی صاحب: یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔

۱۱) یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔ (۱۰ ملاحظہ ص ۱۶۱) ہمدرد بریلوی صاحب: یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔

۱۲) یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔ (۱۰ ملاحظہ ص ۱۶۱) ہمدرد بریلوی صاحب: یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔

۱۳) یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔ (۱۰ ملاحظہ ص ۱۶۱) ہمدرد بریلوی صاحب: یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔

۱۴) یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔ (۱۰ ملاحظہ ص ۱۶۱) ہمدرد بریلوی صاحب: یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔

۱۵) یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔ (۱۰ ملاحظہ ص ۱۶۱) ہمدرد بریلوی صاحب: یہ ناشی ایک طبقہ میں تھا۔

11 بریلوی حضرات کی شیطان سے ہمدردیاں

1) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

2) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

3) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

4) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

5) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

6) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

7) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

8) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

9) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

10) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

11) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

12) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

13) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

14) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

15) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

16) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

17) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

18) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

19) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

20) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

21) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

22) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

23) شیطان ہمدرد بریلوی سے۔۔۔ (ملاحظہ ص ۱۱۵)

47 احمد رضا خان مددگار

اہم بریلوی حضرات جناب احمد رضا خان بریلوی بھی اس خدمت الہیہ میں اپنے شریک ہیں یہ

تہنیتی ہمدرد سے درمیان میں ہمدرد ہیں۔ (انوار رضا ص ۲۴۶)

14. بریلویت اور تقدیس حرمین

یہ بھی یاد رہے کہ، اگر کریک ٹینس اور وہاں ایشیائی وفد سے ملنے سے پہلے اس سے دوپہر ۲ بجے تک تمام تصدیقات کی گئی ہیں پہلے اس کے کریک ٹینس اور کریک ٹینس کے وفد کے ہیٹ وکٹ کے خلاف اس پر پورے پورے وفد سے ملنے کے بعد ہی یہ نظر دیا گیا۔

عرب والوں سے نفرت و بغض کا نتیجہ

(۱) نبی کریم کا تیسرا سفر ہے۔ یہ شخص سب سے پہلے اور سب سے اعلیٰ، بعض محدثین نے
شکات میں اصل - ۱۰۵ - سے یہی بحث حاصل کی۔ (مشکوٰۃ ص ۵۵۲ - ۵۵۱)
(۲) یہ بنی مضر فات ہیں۔ عربوں نے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ جو یہ یہ وہاں سے
جاتا ہے۔ ۱۰۵ - سے اسے اس طرح پھیل دے جیسا کہ اس کتاب
- ۱۰۵ - میں مسطور ہے، چنانچہ یہ ہے۔ (کنز العمال)

(۳) سید صاحب نے فرمایا میں مدینہ منورہ کو چار مرتبہ قرار دیتا ہوں جس پر کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار بار قرآن پڑھا۔

(۴) اس اہل سنت کے فرہاد کے کوٹوں میں عین منورہ۔ رنے داع ہے تھم۔

(۵) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غرب والوں کے ساتھ غصہ کرے گا وہ میرے ساتھ نہیں ہے۔
(ترمذی)

زیدی صرت عارپ ے اپنی مٹی خشتی کا احسا اپنی تاویں و رقتیں میں مرتے ہیں
ممسرے ہو گا یا نہ ہو پیتے کے میل گارے میں مصطفیٰ رضا خاں کو کہ احمد سے

خواب کا جن سے سہاگوئی تو بڑی اچھے وردہ مرشد قادری کی کتاب ہادی چہرے پیرائے
امیر و مرسلہ کریں۔

ارض مقدس مدینہ منورہ میں کون لوگ رہ سکتے ہیں؟

۱۔ یہ بڑے فرہاد قیامت قائم نہیں ہوں تاوقت کہ مدینہ اپنے میں سے شرم ۶۶۶ء ۱۱۹۹ھ
 ۲۔ گھبراہٹ میں ۱۱۹۹ھ کو گزرتی ہے۔ (مستند)

۱۰۔ مہدی علیہ السلام کی طرح ہے بچے میں سے بڑے لوگوں کو درگزر دینا۔

۱۰۔ یہ سائنس کا وہ حصہ ہے جو ان لوگوں کو اس طرح دہور کر دیتا ہے جیسے کہ بھٹی کو ہے۔
 ۱۱۔ یہ سائنس کا وہ حصہ ہے جو ان لوگوں کو اس طرح دہور کر دیتا ہے جیسے کہ بھٹی کو ہے۔

پہلے قیام ہے، یہاں پر یہ طیبہ ہے اور یہ ہمارے ۳ میوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسا
— ہمارے ۳ میوں میں ۱۹۳۴ء رہتی ہے۔ (صحیح مسلم)

(۱۵) یہ سب لکھنے والے مرید تھے۔ اسی بستی میں رہنے کا حکم دیا گیا جو ساری بستیوں کو لکھنے والے مرید

بیرہ بکٹی ہوئے کے میل کو رو روٹی ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

پہلے کی اور نئے فرشتوں اور تمام جو گن گنہگاروں کی فرس قیوں کی جے گا
(نور)

۱۰) اشیائی سبب بڑے سے بڑے میں حدیث منورہ کی ہر حرف ایسا کھینچ کر تاجہ حبیبہ کے منہ پہ اپنے

(A) رشتہ انبیاء کی تالیف سے مراد منور القہر اسلام دارالایمان رضی اللہ عنہ ہے۔
(مجموع الفتاویٰ ج 1 - ص 201)

(۹) حوالہ انداز میں لکھنے فرمادہ یہ اسن ہے۔ (طبرانی)

☆ ابوالکلام آزاد

ظاہر ہے کہ مرتبہ ابوالکلام آزاد کے تصانیف میں وہ ساری ساری حدیثیں اور محدثین کا نام و شمار میں شریک ہوئے۔ ان کو سب سے قریب میں آئے ہیں۔ (مجموعہ ابوالکلام، ص 25) (مجموعہ ابوالکلام، ص 25)

☆ مولانا حسن نظامی

حسن نظامی سے بڑھ کر کسی اور محدث سے (مجموعہ ابوالکلام، ص 150)

☆ علماء عرب:

اس وقت معلوم ہوا کہ جو ہندی و قدوسی ایک ہی طرح تصانیف لکھتے ہیں۔ خود ہندی و قدوسی ایک دوسرے کے گئے ہوئے ہیں۔

اسلامی حدیثیں 113۔ قدوسی فریقہ، ص 115۔ عرفان شریعت، ص 124۔ احمد رضا

☆ ابن سعد

ابن سعد کا نام نہ ہوتا ہے۔ ابوالکلام کا نام ہے۔ (مجموعہ ابوالکلام، ص 259-258)

ابن سعد کا نام نہ ہوتا ہے۔ ابوالکلام کا نام ہے۔ (مجموعہ ابوالکلام، ص 259-258)

ابن سعد کا نام نہ ہوتا ہے۔ ابوالکلام کا نام ہے۔ (مجموعہ ابوالکلام، ص 259-258)

ابن سعد کا نام نہ ہوتا ہے۔ ابوالکلام کا نام ہے۔ (مجموعہ ابوالکلام، ص 259-258)

☆ دیوبندی:

دیوبندیوں سے مصنف کہنا جائز و گناہ ہے۔ ان کے اسلام کا حجاب و پناہ حرام ہے۔

(فتاویٰ افریقہ، ص 170۔ احمد رضا)

دیوبندیوں سے مصنف کہنا جائز و گناہ ہے۔ ان کے اسلام کا حجاب و پناہ حرام ہے۔

(فتاویٰ افریقہ، ص 170۔ احمد رضا)

☆ دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کا اپنے اکابرین سے انکار یا کفر کا فتویٰ

16. مسئلہ علم غیب کی حقیقت

اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کا نئی مسئلہ علم کے بارے

میں عقیدہ

علم غیب کا مفہوم یہ کہ کائنات کا ایک ذرہ بھی اس علم کا حصہ نہ ہو یہ صرف اللہ
تعالیٰ کی صفت ہے انہیں کوئی فرد کسی حیثیت سے اس کا شریک نہیں۔ خدا تعالیٰ کی صفت
قدرت مآبہ ۱۰۱ ص ۱۰۱ کے ہر کی مقدس بنی ورنہ مقرر شدہ وعظمت کے بعد تمام انہیں
آخرین سے علوم کھنڈت علی قیام اس علم کا یہ قدر وہیں خدا تعالیٰ کی صفت است
تہ ۱۰۱ ص ۱۰۱ کے ہر کی مقدس بنی ورنہ مقرر شدہ وعظمت کے بعد تمام انہیں
علوم میں سے ہر ایک علم اس علم کے مقابلے میں نہایت کمزور ہے۔ اس کی ایک وجہ
کے حوالہ سے یہ کہ وہ تمام علوم جو آپ ﷺ کی قدرت کے مقابلے میں نہایت کمزور
ہے۔ یہ علم خدا تعالیٰ کے ہر کی مقدس بنی ورنہ مقرر شدہ وعظمت کے بعد تمام انہیں
میں کسی وجہ سے اس علم کے مقابلے میں نہایت کمزور ہے۔ اس کی ایک وجہ
وہی صفت نہیں ہے جس کی حیثیت آپ ﷺ کی قدرت کے مقابلے میں نہایت کمزور
ہے۔ اس علم کے مقابلے میں ہر ایک علم کا حصہ نہ ہو یہ صرف اللہ تعالیٰ کی صفت
ہے۔ اس علم کے مقابلے میں ہر ایک علم کا حصہ نہ ہو یہ صرف اللہ تعالیٰ کی صفت
ہے۔ اس علم کے مقابلے میں ہر ایک علم کا حصہ نہ ہو یہ صرف اللہ تعالیٰ کی صفت

عقیدہ علم غیب قرآن میں

۱۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ اس علم کے بارے میں ہے علم غیب میں جو لوگ

(سورۃ انہاس آیت 65)

۱۔ وہ کہ میں تم سے نہیں پوچھتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی کون سی بات ہے کہ میں
اس میں سے (سورۃ احقام آیت 50)

۲۔ وہ کہ میں تم سے نہیں پوچھتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی کون سی بات ہے کہ میں
اس میں سے (سورۃ احقام آیت 50)

۳۔ وہ کہ میں تم سے نہیں پوچھتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی کون سی بات ہے کہ میں
اس میں سے (سورۃ احقام آیت 50)

۴۔ وہ کہ میں تم سے نہیں پوچھتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی کون سی بات ہے کہ میں
اس میں سے (سورۃ احقام آیت 50)

۵۔ وہ کہ میں تم سے نہیں پوچھتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی کون سی بات ہے کہ میں
اس میں سے (سورۃ احقام آیت 50)

۶۔ وہ کہ میں تم سے نہیں پوچھتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی کون سی بات ہے کہ میں
اس میں سے (سورۃ احقام آیت 50)

۷۔ وہ کہ میں تم سے نہیں پوچھتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی کون سی بات ہے کہ میں
اس میں سے (سورۃ احقام آیت 50)

۸۔ وہ کہ میں تم سے نہیں پوچھتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی کون سی بات ہے کہ میں
اس میں سے (سورۃ احقام آیت 50)

۹۔ وہ کہ میں تم سے نہیں پوچھتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی کون سی بات ہے کہ میں
اس میں سے (سورۃ احقام آیت 50)

۱۰۔ وہ کہ میں تم سے نہیں پوچھتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی کون سی بات ہے کہ میں
اس میں سے (سورۃ احقام آیت 50)

۱۱۔ وہ کہ میں تم سے نہیں پوچھتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی کون سی بات ہے کہ میں
اس میں سے (سورۃ احقام آیت 50)

۱۲۔ وہ کہ میں تم سے نہیں پوچھتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی کون سی بات ہے کہ میں
اس میں سے (سورۃ احقام آیت 50)

12۔ لوگ تم سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں (کہ سائقی) کہو۔ اے خدا کی قسم۔ (پ 22 ص 63 اب 63)

13۔ یہ تم سے اہل طرح دریافت کرتے ہیں کہ گویا تم اس سے بخوبی واقف ہو۔ (سورہ اعراف۔ آیت 187)

14۔ کہہ دو کہ میں اپنے قاتل سے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں کرتا مگر جو خدا چاہے۔
میں غیب کی باتیں بنانا موتِ نہایت سے یہ منع کرتا ہوں اور مجھ کو ہر ایک تکلف سے منع کرتا ہے۔

15۔ وریس دے لئے (محمد مصطفیٰ) اپنے نفس کی خواہش سے پہلے اپنی قوم (دن) کے لئے

1- اردو سے لکھو۔ میں پاشیہ لکھی رہا۔ ماسٹرن اور ریٹرن۔

1- (نہ نہ) یہ آسمانوں اور زمینوں کا ہے۔ (الکہف: 26)

1۔ مدد پ (میلانہ، ومعاف بردباری) آپ (میلانہ) نے اس بات

۱۔ ہاں سے آپ یہ سنا تو ہم بھی نے اس بات سے متنبہ

وَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ دِينُكُمْ يَوْمَ تَأْتِي سُرَّةُ الْغُدُوِّ
(١٦٩-١٦٧)

۱۔ درہم اس صفت دھاتے میں ابراہیم کی کھاتے سماں اور میں سے اور اسے یہ
 ۲۔ میں اس صفت دھاتے میں ابراہیم کی کھاتے سماں اور میں سے اور اسے یہ (75)

۱۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہود (اور سب پر خدا کی نیرنگی کا یہاں پر

یہ توحید کو باور اس کے کہ میں لایا ہوں ایسا کسی چیز کی خبر کر آ پھو انکی خبر نہ
میں ملک سے ایسا بھی خبر لے کر آپ کے پاس آیا ہوں۔

(شماره 22، 2015ء)

میں نے اپنے دل سے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے اسے نہیں چاہا تھا۔

م (فہرست) میں بھیجے ہوئے قوم کوٹ کی طرف (پ 12 سورۃ مہود 69:70)

نہیں انہیں چھوڑ گئے۔ مرنے والے نے ان سے گناہ کرنا چاہا تو حضرت دوط بہت

۱۔ اگرچہ یہ سچ ہے۔ (مشتے) عوط سے پاس پہنچے تو وہ کہیں ہو گا کہ

(12- سورة حمود - آیت 77: 81)

یہ نکتہ یہ ہے کہ اس کے بچوں کے ہر نکتہ کی ایک مثال ہے کہ وہ

پیچ و بست (علیہ السلام) کو ہمارے ساتھ گل خوب کھائے اور کھینے اور ہم اسکے

جاء ان سے یہاں۔ اسماعیلہ اور قمر سے جو رہا، لے کر کھٹیا اسکا

(پ 12 سارے یوسفہ رو 2 - بیت 12 تا 13)

۱۔ حضرت علیؓ کا یہ قول تھا کہ میں نے اپنے لیے ایک عورت چاہی تھی مگر میں نے اسے نہیں لیا۔

(مشکوٰۃ ص 42 ج 2)

24۔ حضرت علیؓ کا یہ قول تھا کہ میں نے اپنے لیے ایک عورت چاہی تھی مگر میں نے اسے نہیں لیا۔
 ۲۰۔ (تفسیر) ۲۰۔
 یہ حدیث کا یہ قول تھا کہ میں نے اپنے لیے ایک عورت چاہی تھی مگر میں نے اسے نہیں لیا۔

۲۱۔ (تفسیر) ۲۱۔
 ۲۲۔ (تفسیر) ۲۲۔

25۔ حضرت علیؓ کا یہ قول تھا کہ میں نے اپنے لیے ایک عورت چاہی تھی مگر میں نے اسے نہیں لیا۔
 ۲۳۔ (تفسیر) ۲۳۔
 ۲۴۔ (تفسیر) ۲۴۔

۲۵۔ (تفسیر) ۲۵۔
 ۲۶۔ (تفسیر) ۲۶۔
 ۲۷۔ (تفسیر) ۲۷۔

26۔ (تفسیر) 26۔
 ۲۸۔ (تفسیر) ۲۸۔

حضور ﷺ کی ایک روایت ہے کہ میں نے اپنے لیے ایک عورت چاہی تھی مگر میں نے اسے نہیں لیا۔

27۔ (تفسیر) 27۔
 ۲۹۔ (تفسیر) ۲۹۔
 ۳۰۔ (تفسیر) ۳۰۔

۱۔ حضرت علیؓ کا یہ قول تھا کہ میں نے اپنے لیے ایک عورت چاہی تھی مگر میں نے اسے نہیں لیا۔
 ۲۔ (تفسیر) ۲۔

۳۔ (تفسیر) ۳۔
 ۴۔ (تفسیر) ۴۔

۵۔ (تفسیر) ۵۔
 ۶۔ (تفسیر) ۶۔
 ۷۔ (تفسیر) ۷۔

عزیز احادیث میں

۱۔ (تفسیر) ۱۔
 ۲۔ (تفسیر) ۲۔
 ۳۔ (تفسیر) ۳۔

۴۔ (تفسیر) ۴۔
 ۵۔ (تفسیر) ۵۔

۶۔ (تفسیر) ۶۔
 ۷۔ (تفسیر) ۷۔

۸۔ (تفسیر) ۸۔
 ۹۔ (تفسیر) ۹۔

۱۰۔ (تفسیر) ۱۰۔
 ۱۱۔ (تفسیر) ۱۱۔

۱۲۔ (تفسیر) ۱۲۔
 ۱۳۔ (تفسیر) ۱۳۔

ساتھ ساتھ تین ہزار صدقین، اتنے سونے کی کھنڈیں۔ (ابن ماجہ)

6- حدیث اسے بخاری میں بھی ہے۔

(مسلم 2، ص 10)

6- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

7- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

8- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

9- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

10- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

11- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

12- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

13- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

14- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

15- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

16- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

17- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

18- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

19- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

20- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

21- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

22- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

23- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

24- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

اللہ ارشاد فرماتا ہے: "یہ سب سے بڑا نیک عمل ہے جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں بخشے گا۔"

یہ حدیث اسے بخاری میں بھی ہے۔

(مسلم 2، ص 10)

6- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

7- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

8- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

9- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

10- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

11- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

12- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

13- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

14- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

15- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

16- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

17- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

18- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

19- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

20- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

21- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

22- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

23- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

24- حدیث میں اس حدیث کی جگہ پر بھی ہے۔ (ابن ماجہ 1، ص 36)

رحمٰن میں لکھا کہ ہوا تو بھجی۔ جس کے چند تھے۔ آپ ﷺ نے کھائے اور حضرت شریک گوشت کی دھڑ سے شہید ہوا۔۔۔ چند لقمے کھائے بعد آپ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا کہ۔۔۔ خدا کی نماند یہ یاں مجھے یہ بتا رہی ہیں کہ ان میں رہے۔

(بخاری ج 2 ص 610۔ ابوداؤد ج 2 ص 41)

18۔ حدیث حضرت محمد ﷺ کے فرمایا میں بشر ہوں اور تم میرے پاس جھگڑتے ہو۔ ہونے سے کہ تم میں کوئی شخص اپنی جہاد نہ لے رہا ہے اپنے بھائی اور بھائی کے ساتھ۔ اور میں خود بھی میں ہوں ہر سیکڑ میں قیدی ہوں تو اس میں کھانا کی تلک کا ایک ٹکڑا جو اس نے یہ ہے پہلا میرے سامنے رکھی ہی بات کہنا۔

(بخاری ج 2 ص 1063۔ مسلم ج 2 ص 1)

19۔ حد 4 میں شریک سے حضرت محمد ﷺ سے دعا کے لیے کچھ آئی، مگر سیدنا اس میں اس میں سب سے (70) کچھ کو قہر سے نکلے ساتھ روانہ رہا۔۔۔ اور یہ سب نے اپنے دلوں کا درد سے ایک بھی کی دعا، ہوا ہی سب کو شہید کر دیا۔ آپ ﷺ نے یہ مہینہ تک مسلسل اس کا فرقہ مرتے صبح کی نماز میں رواج کے بعد دعا کی دعا کی کہ وہ سب بہت زیادہ پریشان رہے۔ (بخاری ج 2 ص 586)

20۔ جب احبار سب سو قہر پر جناب رسول ﷺ نے فرمایا یہ تم میں کوئی شخص نہ ہو، چاہے وہ سب نہ ہو، مگر وہ سب کے اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قیامت سے بچا دے گا۔ مگر سب کو فاش رہے۔ آپ ﷺ نے 4 مرتبہ یہ اظہار کیا۔ (مسلم ج 2 ص 01)

21۔ جناب رسول ﷺ کا صومچہ پر بیعت نہیں کرتے تھے۔ یہ حد سے کہتا تھا کہ آپ ﷺ سے بیعت کرن۔ بعد میں کہنے کا کہ کہ بات بتائی تو آپ ﷺ سے یہ دعا کہ کس عام کو اور کو یہ۔ (مسلم ج 2 ص 01)

22۔ حضور ﷺ نے ان دنوں حضرت داؤد سے ان کے چچا راہ بھیجی حضرت داؤد سے کہ

اس نے بیعت کی، آپ ﷺ نے بھی یقین آ گیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو دی۔ مدت میں سرخ رہا کہ ہوا، جہاں سے لے کر میں جب حضرت علیؓ نے حضرت داؤد کو ان کا مدت میں گیا اور وہ نکلے ہو گئے۔ حضرت علیؓ نے دیکھا کہ وہ سب نے ہوا کو ان بھی اور جہاں چلے گیا تو حضرت علیؓ نے اس کو قتل کر دیا اور آپ ﷺ کو یہ قصہ سنا دیا۔ مدت میں یہ فرمایا حاضر وہ چچا دیکھتا ہے جو نہ نہیں دیکھ سکتا۔

۱۔ ص 368 ج 2۔۔۔ ص 8 ج 215۔۔۔ سند احمد ج 83 ص 83۔ یہ دفعہ حضور ﷺ کی چار پائی نے نیچے نیچے لٹ گئی۔ حضرت جبریلؑ نے گھر کے وقتوں میں جب آپ ﷺ دیکھا کہ گھر میں تھا ہے تو حضرت داؤد سے چچا۔۔۔ تم میں سب اس ہوا ہے انھوں نے عرض کیا خدا کی قسم مجھے علم نہیں۔

(مناقب اہل حضرت۔ حصہ سوم۔ 73/354)

24۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے جب قریظہ میں مجھے رقت فرمایا گیا اور تم جو تھے تو اس میں میرے۔۔۔ میں حضرت صبیحہ کو دو گایا یہ یہ باغ ہے یہ باغ۔ آپ ﷺ نے یہ کہ اس میں یہ شخص طریقہ سے دیکھا وزیرانہ اس میں یہ ہیں۔ چنانچہ ان کا یہ دعا دہا، اے نکلے اور ان کو قتل نہ کیا گیا۔ (مسند ج 2 ص 123)

25۔ حدیث سورہ میں یہ ہوا میں عورت اس وقت ہوئی صحابہ نے آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ ان میں راتی اور بعد میں طلع دی اس پر آپ ﷺ نے فرمایا "کیا میں نے تمہیں اس بات پر مجھے ضرور اطلاع دینا۔ (مسند امام مالک ص 75)

20۔ شریک کا حضور اکرم ﷺ سے اس میں بیعت اور وہ روز و رات قرین کے مطابق کرتے کہ وہ قہر و روحی کا نہ کرتا۔

27۔ یہ حدیث کا معنی ان کے ساتھ حکمرانوں کو اور حضور اکرم ﷺ کو اس سے اختیار کرنے کا بہن یہ لکھا ہے خود وہ نوک سے جس پر اس میں سب نے نماز پڑھا کا اعدہ کرنا لیکن اللہ سے دعا ہے کہ یہ سب سے 108 تاریخ۔

- 28۔ یہ جگہ ہے، جہاں پر حضرت علیؓ کی اہلی گم ہو جاتا۔ منافقین کا حضورؐ کی ہمت انگاتا ہے۔ یہاں پر حضورؐ کی ایک کافر منافقین کو نہیں جاسکے جس کی غیب جانا۔ یہاں ہوتی ہے جگہ منافق کی بات ورجس مقدم پر مبنی ہے اس کی تردید کرونگا۔ اس کا بی بی کی باگ، بات میں لگائی ہے (شہنشاہ، مدخلی قاری ص 3 س 183)
- 29۔ حضرت یونسؑ کا یہ اسلام کا بی بی کو سر پہنچوڑے کا فیصلہ یہ کہ بی بی خداوند سے نہیں ہے جتنی اور جتنی۔

30۔ یہ بی بی مطلق کے موقع پر حضرت علیؓ کی مدد سے پختہ ہوتے ہیں اور ان کو خداوند علیؓ کا وہ علم دے دیتا ہے۔

علم غیب عقلی و لسانی

- 1۔ ہر ایک آدمی کے ساتھ یہ ضرورت ہے۔
- 2۔ ہر ایک آدمی کے ساتھ یہ ضرورت ہے کہ وہ اور ان کو قبول جانا۔
- 3۔ جبکہ ہر آدمی کے ساتھ یہ ضرورت ہے کہ وہ اللہ سے جدا نہ ہو۔
- 4۔ حضرت ابراہیمؑ کا یہ اسلام کا پہلے بی بی کو قربان کر کے کا واقعہ۔ باب اور بی بی ہیں اور وہ ان کے پاس غیب کا علم ہے۔ وہ آپ کو بھی علم غیب ہے کہ بی بی نے کہا ہے ہوتا ہے بی بی کو معلوم ہے کہ چھری نہیں چلی۔ ساری قربانی پر بی بی کی حضرت علیؓ کی پیروی ہے۔

بریلوی عقیدہ علم غیب

- 1۔ جبکہ یہ علم غیب ہے، علم کی کوئی شے ہر دو میں نہیں ہے، وہ پاک عرش اور ان کی بی بی کی ہے۔
- 2۔ یہاں پر حضرت، امت و دوزخ پر علم ہے۔ یہ کہہ سکتے ہیں اس ذات جامع کمال ہے بی بی کی ہیں۔ (المنکر العباد، علامہ مصطفیٰ خیم، اندیس مراد پور، ص 14)

3۔ یہ علم غیب کا علم ہے، یہ علم غیب ہے، یہ علم غیب ہے۔

(المنکر العباد، علامہ مصطفیٰ خیم، اندیس مراد پور، ص 156)

4۔ یہ علم غیب کا علم ہے، یہ علم غیب ہے، یہ علم غیب ہے۔

(المنکر العباد، علامہ مصطفیٰ خیم، اندیس مراد پور، ص 192)

5۔ یہ علم غیب کا علم ہے، یہ علم غیب ہے، یہ علم غیب ہے۔

(المنکر العباد، علامہ مصطفیٰ خیم، اندیس مراد پور، ص 364-365)

6۔ یہ علم غیب کا علم ہے، یہ علم غیب ہے، یہ علم غیب ہے۔

(المنکر العباد، علامہ مصطفیٰ خیم، اندیس مراد پور، ص 28)

7۔ یہ علم غیب کا علم ہے، یہ علم غیب ہے، یہ علم غیب ہے۔

(المنکر العباد، علامہ مصطفیٰ خیم، اندیس مراد پور، ص 53)

8۔ یہ علم غیب کا علم ہے، یہ علم غیب ہے، یہ علم غیب ہے۔

(المنکر العباد، علامہ مصطفیٰ خیم، اندیس مراد پور، ص 58)

9۔ یہ علم غیب کا علم ہے، یہ علم غیب ہے، یہ علم غیب ہے۔

(المنکر العباد، علامہ مصطفیٰ خیم، اندیس مراد پور، ص 43)

10۔ یہ علم غیب کا علم ہے، یہ علم غیب ہے، یہ علم غیب ہے۔

(المنکر العباد، علامہ مصطفیٰ خیم، اندیس مراد پور، ص 151)

11۔ یہ علم غیب کا علم ہے، یہ علم غیب ہے، یہ علم غیب ہے۔

(المنکر العباد، علامہ مصطفیٰ خیم، اندیس مراد پور، ص 326)

- ۲۹۔ روایت کا علم۔
 ۱۔ ایسا نہ کہ معلوم ہے۔ عاصی قاضی ہوا ہے کہ (آنحضرتؐ) وقتِ موت کا علم۔
 ۲۔ جس بد بد پر مشتمل ہے۔
 30۔ منو نے قیامت تک کے مومن و منافق کا بیان کر دیا ہے اب میں کسی سے آپ کا قیامت کا علم نہ دوں۔
 (پہلی حدیث ص 114۔ احمد دار)
 31۔ مضمون طویل ہو چکے کا خیال نہ ہوتا تو اسے جس جی حصار و مہم غیب نہ سمجھتا
 و اس پر شکست کے محسوس بھی پیش کرتا۔
 ۳۲۔ محمد بن حنفیہ (حدیث ص 17)۔
 32۔ یہاں علامہ ایس میں اندھنوں سے ابھاری سہرا لکھ رہی ہے۔ وہی ہے اب
 چوتھیں غیب کی بات معلوم۔ اس میں غیب کی بات معلوم۔ ان کے اختیار میں ہے۔
 (امین احمدی ص 205۔ احمد دار)
 33۔ حضرت م سے اپنے حبیب اکرمؐ کو تہہ اوٹیں و سرین کا علم عطا فرمایا۔ مشرق تا
 مغرب عرش تا فرش سب انہیں دکھایا معلوم اس بات اور اس کا شاید بیان ایشیا مذکورہ
 اولیٰ اور اس کے علم سے ہے۔ وہ علم عظیم حبیب کی زبان سے ہر جگہ ہے۔ نہ صرف
 انہماک سے ہے۔ وہ علم و اس کے چوتھے مرتبے زمین سے اعلیٰ جہیز میں جو ان کے
 پڑاے سب وجد جہتیں ہیں۔
 (انباء مصطفیٰ کی کمال شریف ص 48۔ احمد رضا دار)۔
 34۔ محمد بن عبد اللہ اس میں جلی و علا و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مطلق محمد بن محمد
 حق و اوستہ سے حق ہیں۔ بلکہ قسم حق تو حق حق سے ساتھ خاص ہے۔
 (انباء مصطفیٰ ص 48۔ احمد رضا دار)۔
 35۔ رسول اللہ کا علم غیب ہونا آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔
 (انوار الہیہ ص 14)

- 36۔ آئینہ: اس بات کا اول سے ہی عام غیب ہونا ثابت ہوا ہے۔
 (کتب لغویات ص 27۔ علامہ ابن کثیر)
 37۔ محمد بن کثیر: انہوں نے احادیث میں شب معین میں تحکیرت کو مطلق فرمایا۔
 (حدیث ص 63۔ حدیث ابن کثیر ص 196۔ علامہ ابن کثیر)
 38۔ کیا پیدائش سے وقت تک کا علم ہوتا ہے یا اور غیبیہ رہتے ہیں۔
 (امین احمدی ص 193)۔
 39۔ انہوں نے غیبیہ بات سے ہی احادیث کا تعلق۔ (پہلی حدیث ص 135۔ احمد دار)
 40۔ اس میں اس وقت میں غیبیہ عمل ہوا۔ (حدیث ص 105۔ احمد رضا)
 41۔ انہوں نے غیبیہ بات سے فرمایا۔ (حدیث ص 43۔ احمد رضا)
 42۔ حدیث میں ہے ایسا نہ کہ معلوم۔
 (تفسیر جلی ص 102۔ احمد رضا)
 43۔ یہاں سے اس میں بھی غیب ہوتا ہے۔
 (پہلی حدیث ص 12۔ علامہ ابن کثیر)
 44۔ اس وقت تک کہ اس میں غیب نہ ہوگی۔
 (پہلی حدیث ص 43۔ احمد رضا)
 بریلوی حضرات کے مطابق نبی اکرمؐ کی عطا ہوا:
 45۔ اس میں غیب ہوتا ہے۔
 (پہلی حدیث ص 139۔ علامہ ابن کثیر)
 46۔ یہی ہے اس میں غیب کی تفسیر۔ اس میں غیب ہے۔
 (امین احمدی ص 467۔ محمد چمری)
 47۔ آپؐ کی حدیث میں غیبیہ مطلق فرمایا۔
 (حدیث ص 99)۔
 48۔ اس میں غیبیہ بات ہے۔
 (علم غیبیہ ص 48۔ احمد رضا)
 49۔ یہی ہے غیب کی حدیث میں۔
 (تفسیر جلی ص 333۔ محمد چمری)

50۔ مددگوئی سے بی بی اپنے استقامت سے علم کی عطا فرما۔

مکتوبات حمیت - 375 - نمبر چھپوان

51۔ نسبہ جلیلیہ کے ذریعہ منسلک ہونے والے خاندان کا ذکر ہے۔

(تسلیین نحو اظہر۔ ص ۹۳)

52۔ بی بی مریم علیہ السلام کی چھپوں کا علم دے ہیں درودِ مریم علیہ السلام

$$= 0.247 \text{ } ^\circ\text{C}^{-1} \text{ } ^\circ\text{C}^{-1} \text{ } ^\circ\text{C}^{-1}$$

5- نصابی کتابوں پر مبنی امتحان کا وقت فی مسئلہ کا بائیس من ہے۔ نصابی کتابوں پر مبنی امتحان کا وقت فی مسئلہ کا بائیس من ہے۔

سید احمد علی خان صاحب

د. محمد صالح المنجد

(خجۃ المسلمین، عتقا، ص 7 - تہذیب)

مسئلہ علم غیب کا رد بریلوی قلم سے

۱۔ ابن سائیم موی مم تعیب نہ کیے۔

(میں نے تقریباً 206 جہازیں)

رشد قیادری

1136. 6-11, 12, 13, 14, 15, 16, 17, 18, 19, 20, 21, 22, 23, 24, 25, 26, 27, 28, 29, 30, 31, 32, 33, 34, 35, 36, 37, 38, 39, 40, 41, 42, 43, 44, 45, 46, 47, 48, 49, 50, 51, 52, 53, 54, 55, 56, 57, 58, 59, 60, 61, 62, 63, 64, 65, 66, 67, 68, 69, 70, 71, 72, 73, 74, 75, 76, 77, 78, 79, 80, 81, 82, 83, 84, 85, 86, 87, 88, 89, 90, 91, 92, 93, 94, 95, 96, 97, 98, 99, 100, 101, 102, 103, 104, 105, 106, 107, 108, 109, 110, 111, 112, 113, 114, 115, 116, 117, 118, 119, 120, 121, 122, 123, 124, 125, 126, 127, 128, 129, 130, 131, 132, 133, 134, 135, 136, 137, 138, 139, 140, 141, 142, 143, 144, 145, 146, 147, 148, 149, 150, 151, 152, 153, 154, 155, 156, 157, 158, 159, 160, 161, 162, 163, 164, 165, 166, 167, 168, 169, 170, 171, 172, 173, 174, 175, 176, 177, 178, 179, 180, 181, 182, 183, 184, 185, 186, 187, 188, 189, 190, 191, 192, 193, 194, 195, 196, 197, 198, 199, 200, 201, 202, 203, 204, 205, 206, 207, 208, 209, 210, 211, 212, 213, 214, 215, 216, 217, 218, 219, 220, 221, 222, 223, 224, 225, 226, 227, 228, 229, 230, 231, 232, 233, 234, 235, 236, 237, 238, 239, 240, 241, 242, 243, 244, 245, 246, 247, 248, 249, 250, 251, 252, 253, 254, 255, 256, 257, 258, 259, 260, 261, 262, 263, 264, 265, 266, 267, 268, 269, 270, 271, 272, 273, 274, 275, 276, 277, 278, 279, 280, 281, 282, 283, 284, 285, 286, 287, 288, 289, 290, 291, 292, 293, 294, 295, 296, 297, 298, 299, 300, 301, 302, 303, 304, 305, 306, 307, 308, 309, 310, 311, 312, 313, 314, 315, 316, 317, 318, 319, 320, 321, 322, 323, 324, 325, 326, 327, 328, 329, 330, 331, 332, 333, 334, 335, 336, 337, 338, 339, 340, 341, 342, 343, 344, 345, 346, 347, 348, 349, 350, 351, 352, 353, 354, 355, 356, 357, 358, 359, 360, 361, 362, 363, 364, 365, 366, 367, 368, 369, 370, 371, 372, 373, 374, 375, 376, 377, 378, 379, 380, 381, 382, 383, 384, 385, 386, 387, 388, 389, 390, 391, 392, 393, 394, 395, 396, 397, 398, 399, 400, 401, 402, 403, 404, 405, 406, 407, 408, 409, 410, 411, 412, 413, 414, 415, 416, 417, 418, 419, 420, 421, 422, 423, 424, 425, 426, 427, 428, 429, 430, 431, 432, 433, 434, 435, 436, 437, 438, 439, 440, 441, 442, 443, 444, 445, 446, 447, 448, 449, 450, 451, 452, 453, 454, 455, 456, 457, 458, 459, 460, 461, 462, 463, 464, 465, 466, 467, 468, 469, 470, 471, 472, 473, 474, 475, 476, 477, 478, 479, 480, 481, 482, 483, 484, 485, 486, 487, 488, 489, 490, 491, 492, 493, 494, 495, 496, 497, 498, 499, 500, 501, 502, 503, 504, 505, 506, 507, 508, 509, 510, 511, 512, 513, 514, 515, 516, 517, 518, 519, 520, 521, 522, 523, 524, 525, 526, 527, 528, 529, 530, 531, 532, 533, 534, 535, 536, 537, 538, 539, 540, 541, 542, 543, 544, 545, 546, 547, 548, 549, 550, 551, 552, 553, 554, 555, 556, 557, 558, 559, 560, 561, 562, 563, 564, 565, 566, 567, 568, 569, 570, 571, 572, 573, 574, 575, 576, 577, 578, 579, 580, 581, 582, 583, 584, 585, 586, 587, 588, 589, 590, 591, 592, 593, 594, 595, 596, 597, 598, 599, 600, 601, 602, 603, 604, 605, 606, 607, 608, 609, 610, 611, 612, 613, 614, 615, 616, 617, 618, 619, 620, 621, 622, 623, 624, 625, 626, 627, 628, 629, 630, 631, 632, 633, 634, 635, 636, 637, 638, 639, 640, 641, 642, 643, 644, 645, 646, 647, 648, 649, 650, 651, 652, 653, 654, 655, 656, 657, 658, 659, 660, 661, 662, 663, 664, 665, 666, 667, 668, 669, 670, 671, 672, 673, 674, 675, 676, 677, 678, 679, 680, 681, 682, 683, 684, 685, 686, 687, 688, 689, 690, 691, 692, 693, 694, 695, 696, 697, 698, 699, 700, 701, 702, 703, 704, 705, 706, 707, 708, 709, 710, 711, 712, 713, 714, 715, 716, 717, 718, 719, 720, 721, 722, 723, 724, 725, 726, 727, 728, 729, 730, 731, 732, 733, 734, 735, 736, 737, 738, 739, 740, 741, 742, 743, 744, 745, 746, 747, 748, 749, 750, 751, 752, 753, 754, 755, 756, 757, 758, 759, 760, 761, 762, 763, 764, 765, 766, 767, 768, 769, 770, 771, 772, 773, 774, 775, 776, 777, 778, 779, 780, 781, 782, 783, 784, 785, 786, 787, 788, 789, 790, 791, 792, 793, 794, 795, 796, 797, 798, 799, 800, 801, 802, 803, 804, 805, 806, 807, 808, 809, 810, 811, 812, 813, 814, 815, 816, 817, 818, 819, 820, 821, 822, 823, 824, 825, 826, 827, 828, 829, 830, 831, 832, 833, 834, 835, 836, 837, 838, 839, 840, 841, 842, 843, 844, 845,

میں نے اس کے لئے دعا کی ہے کہ وہ جلد صحت یاب ہو۔

117

100 F 53 (مس 2)

۱۰۰۰

200

بعض علم ای مشاء تھے ہیں۔ (مدونہ المیہ ص 80 نمہ ۱۵)

ہمارے مخالفین بھی بعض غیوب کا قرار کر رہے ہیں۔ نہ بھی حصہ غیوب کی تا

ناتہ رہے ہیں (حیاتِ صدرانِ فاضل ص 78- نعیم الدین مراد آبادی)

۵۔ علی نقیہ علیہ السلام کی جنت میں ہے

(تقدیس و بیانیہ 196 ص 196 امام ذکیر رحمہ اللہ)

6 یہ سب مضمونیں وہی ہے کہ کار کے چکی طرف نہیں دیکھ رہے تھے۔

(مواظظ نعیمیہ - حصہ 263 - احمدیہ پبلیکیشنز)

عمر جیل میں رہا۔ اس کے بعد وہ اپنے مخصوص پائے۔

(حقاً مدبراً و تبارک و تعالیٰ ۸۷)

علم ذاتی بر عطا کی

علم و ادب سے حاصل ہے۔ نئے غیہ سے بے خبری ہے جو اس میں سے کوئی چیز

وہی ہے جس نے ہمیں پیدا کیا اور جس نے ہمیں مرنا سکھایا ہے۔

(الدولة = 12^ص ص)

[illegible]

مآخذ: 3 ص 317 ح 3

[illegible]

(بیشتر) 317.5

$$= \frac{1}{\sqrt{\pi}} \int_{-\infty}^{\infty} f(x) e^{-x^2} dx$$

97. 2. 3. 4.

کہ جس کا علم نہ ہو کہ ہم کون ہیں:

نہایت پرستش و تعظیم کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔

12 حد: حد حمال کے لئے اور اب میں نے اس کے ایک اور واسطے سے یہ

1990-1991

13 نصراً و پیروئے قیامت مطلق علی پیرا خان۔

(شش ابدا - 66 - پیوسته)

14 — ہے بن کر ہر کسی کے لئے شکر بننا یہ سچا یہاں کے حق ہے۔

(مثنویات اعلیٰ حضرت۔ جلد 2۔ ص 75)

تشییات کل معظمات - 23 - سخی اقدار - 2

15 گشتی خراب سے، ایک روئے کی حقیقت کا علم نہی، یہ جو تیرہ ویں گشتی نہیں، یہ پہلے۔

(1) 371-372

16 قيل لا يعلم من في السموات والأرض إلا الله -

(سورة النمل آیت ۱۶۵)

فَمَنْ يَدْعُوهُ فَاِذَا دُعِيَ فَقَالَ هُوَ الَّذِي دُعِيَ لَمْ يَتَذَكَّرْ اَلَمْ يُدْعَ لِلْغَيْبِ اِلٰهًا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

پاکستان کے لیے نیک نیتوں کے لیے نیک نیتوں کے لیے نیک نیتوں کے لیے۔

[illegible]

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

میں نے اس کی طرف اشارہ کیا۔

۱۔ ارمیہ اور یہاں پہلے "ال" پڑھیں۔ بعد کے حصہ میں تیار ہو کر اس موقع پر ملنا۔

[illegible]

(ج، افس - ج 122، دہریہ)

19 نہ جہتیمہ دیتے ہیں وہ یا فخریہ وہی حاصل ہوتی ہے یا اللہ تعالیٰ اچھا کرے۔

۱۔ مریض فرما دیتے ہیں یاں۔ جس پوزیشن کا تکشف فرمادیتے ہیں تو ہم

(جلد ہفتم نمبر 116 پی پی پی)

21 حدیث علامہ رحمہ اللہ معین الدین اس اشکال کا جواب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پشت پر نہایت مہ

یہ سطر بدستور قرار پرتے، ۷۰ لکھتے ہیں کہ میں اب یہ نہ کہ یہ سطر بدستور

اگر تمہارے ساقی بہت پیار ہوگا تو پامے

(شماره 5 - 564 کتابخانه عمومی مسجد نبوی)

21 پ سائنس و سماج میں خلیفہ کا عہد

اثر جہلسم - ج 7 - ص 85 حاشیہ مرسلہ عبید

۲۱

۱۰۰

2) مرتبہ: احادیث و روایں - ساتھ حاشیہ پر تبصرے (پیشہ: 206 صفحہ)

میں نے حضرت علیؓ سے کہا کہ اگر تم نے اس سے پہلے اسے نہیں دیا تو اب اسے دے دو۔

24 رپہ ہماری نسبت یہ ہمارے سورتوں کا ایک بیانیہ ہے۔

یہ سب سے زیادہ اہم ہے۔ (پیشہ)

(انور رضا ص 136)

۲۸۔ عہدہ سب انسپکٹر پولیس جنرل اور سب انسپکٹر جنرل جو اہل ہوتے ہیں جو اہل ہوتے ہیں۔

122-123

26 مدد توں کے یہ ہے کہ یہ ظریف کا اطلاق اس پر کیا جائے نہیں کے یہ غلط ہے

ہماری باتوں کے ساتھ ہم کا خلق بدلتا ہے یہ فکری فیضان ہے خواب و ہمارے

پس جب کوہِ قمر نہ جائے و رہے نہ چاکر اسکو مدد ملی ہے عیسائی خبر دی ہے

مذہب پر مباح و مایہ و چہ ایمیں کوئی حد نہیں۔

21۔ ورنہ جو تمام مخلوقات کی منت غائب ہے وہ غیب مطلق سے جیسا قیامت۔

سے طاقت اور بد قیاسی کے مظاہر جو ہم سب کو دیکھتے ہیں اور جیسے یہ اللہ تعالیٰ

توصات کے تعمیل حقائق اس قسم کا غیب خاص امداد کی کا لیتے ہیں۔ اس لیے

- 5- حضرت شعیب رحیمہ احوال سے لگی تو مسند نبیہ ورم بھی یہ ہو چکا۔
جیسے ایک آدمی اور تم کو چھوٹوں میں سمجھتے ہیں۔ (سورۃ شمعہ ص 186)

اللہ رب العزت کا اعلان

- 6- یا لوگوں! جبکہ کہ تم نے میں سے ایک مرد کو علم چھو کر، وہ
11- (پ 11) یونس ص 2
7- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ
11- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ
8- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ
9- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ

- 10- حقیقت میں اللہ ہے۔ میں مسند نبیہ پرانہ جگہ نبی میں ہے۔ یہ اللہ ہے
میں لیتا۔ (سورۃ شمعہ ص 164)
11- تم نے حق سے سوئے ہوئے، وہ سب سب تم سے چلتے ہو رہا ہو
چلتے چلتے تھے۔ (پ 18- سورۃ قح ص 20)
12- اور تم نے حق سے سوئے ہوئے، وہ سب سب تم سے چلتے ہو رہا ہو
چلتے چلتے تھے۔ (پ 18- سورۃ قح ص 20)
13- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ

انبیاء کا اعلان

- 13- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ
(سورۃ ہجہ ص 110-111-112-113-114-115-116-117-118-119-120-121-122-123-124-125-126-127-128-129-130-131-132-133-134-135-136-137-138-139-140-141-142-143-144-145-146-147-148-149-150-151-152-153-154-155-156-157-158-159-160-161-162-163-164-165-166-167-168-169-170-171-172-173-174-175-176-177-178-179-180-181-182-183-184-185-186-187-188-189-190-191-192-193-194-195-196-197-198-199-200-201-202-203-204-205-206-207-208-209-210-211-212-213-214-215-216-217-218-219-220-221-222-223-224-225-226-227-228-229-230-231-232-233-234-235-236-237-238-239-240-241-242-243-244-245-246-247-248-249-250-251-252-253-254-255-256-257-258-259-260-261-262-263-264-265-266-267-268-269-270-271-272-273-274-275-276-277-278-279-280-281-282-283-284-285-286-287-288-289-290-291-292-293-294-295-296-297-298-299-300-301-302-303-304-305-306-307-308-309-310-311-312-313-314-315-316-317-318-319-320-321-322-323-324-325-326-327-328-329-330-331-332-333-334-335-336-337-338-339-340-341-342-343-344-345-346-347-348-349-350-351-352-353-354-355-356-357-358-359-360-361-362-363-364-365-366-367-368-369-370-371-372-373-374-375-376-377-378-379-380-381-382-383-384-385-386-387-388-389-390-391-392-393-394-395-396-397-398-399-400-401-402-403-404-405-406-407-408-409-410-411-412-413-414-415-416-417-418-419-420-421-422-423-424-425-426-427-428-429-430-431-432-433-434-435-436-437-438-439-440-441-442-443-444-445-446-447-448-449-450-451-452-453-454-455-456-457-458-459-460-461-462-463-464-465-466-467-468-469-470-471-472-473-474-475-476-477-478-479-480-481-482-483-484-485-486-487-488-489-490-491-492-493-494-495-496-497-498-499-500-501-502-503-504-505-506-507-508-509-510-511-512-513-514-515-516-517-518-519-520-521-522-523-524-525-526-527-528-529-530-531-532-533-534-535-536-537-538-539-540-541-542-543-544-545-546-547-548-549-550-551-552-553-554-555-556-557-558-559-560-561-562-563-564-565-566-567-568-569-570-571-572-573-574-575-576-577-578-579-580-581-582-583-584-585-586-587-588-589-590-591-592-593-594-595-596-597-598-599-600-601-602-603-604-605-606-607-608-609-610-611-612-613-614-615-616-617-618-619-620-621-622-623-624-625-626-627-628-629-630-631-632-633-634-635-636-637-638-639-640-641-642-643-644-645-646-647-648-649-650-651-652-653-654-655-656-657-658-659-660-661-662-663-664-665-666-667-668-669-670-671-672-673-674-675-676-677-678-679-680-681-682-683-684-685-686-687-688-689-690-691-692-693-694-695-696-697-698-699-700-701-702-703-704-705-706-707-708-709-710-711-712-713-714-715-716-717-718-719-720-721-722-723-724-725-726-727-728-729-730-731-732-733-734-735-736-737-738-739-740-741-742-743-744-745-746-747-748-749-750-751-752-753-754-755-756-757-758-759-760-761-762-763-764-765-766-767-768-769-770-771-772-773-774-775-776-777-778-779-780-781-782-783-784-785-786-787-788-789-790-791-792-793-794-795-796-797-798-799-800-801-802-803-804-805-806-807-808-809-810-811-812-813-814-815-816-817-818-819-820-821-822-823-824-825-826-827-828-829-830-831-832-833-834-835-836-837-838-839-840-841-842-843-844-845-846-847-848-849-850-851-852-853-854-855-856-857-858-859-860-861-862-863-864-865-866-867-868-869-870-871-872-873-874-875-876-877-878-879-880-881-882-883-884-885-886-887-888-889-890-891-892-893-894-895-896-897-898-899-900-901-902-903-904-905-906-907-908-909-910-911-912-913-914-915-916-917-918-919-920-921-922-923-924-925-926-927-928-929-930-931-932-933-934-935-936-937-938-939-940-941-942-943-944-945-946-947-948-949-950-951-952-953-954-955-956-957-958-959-960-961-962-963-964-965-966-967-968-969-970-971-972-973-974-975-976-977-978-979-980-981-982-983-984-985-986-987-988-989-990-991-992-993-994-995-996-997-998-999-1000)

- 14- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ
15- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ

(پ 13- سورۃ برائیم ص 11)

- 16- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ
17- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ

- 18- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ
19- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ

شریعت احادیث کی روشنی میں

- 1- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ
2- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ

(ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ

- 3- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ
4- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ

- 5- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ
6- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ

- 7- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ
8- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ

- 9- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ
10- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ

- 11- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ
12- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ

- 13- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ
14- (ی 11) برادر میں میں اشیاء ہوتے کہ میں چلتے چ

ہے جس طرح اور انہوں کو کھڑے کرتا ہے۔ (مسلم - ص 324)

6۔ حدیث مجھے تم میرے ساتھ لایا۔ میرے ساتھ سے اور نہ بڑھنا جیسے کہ میرا
سے حضرت علیؑ پر بڑھایا۔ میں خدا کا بندہ ہوں سو قہر بھی مجھے خدا کا بندہ اور رسول کا
(بخاری - ج 2 - ص 1009)

7۔ احادیث حضرت محمد ﷺ نے فرمایا میں رسول اللہ ہوں۔ پس تم مجھ سے
میرے ساتھ ہو سکتا ہے کہ تم میں کوئی شخص اپنی باتوں سے آپ محمدؐ کو اور میرا
جی نہ رکھتا۔ اور میں حدیث میں ہوتا ہوں۔ یہ نقل میں نے سرحدوں کے اندر میں نے
نہیں کیا۔ ایں کفر جس سے یا۔ حد میرے ساتھ ہیں یہ بات سنا

(بخاری - ج 2 - ص 1063)۔۔۔ مسکن - ج 2 - ص 4

بشریت پر عقلی دلائل

۱۔ کیا بھی نور پیدا ہو؟ نور کی مخلوق کا جنم نہ مایا گیا ہو؟

۲۔ کیا بھی نور کی روح ہو؟ "نہی نسل سے جسے نور کی شہادت ہو؟"

۳۔ کیا نور کی روح مخلوق حقیقی جتنی ہے نور کو کھوکھلی جتنی ہے؟

۴۔ کیا نور کا جنم نکلتا ہے؟

۵۔ کیا نور کی مخلوق انسان سے فاصل ہے؟

۶۔ کیا نور کی مخلوق کو موت پیش آتی ہے؟

۷۔ کیا نور کو تاریا پتھر کا ٹکڑا سمجھا جاسکتا ہے؟

۸۔ کیا نور کو کوشید کیا جاسکتا ہے؟

۹۔ کیا نور سے بھی کام کر کے ممکن محسوس کی؟

۱۰۔ کیا نور کو نور کی ضرورت پیش آتی؟

۱۱۔ کیا نور کو کچل جاسکتا ہے۔

اقرار بریلوی قلم سے

۱۔ "وہی اللہ تعالیٰ ہے اور میں اس کی مخلوق آپ کے دور سے ہے۔"

(مواعد فیضیہ - احمدیہ - ج 1 - ص 14)

۲۔ "آپ ہی کے نور سے پیدا ہوئے ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ

میرے نور سے پیدا فرمائی۔"

(ص ۱۴۲ - منہجہ محمود - سہل - ج 1 - ص 37 - حضرت)

۳۔ "یہ نور کا ہر عضو کلاں نور کا سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

تسلی سے پاک میں نہ پچہ چیلو کا تو ہے میں نور میں سب گھراں نور کا

(مجموعہ رسائل - ص 224 - حضرت)

۴۔ "تو میں جا ہی انبیاء کے بشر کہتے ہوں کو کا فر فرمایا گیا۔"

(کتب الامان - خزائن القرآن - محمد نعیم امین - ص 5)

۵۔ "میں نور ہوں نہ تاریا ہے۔" (پاک - مفتی احمد یار - ص 165)

۶۔ "میں نے آدم علیہ السلام کی ذیل توہین کی، آپ کو بشار کیا، پھر اٹھا کر کہا۔"

(مفتی انصاف - عمر انصاری - ص 238)

۷۔ "وہ (امین) بشارت دینے میں۔" (تفسیر فیضی - جلد 1 - ص 100)

۸۔ "میں بشارت کو بشارت کہتا ہوں تو رب تعالیٰ نے کہا: "یہی نے خود کفار نے، اب جو نبی کو

بشارت دے گا وہی ہے خدا کا کفار میں داخل ہے۔" (رشد الامان - ص 45)

۹۔ "جو آدمی آدمیت سے پیچھے ہو وہ بشر کیسے کہلائے۔"

(عقائد اہلسنت - ص 675 - ظہیر احمد قادری برکاتی)

۱۰۔ "اس بات کے بعد سے کہ ہمارے مصطفیٰ کی حقیقت شری نہیں بلکہ رب تعالیٰ

(مفتی اسحاق)

11- اس امت میں بہت سے مدعیب سید بھی کوثر کہتے ہیں۔

12- دکن ہر مدعیب رسول اللہ کا نور ہر اللہ کے نورانی جنتی میں اتار دیا۔ (تیسرے فرقہ میں)

13- (مسئلہ روایتی نقل) راقی حضرت زبیدی ص 116۔

14- مصنف پروردگار محمد شہداء و صل سے نورانی سے پیدا ہیں۔

15- (مسئلہ روایتی نقل) راقی حضرت۔

16- مصطفیٰ کی حقیقت تری نہ تھی۔ (معیار ۱۰۰۰ نمبر چھپرائی۔ ص ۱۰۰)

17- مصطفیٰ کی حقیقت بشری نہ تھی، دوسری دلیل یہ ہے۔۔۔۔۔

18- (معیار ۱۰۰۰ نمبر چھپرائی۔ ص ۱۰۰)

19- حضرت محمدؐ نور اللہ کی حامل تھیں۔ (معیار ۱۰۰۰ نمبر چھپرائی۔ ص ۱۰۰)

20- تم فرماؤ گا کہ برصورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔

21- (کنز الایمان۔ ص 486)

22- قرآن مجید نے کلمہ کا یہ طریقہ بتلایا کہ وہ تمہارا ذکر کہتے تھے۔

(جہاد الحق۔ ص 175)

23- شریعت بھی نہ کر چکا تاہم وہ میں نبی علیہ السلام کو بہتر قرار دیتا ہے۔

(جہاد الحق۔ ص 182)

24- اور مخالف کے ذریعہ نبی کریم ﷺ کو بہتر قرار دینا کفر سے کیونکہ چار

امیہ کو کفر سے کھڑا کیا کرتے تھے۔ (معیار حقیقت۔ ص 234)

25- اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ نبی کو کس قوم سے پیدا ہو جائیں، اس سے

ذات سے جدا و مطہر پیدا فرمایا۔

(مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

26- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

27- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

28- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

29- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

30- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

31- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

32- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

33- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

34- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

35- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

36- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

37- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

38- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

39- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

40- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

41- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

42- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

43- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

44- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

45- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

46- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

47- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

48- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

49- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

50- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

51- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

52- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

53- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

54- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

55- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

56- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

57- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

58- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

59- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

60- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

61- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

62- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

63- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

64- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

65- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

66- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

67- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

68- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

69- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

70- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

71- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

72- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

73- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

74- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

75- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

76- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

77- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

78- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

79- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

80- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

81- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

82- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

83- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

84- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

85- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

86- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

87- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

88- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

89- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

90- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

91- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

92- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

93- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

94- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

95- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

96- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

97- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

98- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

99- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

100- (مجموعہ رسائل۔ حصہ اول۔ ص 46-45۔ احمد رضا)

- ۱- انبیاء و سب بشر تھے و مردانہ کو جس نے نبی ہو نہ گورت۔
- ۲- (بہار شریعت، ص 28- حصہ اول۔ محمد مجاہد)
- ۳- قل اعصابا بشیر مطلقہم۔ (الکھف 18- ص 485-110 آیت)
- ۴- قرآن، خطابہ صحت بشری میں تو ہیں تم جیسے ہوں۔ (تفسیر احمدیہ، ص 1)
- ۵- انبیاء کی بشریت ان کا کمال ہے پہلے آیت کا مفسر وہ ہے کہ تم جیسے بشر ہو کر
- ۶- صحت دہکتے ہیں تم تو انہی دو۔ (چاند لکھ، ص 186)
- ۷- میری ناقص رائے میں لفظ بشیر مفہوم و صراحتاً صحیح کمال ہے۔
- ۸- (فتاویٰ امیر، مکتوبات جلد اول، ص 157)
- ۹- انبیاء جنس بشر میں سے آتے ہیں اور انسان ہی ہوتے ہیں۔
- ۱۰- (چاند لکھ، ص 173، احمدیہ، ص 1)
- ۱۱- بنی اس بشر و تبتے ہیں جسے اللہ نے ہدایت دینے کے لیے وہی بھیجی ہو۔
- ۱۲- (بہار شریعت، ج 1، ص 8- احمد رضا)
- ۱۳- اجماع اہل سنت ہے کہ بشر میں نبیاء کے سوا کوئی نہیں۔
- ۱۴- (ادامہ بحث، ص 27)
- ۱۵- بہت برے ہیں وہ لوگ جو نبی کی بشریت کے منکر ہیں خود جن سے ہم ہیں وہ
- ۱۶- (ہمامہ، ص 143)
- ۱۷- شک حضرت یونس علیہ السلام میں ہے کہ وہ جیک اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے ستر میں۔
- ۱۸- (فتاویٰ امیر، ص 4۔ جلد اول، شاہ صاحب)
- ۱۹- نبی و رسول بشر ہیں، ابو بشر آدم علیہ السلام ۱۱۰ سے میں قرآن مجید
- ۲۰- گواہی دیتا ہے اور صراحتاً یہ کہتا ہے کہ میں رسول بشر ہیں جو شخص نبی و رسول کی شریعت
- ۲۱- کا کرتا ہے وہ اس آدم سے خارج ہے۔
- ۲۲- (ضمیمہ، ص 30-29، خواجہ حمید الدین)
- ۲۳- (مکمل تحریر، ص 165، مکتبہ اسلامیہ)
- ۲۴- قل اعصابا بشیر مطلقہم اور ایسی کتب مطلقہ اور مطلقہ
- ۲۵- اخصاص اس قسم کی تمام کتب کا مطلق صرف نبیوں کی دقت پر ہے کوئی دوسرا ان سے
- ۲۶- لفظ متعلق کر ہے تو ایسا ہے ساتھ جو بیٹھے۔
- ۲۷- (رسائل غیبیہ مفتی محمد امجد علی، ص 497، درس اقرآن)
- ۲۸- سے ہے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل بشر ہوا کفر میں نہیں ہو سکتا خواہ کسی قسم
- ۲۹- محضت کے یا خداوندی کرنا سکتا ہے کیونکہ وہ تمام سے خالق ہیں۔
- ۳۰- (مقیس حقیقت، ص 273)
- ۳۱- کیونکہ ہم انبیاء کو انبیاء علیہم السلام کی شان میں اپنی مثل بشر کہتا تو ہیں
- ۳۲- نبی و رسول، نبی ہونا ہے و رسالت انبیاء کے ہی ہونا ہے کیونکہ سب مخلوق سے پہلے نبیوں
- ۳۳- سے ہم علیہ سلام و لفظ بشر استعمال کیا۔ (مقیس حقیقت، ص 138، محمد عمر چیمو، ج 1، اور)
- ۳۴- چونکہ ہم نے بشریت کو گناہوں سے گندہ کر دیا ہے گویا یہ لفظ مدنام ہو گیا ہے اور
- ۳۵- انبیاء کو اس لفظ سے یاد کرنے سے روک دیا گیا ہے۔
- ۳۶- (شان حبیب الرحمن، ص 139، نعیمی مکتبہ خاندان)
- ۳۷- نور کا انکار اور بشریت کا اقرار ہرملیہ قلم سے
- ۳۸- انبیاء و بشر ہے (کتاب اللہ، ترجمہ تفسیر الدین مراد، ص 9)
- ۳۹- آدمی ہو سے میں تو ہیں تم جیسے ہوں (کسلاہ، ص 60- سورہ محمدہ آیت 60)
- ۴۰- کیا جن اور فرشتے بھی نبی ہو تے ہیں؟
- ۴۱- جنہیں، انہی صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔
- ۴۲- (عقائد اسلام، تفسیر الدین مراد، ص 1)

14- اشہد ان محمد عبیدہ و رسولہ عبیدہ پیغمبر رسولہ جدو کو عبیدہ
دے نہ دھارنہ۔ میں نے کہتوں کہ اس سے مجھے ناکواری ہوتی ہے گو یہ
میں نے پیچھے لکھ لیا۔ (موقوفات۔ حمد رضا۔ حصہ 4۔ ص 137)

مسئلہ نور بشر پر حوالا جات کا خلاصہ

(جو انبیاء کو بشر کہے یا مانے وہ کافر ہے گناہ ہے۔

۱- کن حرفان۔ ص 4۔ 12
رسائل غیبیہ۔ ص 497
حقایق حلیت۔ ص 238۔ 237
تفسیر جی۔ ج 1۔ ص 163

نور حرفان۔ ص 448
نور حرفان۔ ص 845۔ القماریت نمبر 24
نور حرفان۔ ص 761۔ اس سجدہ آیت نمبر 6
نور حرفان۔ ص 761۔ اس سجدہ آیت نمبر 6

(۱) جو انبیاء کی بشریت کا منکر ہو وہ کافر ہے۔

نور کفر لہجہ۔ ص 850
تجارب کرم۔ ص 736۔ ج 2
رسائل غیبیہ۔ ص 497
قادی رضویہ۔ ص 363۔ ج 14

(۲) انبیاء کو بشر کہنے والے بریلوی اکابرین

کنز الایمان ترجمہ۔ ص 584
جاء الحق۔ 143، 145، 150
چار شریعت۔ ج 1۔ ص 29
میزان۔ ص 454

و شریعت۔ ج 1۔ ص 93
نیوہ قرن۔ ج 3۔ ص 56

نہایت قرن۔ ج 6۔ ص 275۔ 798
قادی رضویہ۔ ج 30۔ ص 710۔ 711

قادی رضویہ۔ ج 14۔ ص 187

(۴) حضور اللہ علیہ وسلم کی تخلیق مٹی سے ہوتی ہے۔

قادی رضویہ۔ ص 88
تہذیب القرآن۔ ج 3۔ ص 139

(۵) حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق مٹی سے ہوئی۔

نہایت قرن۔ ص 184۔ سورة الاحقاص۔ ج 2۔ ص 203۔ 184
نہایت قرن۔ ص 492۔ سورة مومن۔ ج 12۔ ص 584
سورة مومن۔ ج 2۔ ص 20

نہایت قرن۔ ص 377۔ سورة النحر۔ ج 26۔ ص 247
سورة مومن۔ ج 2۔ ص 12

(۶) تمام انبیاء کو خاک سے بنایا گیا

نہایت قرن۔ ج 10۔ ص 10

(۷) انبیاء جن بشر ہیں، ان کے ہیں یعنی ان کی جنس بشریت 6 عدد حوالے

جاء الحق۔ ج 1۔ ص 143۔ حوالہ قادی رضویہ۔ ج 3۔ ص 302
نہایت قرن۔ ص 143

نہایت قرن۔ ص 465۔ اس سجدہ آیت نمبر 95
تہذیب مسم۔ ج 5۔ ص 107

(۸) یہاں پر مماثلت ثابت کی گئی ہے (مکلم کی وضاحت)

۱۔ اور تفسیر میں۔ ص 351 انگریزی نوٹیفکیشن
تحتلف عقائد اہل سنت ص 74
تبیان القرآن۔ ج 6 نمبر 275
فیہ نظر آئے۔ ص 56 ج 6 نمبر
مماثلت خواہ کسی قسم کی ہو وہ کافر ہے۔

تفسیر حنفیہ ص 237

(۹) بشریت کا منکر کافر

۱۔ قرآن مجید۔ ج 2 ص 263
بحر رائق۔ ج 5 ص 204
حاشیہ علی ص 10۔
رد المحتار۔ ج 4 ص 443

(۱۰) احادیث اہل بیت

۱۔ بحری ج 1 ص 58 332۔۔۔ ج 2 ص 1065

۲۔ مسلم ج 1 ص 255 256۔۔۔ ج 2 ص 328

۳۔ ترمذی ج 1 ص 381

۴۔ صواعق مہمہ لک 632 فی اصل الحنفیہ حاشیہ

۵۔ سنن بیہقی ج 2 ص 668 677 685

۶۔ مستدرک ج 5 ص 779

۷۔ دارقطنی ج 1 ص 500

۸۔ صحیح ابن خزيمة ج 1 ص 408

۹۔ مستدرک ج 1 ص 403 404 405

۱۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج 8 ص 372

۱۱۔ ابوداؤد ج 1 ص 43

۱۲۔ سنن ابی یوسف ج 1 ص 185

۱۳۔ ابن ماجہ ج 1 ص 193

۱۔ یہاں پر آپ ﷺ کو بشر کہا

۲۔ ابن حبان ج 5 ص 353

۳۔ ابن ترمذی ج 2 ص 749

۴۔ ابوداؤد ج 2 ص 158

۵۔ تدریس علی بن ابی طالب ج 1 ص 206

۶۔ حاشیہ ج 2 ص 720 668

۷۔ حاشیہ ج 1 ص 518 520 217

۸۔ حاشیہ ج 1 ص 150

(۱۱) بشریت کے دلائل فقہاء محدثین اور دیگر علماء سے

۱۔ کما ہو بشر
ابن کثیر ج 4 ص 46

۲۔ تفسیر کسانہ ابو سل
تفسیر ابن عباس ج 3 ص 305

۳۔ بشر کسانہ ابو سل
تفسیر مدارک ج 2 ص 277

۴۔ بشر کسانہ ابو سل
روح المعانی ج 15 ص 215

۵۔ روح المعانی ج 15 ص 215
تفسیر کبیر ج 9 ص 611

۶۔ صغرة التفسیر ج 1 ص 586

۷۔ صغرة التفسیر ج 1 ص 683۔۔۔ ج 2 ص 1100

۸۔ الایہ رد علی من انکر ان یكون الرسول من البشر۔ صغرة التفسیر۔

ج 1 ص 761

۹۔ بشر الی البشر
شرح عقائد ص 164

۱۰۔ شرح عقائد ص 23

۱۱۔ عمدة القاری ج 24 ص 383

۱۲۔ عمدة القاری ج 24 ص 384

۱۳۔ البشر لا یعلمون

- ۱۳۳۔ ابابشر عمدة القاری ج ۱ ص 445
۱۴۔ هذا الحديث حجة لعقيدة بشرية التي عمدة القاری ج 7 ص 144
۵۔ لشراحيق بطن علي جماعه والواحد في اصل الحلقه
فتح الباری ج 13 ص 215
۶۔ بشر مشقون الله من ابنا بشر فتح الباری ج 13 ص 17
۷۔ بشر منكهم في جمع لا يجوز البشريه عرفات ج 3 ص 85
۸۔ لا فرق بيني وبينكم بحسب لفظة تفسير جيلاني ج 3 ص ۱۰
۱۹۔ حواص البشر تفسير جيلاني ج 3 ص 14
۲۰۔ هو اكمل بشر على الاطلاق تفسير ابن كثير ج 5 ص 11
۲۱۔ كرم البشر كثر مرفق ج 10 ص 412
(۱۳) فی النظر برجل تھے۔
۱۔ برجل شان و شہادت
تفسير حوالی العرفان ص 185۔ ضياء القرآن ج 2 ص 6
۲۔ مقتول۔ حلال بخاری ج 1 ص 520
۳۔ هذا المراد بخاری ج 1 ص 217
۴۔ ی لیس حیر بخاری ج 1 ص 518
۵۔ نقول فی هذا الرجل محبہ بخاری ج 1 ص 178
۶۔ ما عینك بهذا الرجل بخاری ج 1 ص 31
۷۔ مدال الرجل بخاری ج 2 ص 896
(۱۳) ثبوت بشریة البربروی کا
۱۔ انہ انہ۔ شمس المیناء ص ۱۰
۱۱۔ شمس فی شمس ۱۴ ص ۱۲7
- ۵84۔ کز الیمران
۵84۔ خرمین حران
88۔ تادی الفرید
۹۔ کتاب الفقه کدس 13 از ترم اندرین
۱3۔ کتاب الفقه کدس 13
۱43۔ ج 1 ص 143
۱43۔ ج 1 ص 143
29۔ بہا شریعت ج 1 ص 29
15۔ تادی فرید
14۔ قانون کرم
5-4۔ قانون کرم
454۔ کرم
ضیاء القرآن
419۔ توار العرفان
۴۔ تادی کرم
93۔ توار العرفان
492۔ توار العرفان
492۔ توار العرفان
379۔ توار العرفان
416۔ توار العرفان
731۔ توار العرفان
731۔ توار العرفان

- ۲۵۔ شریعت میں سزاؤں سے سزاؤں قیام القرآن ج ۶ ص ۷۵
- ۲۶۔ عالی لوگ نور محض کہتے ہیں شریعت کا ثبوت ہے (قیام القرآن ج ۶ ص ۱۹۸)
- ۲۷۔ مکی ہوئی سے کفر الایمان ص ۴۱۹
- ۲۸۔ رسول اللہ ص ۱۹۹ منہم نفس بھی ذات تفسیر یعنی ج ۴ ص ۳۴۴
- (۲۹۔ موشن نوٹ سے ہے۔)
- ۳۰۔ کتاب من مشائخائے تہذیب ص ۱۶
- ۳۱۔ ایضاً شریعت شریعت کی مدد سے ص ۱۲۴
- ۳۲۔ اہل اقدس ضیاء القرآن ج ۵ ص ۷۲۲
- ۳۳۔ جس کا نام ہے۔۔۔ ضیاء القرآن ج ۳ ص ۲۴۷
- ۳۴۔ بریلوی حضرات اور اکابرین امت نے کہا ہے کہ وہ مفت ہے۔
- ۳۵۔ آپ سے تاریکی دور ہو کر ان احقران ص ۱۵۸
- ۳۶۔ مفت میں میرا شرف خدایا ان احقران ص ۶۱۰
- ۳۷۔ نبوت سے اہل خدایا ان احقران ص ۲۷۶
- ۳۸۔ و جمعت ہے خدایا القرآن ج ۳ ص ۱۲۷
- ۳۹۔ و جمعت ہے ضیاء القرآن ج ۳ ص ۳۲۷
- ۴۰۔ و جمعت ہے ضیاء القرآن ج ۱ ص ۴۵۹-۴۶۰
- ۴۱۔ بن جریہ جنت میں جس کا نور محمد قدس سرہ کی بانی امجدہ و آخرت تفسیر ابن عباس ص ۱۱۹
- ۴۲۔ نور محمد فی اصلاہیہ تفسیر ابن عباس ص ۳۷۲
- ۴۳۔ باب صحت الہی نور بخاری ج ۱ ص ۵۰۱-۵۰۲
- ۴۴۔ و صفی رسول ہوتا روح المعانی ج ۶ ص ۳۶۷
- ۴۵۔ محمد و آخرت ہر کلمہ کا شیعہ لکھتا ہے تفسیر مخیر ص ۳۱۲

- ۲۳۴۔ تفسیر قرطبی ج ۱۲ ص ۲۳۴
- ۳۸۳۔ تفسیر کبیر ج ۸ ص ۳۸۳
- ۷۹۵۔ صلوۃ اللہ علیہ ج ۲ ص ۷۹۵
- ۶۱۱-۶۱۰۔ یہ تفسیر ج ۱ ص ۶۱۱-۶۱۰
- ۸۳۴-۸۳۳۔ و ات طلب مسند احمد ج ۵ ص ۸۳۴-۸۳۳
- ۴۷۔ کثیر ج ۴ ص ۴۷
- ۳۹۱۔ حواہ و فتاویٰ تہذیب و حواہ العرفان ص ۳۹۱
- ۵۹۴۔ بر بطل رسول اللہ مسند احمد ج ۵ ص ۵۹۴
- ۷۴۶-۷۴۵۔ اب بطل مسند احمد ج ۵ ص ۷۴۶-۷۴۵
- ۳۶۸۔ فرایت ظلی و ظلم مسند حاکم ج ۵ ص ۳۶۸
- ۱۵۰۔ فرایت ظلی و ظلم خصوص کبریٰ ج ۲ ص ۱۵۰
- ۸۰۔ قرآن میں (ص ۱۵۰) سے نیا پاک لکھا گیا (ذات شریعت) مراد ہے۔
- ۳۸۴۔ و ات ظلی ص ۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴
- ۴۸۵۔ تفسیر صلوۃ اللہ علیہ ج ۱ ص ۴۸۵
- ۳۰۸۔ تفسیر مہربان ج ۱ ص ۳۰۸
- ۴۴۳۔ تفسیر اسیر اللہ ج ۲ ص ۴۴۳
- ۵۷۵۔ تفسیر مخیر ج ۱ ص ۵۷۵
- ۴۰۹۔ تفسیر مکی ج ۳ ص ۴۰۹
- ۴۸۵۔ صلوۃ اللہ علیہ ج ۱ ص ۴۸۵
- ۳۱۸۔ تفسیر خازن ج ۱ ص ۳۱۸
- ۲۸۳۔ تفسیر حارث ج ۱ ص ۲۸۳

۴ ضمیمہ، قرآن۔ ج 3 ص 327 57

8. 10. 1941

۱۱۱ / رصفت ہے نبی پاک ﷺ کی

372¹119¹

مجموعه ۱۳، ۴۰۲ - ۵۱۲

436¹ 16 - 36² 36 -

477-13-505-33

۶۔ مقررہ - ج 2 ص 312

٨- سقوط الف السبعة - ج 2 ص 795-959

502 501 13 500 143

۱۱۰: 192-204-203 ۲. مرتبہ: ج ۱ ص 307

٣٥٥. ١٣ - مدارج النخبة - ج ٢ ص ٣٧ - ٦١٠ ج ١ ص ٥

۶۔ اسمیہ تفسیر ج ۱ ص ۶۱۰-۶۱۱

۵۳۹-۵۳۸-۵۳۷-۵۳۶-۵۳۵-۵۳۴-۵۳۳-۵۳۲-۵۳۱-۵۳۰-۵۲۹-۵۲۸-۵۲۷-۵۲۶-۵۲۵-۵۲۴-۵۲۳-۵۲۲-۵۲۱-۵۲۰-۵۱۹-۵۱۸-۵۱۷-۵۱۶-۵۱۵-۵۱۴-۵۱۳-۵۱۲-۵۱۱-۵۱۰-۵۰۹-۵۰۸-۵۰۷-۵۰۶-۵۰۵-۵۰۴-۵۰۳-۵۰۲-۵۰۱-۵۰۰-۴۹۹-۴۹۸-۴۹۷-۴۹۶-۴۹۵-۴۹۴-۴۹۳-۴۹۲-۴۹۱-۴۹۰-۴۸۹-۴۸۸-۴۸۷-۴۸۶-۴۸۵-۴۸۴-۴۸۳-۴۸۲-۴۸۱-۴۸۰-۴۷۹-۴۷۸-۴۷۷-۴۷۶-۴۷۵-۴۷۴-۴۷۳-۴۷۲-۴۷۱-۴۷۰-۴۶۹-۴۶۸-۴۶۷-۴۶۶-۴۶۵-۴۶۴-۴۶۳-۴۶۲-۴۶۱-۴۶۰-۴۵۹-۴۵۸-۴۵۷-۴۵۶-۴۵۵-۴۵۴-۴۵۳-۴۵۲-۴۵۱-۴۵۰-۴۴۹-۴۴۸-۴۴۷-۴۴۶-۴۴۵-۴۴۴-۴۴۳-۴۴۲-۴۴۱-۴۴۰-۴۳۹-۴۳۸-۴۳۷-۴۳۶-۴۳۵-۴۳۴-۴۳۳-۴۳۲-۴۳۱-۴۳۰-۴۲۹-۴۲۸-۴۲۷-۴۲۶-۴۲۵-۴۲۴-۴۲۳-۴۲۲-۴۲۱-۴۲۰-۴۱۹-۴۱۸-۴۱۷-۴۱۶-۴۱۵-۴۱۴-۴۱۳-۴۱۲-۴۱۱-۴۱۰-۴۰۹-۴۰۸-۴۰۷-۴۰۶-۴۰۵-۴۰۴-۴۰۳-۴۰۲-۴۰۱-۴۰۰-۳۹۹-۳۹۸-۳۹۷-۳۹۶-۳۹۵-۳۹۴-۳۹۳-۳۹۲-۳۹۱-۳۹۰-۳۸۹-۳۸۸-۳۸۷-۳۸۶-۳۸۵-۳۸۴-۳۸۳-۳۸۲-۳۸۱-۳۸۰-۳۷۹-۳۷۸-۳۷۷-۳۷۶-۳۷۵-۳۷۴-۳۷۳-۳۷۲-۳۷۱-۳۷۰-۳۶۹-۳۶۸-۳۶۷-۳۶۶-۳۶۵-۳۶۴-۳۶۳-۳۶۲-۳۶۱-۳۶۰-۳۵۹-۳۵۸-۳۵۷-۳۵۶-۳۵۵-۳۵۴-۳۵۳-۳۵۲-۳۵۱-۳۵۰-۳۴۹-۳۴۸-۳۴۷-۳۴۶-۳۴۵-۳۴۴-۳۴۳-۳۴۲-۳۴۱-۳۴۰-۳۳۹-۳۳۸-۳۳۷-۳۳۶-۳۳۵-۳۳۴-۳۳۳-۳۳۲-۳۳۱-۳۳۰-۳۲۹-۳۲۸-۳۲۷-۳۲۶-۳۲۵-۳۲۴-۳۲۳-۳۲۲-۳۲۱-۳۲۰-۳۱۹-۳۱۸-۳۱۷-۳۱۶-۳۱۵-۳۱۴-۳۱۳-۳۱۲-۳۱۱-۳۱۰-۳۰۹-۳۰۸-۳۰۷-۳۰۶-۳۰۵-۳۰۴-۳۰۳-۳۰۲-۳۰۱-۳۰۰-۲۹۹-۲۹۸-۲۹۷-۲۹۶-۲۹۵-۲۹۴-۲۹۳-۲۹۲-۲۹۱-۲۹۰-۲۸۹-۲۸۸-۲۸۷-۲۸۶-۲۸۵-۲۸۴-۲۸۳-۲۸۲-۲۸۱-۲۸۰-۲۷۹-۲۷۸-۲۷۷-۲۷۶-۲۷۵-۲۷۴-۲۷۳-۲۷۲-۲۷۱-۲۷۰-۲۶۹-۲۶۸-۲۶۷-۲۶۶-۲۶۵-۲۶۴-۲۶۳-۲۶۲-۲۶۱-۲۶۰-۲۵۹-۲۵۸-۲۵۷-۲۵۶-۲۵۵-۲۵۴-۲۵۳-۲۵۲-۲۵۱-۲۵۰-۲۴۹-۲۴۸-۲۴۷-۲۴۶-۲۴۵-۲۴۴-۲۴۳-۲۴۲-۲۴۱-۲۴۰-۲۳۹-۲۳۸-۲۳۷-۲۳۶-۲۳۵-۲۳۴-۲۳۳-۲۳۲-۲۳۱-۲۳۰-۲۲۹-۲۲۸-۲۲۷-۲۲۶-۲۲۵-۲۲۴-۲۲۳-۲۲۲-۲۲۱-۲۲۰-۲۱۹-۲۱۸-۲۱۷-۲۱۶-۲۱۵-۲۱۴-۲۱۳-۲۱۲-۲۱۱-۲۱۰-۲۰۹-۲۰۸-۲۰۷-۲۰۶-۲۰۵-۲۰۴-۲۰۳-۲۰۲-۲۰۱-۲۰۰-۱۹۹-۱۹۸-۱۹۷-۱۹۶-۱۹۵-۱۹۴-۱۹۳-۱۹۲-۱۹۱-۱۹۰-۱۸۹-۱۸۸-۱۸۷-۱۸۶-۱۸۵-۱۸۴-۱۸۳-۱۸۲-۱۸۱-۱۸۰-۱۷۹-۱۷۸-۱۷۷-۱۷۶-۱۷۵-۱۷۴-۱۷۳-۱۷۲-۱۷۱-۱۷۰-۱۶۹-۱۶۸-۱۶۷-۱۶۶-۱۶۵-۱۶۴-۱۶۳-۱۶۲-۱۶۱-۱۶۰-۱۵۹-۱۵۸-۱۵۷-۱۵۶-۱۵۵-۱۵۴-۱۵۳-۱۵۲-۱۵۱-۱۵۰-۱۴۹-۱۴۸-۱۴۷-۱۴۶-۱۴۵-۱۴۴-۱۴۳-۱۴۲-۱۴۱-۱۴۰-۱۳۹-۱۳۸-۱۳۷-۱۳۶-۱۳۵-۱۳۴-۱۳۳-۱۳۲-۱۳۱-۱۳۰-۱۲۹-۱۲۸-۱۲۷-۱۲۶-۱۲۵-۱۲۴-۱۲۳-۱۲۲-۱۲۱-۱۲۰-۱۱۹-۱۱۸-۱۱۷-۱۱۶-۱۱۵-۱۱۴-۱۱۳-۱۱۲-۱۱۱-۱۱۰-۱۰۹-۱۰۸-۱۰۷-۱۰۶-۱۰۵-۱۰۴-۱۰۳-۱۰۲-۱۰۱-۱۰۰-۹۹-۹۸-۹۷-۹۶-۹۵-۹۴-۹۳-۹۲-۹۱-۹۰-۸۹-۸۸-۸۷-۸۶-۸۵-۸۴-۸۳-۸۲-۸۱-۸۰-۷۹-۷۸-۷۷-۷۶-۷۵-۷۴-۷۳-۷۲-۷۱-۷۰-۶۹-۶۸-۶۷-۶۶-۶۵-۶۴-۶۳-۶۲-۶۱-۶۰-۵۹-۵۸-۵۷-۵۶-۵۵-۵۴-۵۳-۵۲-۵۱-۵۰-۴۹-۴۸-۴۷-۴۶-۴۵-۴۴-۴۳-۴۲-۴۱-۴۰-۳۹-۳۸-۳۷-۳۶-۳۵-۳۴-۳۳-۳۲-۳۱-۳۰-۲۹-۲۸-۲۷-۲۶-۲۵-۲۴-۲۳-۲۲-۲۱-۲۰-۱۹-۱۸-۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱-۰

355 ۲۰- جلالین - ۳۵۵ 440. ۱۳ - ۱۵

638-637-636, 13, 12, 11

573-572-532

93 92. 5% 5%

(بسم الله الرحمن الرحيم) سورة الأعراف 22 سورة الأعراف آية 46

505, 33, 2, 355

959 ١٧٩٩

178 146 521 305 223 512

95.63

۱۸۶/۶۳ - ۲۰ - قیامہ تم قادی - ۱۸۷/۱۳

۲۔ فیہ مرقہ - ج 358

۱۸) بریلوی علماء نے بھی کہا ہے کہ انبیاء جنس انسان میں سے آئے ہیں۔

۲- صحیح الحدیث ۱۴۳/۱۲

١٤٥/١٦ - ج. ق. ١٦/١٤٥

465. *الحرب والعدو* 302/5

450/23

(مفسرین کے نزدیک قد حاء کو یہ الٹا سمجھنا صحیح ہے۔)

تفسیر زمخشری ج 6 ص 115

سید محمد رحیم 119 م نفسیہ 126 م

505 ۲۳ شوال ۱۰۷۴

1477

فد حء كوء اءءء ءءءء

435

(مفسرین کے نزدیک مٹا نہ دے گا کہ وہ مٹا دے گا۔)

201 年 5 月

298. 1. 51x

100 348 1 1 1 1 614 513 512 123 124

234 * 127 63

549.547 63.150

٥٧ من المخطوطات

۹۔ ہر کسی نے 36 س ۱۰۔ یہ فقہین 4 س 277
(۲۳)۔ بریلوی علماء کے نزدیک نورنی پاک فرائض کی مفت ہے۔
خوش ہے قلب مبارک و دعا ستمواری و ستم راج منہ تھی۔

۲۔ نہ پائے نکلے قبر میں روئی دس میں (نورانیہ اوتارے۔
شیراز لکھنؤ ۴ س ۱۱۲

۳۔ جامع حسرتی مفت ہے
۴۔ مصحف سے پڑھا
(24)۔ عقیدہ قطعی ہوتا ہے اور تعلیمات سے ثابت ہوتا ہے۔
۵۔ لا عبرۃ بالظن فی بابہ الاعتقادات
۶۔ اتحاد لا تضید فی الاعتقاد

شرح فقہ حنفی ۱70
شرح فقہ اہل بیت 101-68

18. مسئلہ عیال رکھنے کی حقیقت

مسئلہ عیال رکھنے کے بارے علماء دیوبند کا عقیدہ

مسئلہ عیال رکھنے کے بارے میں فقہاء نے روایت سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مسالہ اللہ تعالیٰ کے پاس گیا تھا آپ نے فرمایا کہ یہاں سے اللہ تعالیٰ کے حقوق کی پابندی کرو۔ اللہ تعالیٰ کی حالت فرمایا کہ جب میں سوں رہا ہوں تو اللہ تعالیٰ ہی سے کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی سے تیرے لیے اللہ تعالیٰ سے تو تیرا کائنات بھی جمع ہو کر سکھیں یا نہ سکیں اور اگر تیرے۔
اور مقدر سے تو تیرا کائنات سکھ کر نہیں سکتی قلم تقدیر جو کہ لکھ چکا ہو وہی ہوگا اور تقدیر
نہی جس سے نہ نکلتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج 2 ص 453۔۔۔ ترجمہ ج 2 ص 74)

مسئلہ عیال رکھنے قرآن کی روشنی میں

۱۔ مزید تفصیل کے لئے شیخ الحدیث مولانا سر فرارحمن مقررہ حسب کی کتاب دل کا
۲۔ ملاحظہ کریں۔

- ۱۔ (نہی سے پہلے) آپ جسے چاہیں بابت نہیں، کہتے۔ اللہ تعالیٰ جیسے
- ۲۔ میں بابت دیتے ہیں (سورۃ القصص 56-پ 20)
- ۳۔ اس سوالی آپ سے پہلے میں جو آپ کی طرف تار گیا ہے آپ سے وہ آپ کی
۴۔ ہے آپ نے اس میں نہ کیا تو آپ نے اس کا یہی مانگ لیا۔ (النورہ 67)
- ۵۔ کوئی قرآن اس کے سویا اسکا کچھ بدل دے۔ آپ کہیں کہ میرے اختیار
۶۔ میں کہ اس کو بدل دوں میں تو اسی بات کے پیچھے چلتا ہوں جس کا مجھے حکم ہے۔
- ۷۔ (سورۃ یونس 15 پ 11)
- ۸۔ اللہ تعالیٰ اپنے کاموں میں کسی کاموں میں یہ سب لوگ اس کے موصول ہیں
(الانعام 23-پ 17)
- ۹۔ (موصول و دست جس سے انکی مدداریں کا سوال کیا جائے)

- چون تو سب لفظوں سے گوشت کی جارت دے دی لہذا نہ قرآن میں
القرآن اللہ تعالیٰ نے آپ کو معنی فرمایا ہے کہ جارت کیسے کی گئی
تھا۔ آپ سے کسی ایک شخص سے نہ جارت ہو جائے اور چھوٹا آپ کو معصوم دیتے
(پ 10۔ قولہ ۱۷)
- 17۔ کتاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کے بارے پر گئے تو
قرآن میں فرمایا
القرآن اور میں نے کوئی امر چاہے تو اس پر کبھی نمرت نہ کیے اور نہ کسی نافرمان
ہوں۔ (پ 10۔ قولہ 11)
- 18۔ اعتراض آپ خود اس لیے متفقہ نہیں ہوا کہ اسے متفقہ نہ رہا
آپ سے اسے یہ تاویلی متفقہ نہیں ہے تب بھی اللہ تعالیٰ کو ضرورت تھی کہ
(پ 10۔ قولہ ۱۸)
- 19۔ بعد جس شخص پر عذاب کی بات کا تو ہو چکی تو کیا آپ ایسے شخص کو عذاب
میں سے چھڑھتے ہیں (پ 23۔ رقم 6)
- 20۔ اگر جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کسی عقیدہ میں متاثر نہ ہوا تو وہ کہتے ہیں آپ
کے بے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کے لئے نکل نہیں ہیں۔ (پ 6۔ رقم ۱۸)
- 21۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دین یا دنیا کا نہ سلطنت سے تو یہ جس کو چاہے سلطنت
سلطنت تھیں۔ جس سے چاہے۔ اور عزت و بوس جس کو چاہے اور مال و مال
یا سکے۔ تیرا ہاتھ ہے سب جو بنیاد پر پڑے۔ (پ 3۔ رقم 26)
- 22۔ اپنے بندوں پر مہربان ہو اور جس کو چاہتا ہے رزق دینا
(پ 25۔ قولہ 19)
- 23۔ کہہ دو کہ میرے پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراہم
فرماتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے روزی نکل کر دیتے ہے۔ (پ 22۔ آیت 36)

- 24۔ آسمانوں اور زمینوں کی کھلیں اسی کے ہاتھ میں وہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق
فرماتا ہے (اور جس کے لیے چاہتا ہے نکل کر دیتا ہے) شلک وہ ہر چیز سے واقف
(پ 25۔ قولہ 12)
- 25۔ کون وہ شخص جو تو رزق دے گا اگر خدا کی پناہ رزق بند کر لے۔
(پ 29۔ رقم 21)
- 26۔ جس حد میں ہے۔ سے رزق طلب کر۔ اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر
(پ 20۔ قولہ 17)
- 27۔ امداد و دینی نئی پہنچائے تو اس کے سوا کوئی دوسرے دیکھ نہیں اور اگر نکل عطا
تو اس کے لئے دینا (اور یہی ہر چیز پر قادر ہے) (پ 17)
- مسئلہ مختار کل حدیث کی روشنی میں**
- 1۔ یہ ایمان۔ یا ہم لوگ اپنے بچوں سے یہ دیکھیں کہ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے
میں کیا سنا اور اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے نئی نکال دی ہے۔
2۔ شلک میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا کام نہیں ہوں۔
(بخاری۔ ج 2۔ ص 702۔ مسلم۔ ج 1۔ ص 114۔ مسند احمد۔ ج 6۔ ص 187)
- 3۔ حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا ہے میں نے کسی ایک مرتد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اسے میرے اللہ تعالیٰ کی حق تعالیٰ کی پابندی
نہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ جس بھی سوال کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ ہی سے کرو
یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے تو تم کائنات بھی جمع ہو کر کوئی
نہیں ملتی اور اگر تیرے لیے راز مقدر سے تو تم کائنات اسکو روک نہیں سکتی۔ قلم مقدر جو
چاہے چکا۔ اور اللہ تعالیٰ کے جس بھی شے کا حصہ ہے۔
(مشکوٰۃ۔ ج 2۔ ص 453۔ زاد المعاد۔ ج 2۔ ص 74۔ بنی۔ ص 136)

مسئلہ عمارت کا دور بریلوی قلم سے

1- مذکورہ کتاب کا قلمی پاک ہے اس کے کسی سے توسل کرے وہی اکیلے قلم سے
حاصل کیا ہوگا۔ سب کے ساتھ وہی کا قلم نہیں۔

(حکومت ہند - حصہ 3 - ص 35)

2- قلمی پاک ہے یہ کتاب نصف اعظم
تھی یہ مجھ کو بھی ملے گا

(حدائق بخشش - حصہ 1 - ص 13)

3- قلمی پاک ہے یہ قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
ایسا نہیں جس سے نصف پڑھا جاتا ہے۔ اس کی اصل قلمی پاک ہے اس کی اصل قلمی پاک ہے

(مکتوبات علیہ - ص 127)

4- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

(مکتوبات علیہ - حصہ 4 - ص 93)

5- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

6- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

7- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

8- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

9- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

10- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

۱۱- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

(تاریخ اعراف - ص 265)

12- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

13- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

14- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

15- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

16- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

17- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

18- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

19- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

20- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

21- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

22- قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے
قلمی پاک ہے اس کے واسطے کہی جاتے تھے اس کے واسطے کہی جاتے تھے

تھے۔ (سورۃ یوسف - آیت 102)

6- پانچ سال تک رہا جو بے پروا تہن رات مسجد گرم سے مسجد اقصیٰ تک
تھا۔ (سورۃ قمر - آیت 1)

7- قزوگ مسجد احرام میں ان شاء اللہ ضرور داخل ہو گئے امن و امان کے ساتھ رہنا
ہوئے وہاں کھرتے رہے، جنہیں اندیشہ کسی کا بھی نہ ہوگا۔

(سورۃ فتح - آیت 7)

اللہ کا حضور ناظر ہونا قرآن میں

8- بریلوی حضرت کہتے ہیں اللہ کا حضور ناظر صاحب الیقین ہے یہ بہت بڑا معنی ہے۔

9- ہے شک اللہ ہر چیز پر حاضر ہے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
پارہ 7- آیت 17- رکوع 17- پارہ 2- سورۃ - آیت 22- پارہ 2-
رکوع 6- پارہ 11- سورۃ - آیت 7- پارہ 11- سورۃ - آیت 15

10- اللہ ہر جگہ ہر کجی کے ساتھ ہے۔

(پارہ 27- حدیث رکوع 1- پارہ 28- حدیث رکوع 2- سورۃ - آیت 16)

11- اللہ ناظر و ناظر ہے (سورۃ - آیت 2- سورۃ - آیت 5- سورۃ - آیت 3- فرقان
ع 2- سورۃ - آیت 2- سورۃ - آیت 2- سورۃ - آیت 3)

12- اللہ سچ و سچ ہے۔

(سورۃ - آیت 8- سورۃ - آیت 10- سورۃ - آیت 3- سورۃ - آیت 1- سورۃ - آیت 2)

13- اللہ سچ و سچ ہے۔

(سورۃ - آیت 6- سورۃ - آیت 2)

14- اللہ سچ و سچ ہے۔ (سورۃ - آیت 26)

حضور ناظر احمدیہ کی روشنی میں

۱- علیؑ کی زندگی حضرت رہے اس کے بچپن میں حضرت صاحبزادہ حضرت علیؑ تھے
تہن گاہ میں آپؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
تہن گاہ میں آپؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
تہن گاہ میں آپؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
تہن گاہ میں آپؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
تہن گاہ میں آپؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)

۲- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)

۳- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۴- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۵- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۶- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۷- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۸- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۹- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۱۰- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)

۱۱- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۱۲- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۱۳- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۱۴- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۱۵- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۱۶- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۱۷- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۱۸- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۱۹- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۲۰- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)

۲۱- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۲۲- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۲۳- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۲۴- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۲۵- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۲۶- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۲۷- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۲۸- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۲۹- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)
۳۰- حضورؑ کی خدمت میں تھے۔ (پانچ سو 5- رکوع 5- پارہ 22- سورۃ - آیت 7)

- 11- حضور قدس سرہ کی حیات افاقت میں اس بات میں بے خوفی نہیں کہ وہ دیکھ دیکھ سے ہیں ورنہ ان کی باتوں میں تو اس قدر دل کے غوروں کا پیکار ہے کہ حضور ﷺ پر روشن جسم میں بھلا پوشیدگی نہیں (عین امتیاز، ص 39) اور یہ کہ
 - 12- نبی اکرم صلوٰۃ علیہ وسلم میں جو چہ بواہر جو کچھ کون آپ ﷺ پر نظر کرے وہ دیکھ رہے ہیں آپ ﷺ پر نظر کرنا ضرر نہیں اور ہر نبی کو دیکھ رہے ہیں۔ (دارالحدیث، ص 46)
 - 13- حضور ﷺ کو آدم علیہ السلام سے لے کر آپ ﷺ تک کے حسابی اور تکلف سے بے پروا رہا۔ (چاندانی، ص 163)
 - 14- نبی اکرم صلوٰۃ علیہ وسلم کی وقت حضور ﷺ سے عالی نہیں (تین صحنہ میں اس قدر دلچسپی ہے کہ عیدہ لکھی میں)
 - 15- سید عالم صلوٰۃ علیہ وسلم کی تو قیصر وہ نبوت سے پیام بعید نہیں کہ ان کے حد میں معصوم انوکھ انوکھ، امت و فوج، امت و عیدہ و متعدد میں وہ سپہ متعصبانہ یا جسم قدس مثلاً سے ساتھ تشریف فرما ہو کر اپنے قریب میں لایا اور ریاہت اور لگا کر کی رمت و رست سرفراہ فرمایا۔
 - (تسکین الخواطر فی مسئلہ الیضا والناظر، ص 18) احمد سعید خان
 - 16- دیکھو یہ حدیبیہ میں چھ چھڑک ہو سکتے ہیں اور ان کے ایک وقت چنداں نہ ہو۔ (بازار الحق، ص 150)
 - 17- احمد رضا سے سوال کیا کہ لوہا ایک وقت میں چند جگہ حاضر ہونے کی تو ترکتہ میں نہ آئے اور وہ چاہیں تو ایک وقت میں اس بڑا شہر اس میں ہر جگہ رمت قبول کیا۔ (ملفوظات امی حضرت س 113)
 - 18- نبی اکرم صلوٰۃ علیہ وسلم کی روح کریم تمام جہاں میں مسلمانوں سے گھر میں بکھر بیٹھ رہا۔ (خص لا اعتقاد، ص 40)
 - 19- حضور ﷺ کی نگاہ پاک ہر وقت عالم سے زور و زور سے اور ہر زمانہ و احوال میں آتا رہا۔
- نبی اکرم صلوٰۃ علیہ وسلم کی حیات میں اس قدر دلچسپی ہے کہ عیدہ لکھی میں دیکھ دیکھ سے ہیں ورنہ ان کی باتوں میں تو اس قدر دل کے غوروں کا پیکار ہے کہ حضور ﷺ پر روشن جسم میں بھلا پوشیدگی نہیں (عین امتیاز، ص 39) اور یہ کہ نبی اکرم صلوٰۃ علیہ وسلم میں جو چہ بواہر جو کچھ کون آپ ﷺ پر نظر کرے وہ دیکھ رہے ہیں آپ ﷺ پر نظر کرنا ضرر نہیں اور ہر نبی کو دیکھ رہے ہیں۔ (دارالحدیث، ص 46)
- حضور ﷺ کو آدم علیہ السلام سے لے کر آپ ﷺ تک کے حسابی اور تکلف سے بے پروا رہا۔ (چاندانی، ص 163)
- نبی اکرم صلوٰۃ علیہ وسلم کی وقت حضور ﷺ سے عالی نہیں (تین صحنہ میں اس قدر دلچسپی ہے کہ عیدہ لکھی میں)
- سید عالم صلوٰۃ علیہ وسلم کی تو قیصر وہ نبوت سے پیام بعید نہیں کہ ان کے حد میں معصوم انوکھ انوکھ، امت و فوج، امت و عیدہ و متعدد میں وہ سپہ متعصبانہ یا جسم قدس مثلاً سے ساتھ تشریف فرما ہو کر اپنے قریب میں لایا اور ریاہت اور لگا کر کی رمت و رست سرفراہ فرمایا۔
- (تسکین الخواطر فی مسئلہ الیضا والناظر، ص 18) احمد سعید خان
- دیکھو یہ حدیبیہ میں چھ چھڑک ہو سکتے ہیں اور ان کے ایک وقت چنداں نہ ہو۔ (بازار الحق، ص 150)
- احمد رضا سے سوال کیا کہ لوہا ایک وقت میں چند جگہ حاضر ہونے کی تو ترکتہ میں نہ آئے اور وہ چاہیں تو ایک وقت میں اس بڑا شہر اس میں ہر جگہ رمت قبول کیا۔ (ملفوظات امی حضرت س 113)
- نبی اکرم صلوٰۃ علیہ وسلم کی روح کریم تمام جہاں میں مسلمانوں سے گھر میں بکھر بیٹھ رہا۔ (خص لا اعتقاد، ص 40)
- حضور ﷺ کی نگاہ پاک ہر وقت عالم سے زور و زور سے اور ہر زمانہ و احوال میں آتا رہا۔

20. کنز الایمان کا تعاقب

﴿ماخوذ از مطالعہ بریلویت جلد دوم﴾

کنز الایمان ترجمہ قرآن نہیں

مہوئی احمد رضا خان کی زندگی بھر کی جدوجہد یہی رہی کہ جہاں تک ہو سکے
 - محمد میں اہل حضرت شاہ ولی اللہ کی اور دوا احمد سے اپنی عطا شدہ یاد دہانی یہ
 - اپنی جگہ مسلم ہے کہ اس وقت تک مسلمانوں میں کسی خاندان کے ترجمہ یا اور
 - بہاولی احمد رضا خان نے ان ترجمہ کے یا مقابل یہ مقصد ترجمہ - کی مہم
 - یہ نام سے ایک یا ترجمہ کیا - یہ ترجمہ - یا تفسیر یا بات
 - معلوم میں ہوگی - اسے انہیں تو یہ ترجمہ سے اور تفسیر، جب سے شاہ
 - مہوئی احمد رضا خان کے تفسیر کے حاشیہ سے اس تفسیر یا مہوئی احمد یا صاحب نے مبین
 - حاشیہ - اس تفسیر کے اتنے تو پتہ چلتے ہیں کہ یہ تفسیر نہیں اور شاہ پر تفسیری خواہی لکھنے
 - بدنامہ - نہ تھی - پھر جب ہم اسے ترجمہ کہتے ہیں تو اس میں ایسے لغو و بھی
 - میں جو عربی متن میں سے ہے یہی نہیں اسے ترجمہ کہنا بھی خاصہ مشکل
 - ہے اس میں ترجمہ کو اور انگریزی - نہ اور اسے اصل عربی - یہ کچھ مناسب
 - ہوتا ہے -

بریلویوں نے اس مشکل سے جنگ - کر رکھی ترجمے اور باجی اور ترجمے کے
 - یا یہ تفسیر کی قسم نکال سے - ان کی تفسیر یا ترجمہ سے بھی - اس کی یہ
 - ترجمہ یا تفسیر کی خواہی نہ ہوتے - یہ ترجمہ تفسیر یا ترجمہ یا تفسیر
 - تفسیر - اس سے کیا کرنا -

۸- تاہم شریعت - کچھ تفصیل میں بتائی - (مطالعہ - حصہ 4 ص 88 - احمد رضا)
 8- ہم اس بات سے مدعا نہیں کہ مختصر تفسیر میں تفسیر - ہے -

9- غلط فہمی یا غلط فہم سے کہ حضور و صلوات علیہ وسلم کی برکت اور عظمت
 ہے یہ عقیدہ غلط فہم یا غلط فہم ان اثرات ہے - بل اس میں یہ عقیدہ کسی جہاں و انیل
 بھی نہ ہوگا - (رسول الکلام - ص 105 - مفتی دید علی شاہ)
 10- لوگوں کو دیکھو کہ آپ کے لیے یہ چنانچہ کہ کہ بریلوی حضرت جبریل
 عالم کاٹ و لکوں - اس میں اللہ است کا برتر یہ عقیدہ نہیں -

11- ترجمہ یا تفسیر کی - اس کا علم عیسائی عقیدوں جتنا ہے وہ بہتر ہے کہ ہر مقام میں
 اندکرمائی - نہ صرف و ناظر سمجھتا ہے تو اس کے کفر میں شک نہ کرنا بھی کفر ہے -

12- اس طرح یہ دُوب پر محفل میں اس امید ہڑے ہوتے ہیں کہ اگر کبھی تو قیامت
 نہ ہو روح ہلک ہو جائیگا - اگر عمر بھر ایک دن بھی موافق نہ ہو شخصیت ہے -

13- غلط فہمی یا غلط فہم سے کہ حضور و صلوات علیہ وسلم کی برکت اور عظمت
 14- روح مبارک سے اللہ کی عطا ہوئی اور مقام پر حضور و صلوات علیہ وسلم کی عظمت
 سے کم ہو جائیگی - (مقام کاظمی ج 2 - ص 166 - احمد مسجد)

15- غلط فہمی یا غلط فہم سے کہ حضور و صلوات علیہ وسلم کی برکت اور عظمت
 عقیدہ غلط فہم یا غلط فہم ان اثرات ہے - (رسالہ امید و محبت ص 152)

16- حدیث شریف - اس میں جتنا ہے یہاں کہ - (نور علی نور ص 23)

اگرچہ یہ ہے اسی جہلکم لارض قرائب والسماء بقاء والنور
السماء ماء اور جس نے بتایا تمہارے واسطے زمین کو پھونکنا اور آسمان کو چھت
آسمان سے پانی (شش مند) وہ ذات پاک ہے جس نے بتایا تمہارے واسطے
کو فرش و آسمان کو چھت اور برسات آسمان سے پانی (حیمر امت)۔ یہ بات
مذہبی رضا خان صاحب کا ترجمہ وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو پھونکنا بتایا
آسمان کو فرش بتایا۔ آسمان کو چھت کہہ کر یہاں عمارت منسوب کرتا
روایت میں ہے تاحضرت معمر بن یاسر میں نہیں تھا۔

الفاظ کے لحاظ سے ترجمہ کی ایک اور مثال سببسی مراد ذات لیب
ت (اس پر سے گاجیش برق) میں (شش مند) اب دھشتا ہے پٹ رتی
آگ میں (مذہبی رضا خان صاحب) اسی سے معنی ہے کہ اس کے میں بجلی
تسلسل سے تصنیف حجبہ جنہم میں بنا (اوقات) صوبہا لیوہ تن
میں جا وہ غیرہ صبی سے معنی، مٹنے، اٹھنا کے نہیں ہیں مذہبی رضا خان صاحب
خامس کے معنی معوم تھے ورنہ وہ یہ ترجمہ دھشتا نہ کرتے۔ بعض ریویں صاحب
س کو ثابت ہو سکی کہ یہاں دیتے ہیں یہ ترجمہ درست نہیں کیونکہ یہی معنی ہیں
یہ دوسری جگہ میں کے ہیں و تفسیر حجبہ و رتی آگ میں اٹھنا۔

الفاظ کے لحاظ سے ترجمہ کی ایک اور مثال:

و قد قيل له اتق الله احسن العرة بالاسم فحسبه حجبہ (یہ وہ
عرہ ۳۳، ۳۴) اس میں سے کہا ہے کہ اس سے ڈرو تو وہ اس کے اس کو غور کرنا
سوائے اس کے اس کو ذوق (شش مند) اور جب اس سے کہا جائے کہ اس سے ڈرو تو اسے
اور مذہب چھے گناہ کی ایسے کو ذوق کافی ہے (مذہبی رضا خان صاحب) یہی بات ہے

اپنی اور غور کے سمجھ میں آتا ہے ورنہ بھی درست سے کہ غور و بڑی
۲۰۰ سالہ کتاب سے ہیں لیکن خدا سے گناہ کرنا و عزت کا ترجمہ خدا سے کرنا اور
خدا میں سے ترجمہ کو بدھن چھوٹا کسی طرح کچھ میں نہیں آتا

واوی صاحب عہد اور عہد میں فرق نہ کر سکے

عہد عربی (ہند سے اور خدا کو کہتے ہیں) اور عہد فہرے (عہد کے معنی
بندگی و قرآن کریم میں ہے جعل مسہم لفرقة و احبار و عہد
و اسعوت (بندہ) و ان میں سے انصوں کو بند کرنا و بعضوں کو سوار اور
ان سے ہندوئی تپسوی (احمر شش مند) اور ان میں سے کروئے بند اور
اور شیطان کا پچھڑی (احمر رضا خان) انفساں احمد رضا خان عہد اور عہد میں فرق نہ
کے معنی عہد کا معنی رہا۔

احمر عت کے معنی خوشی کرتا:

احمر عت کے معنی بات کرنا و جیرو کی رہا ہے کہ معوم نہیں۔ نہیں معوم
و رضا خان کہ وہ اس کے معنی خوشی کرنے کے ہیں تو یہی حکم فی کثیر من
(خیرت) کہ وہ تمہاری بات نہ ہو کریں بہت کاموں میں تو تم پر مشعل
ہاں شش مند بہت معوم میں کہ یہ تمہاری خوشی کریں تو تم ضرور مشقت میں
اور وہی رضا خان صاحب خوشی کرنا کس لفظ کا معنی ہے کیا اس سے اس کے بہت
ہاں میں نہیں ہے معنی دیا ہے۔ یہاں ریویں میں کوئی پڑھا کچھ آری نہیں جو اس کا
بہتر کرے۔

ملکو کا تیار ترجمہ آپاسنچالا

الا الذین تابوا من بعد ذلك و اصلحو فلان الله غفور رحيم

بریلویوں کا عز و کبر:

بریلوی کہتے ہیں کہ پچھلے تہوں میں وہ دب نہیں تھا اس لئے ماہ
 رصاف نے یا ترجمہ کیا کہتے ہیں کہ یہ آیت جو دوسرے مترجمین نے صحیح قرار
 دیا ہے اس میں موصی احمد رضا خان نے اس کا ترجمہ کرتے ہوئے اسے مقرر اور
 القیاب ہوا، ہم میں بعد ما جاء من العلم انک ادا لیس الظالمین (ب)
 ع (۱) اور تراجم کے تقاضی مطبعہ میں ہے کہ ترجمہ ہر سماع ہے نہ کہ یہ سماع
 اہل میں اس کے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس قدر جو واقعہ کے کلمات سے اللہ تعالیٰ
 محض خطاب کرے۔ مگر یہاں تو موصی احمد رضا خان نے خطاب کو عام قرار دیا
 لیکن آج کے موصی احمد رضا خان نے اس بات پر اکتفا نہ کیا کہ یہ موصی احمد رضا خان کی نسبت سے قرآن
 صحیح ہے بلکہ یہ جن کو دیکھتے ہیں وہ جیسے القاب و دبیہ کیے گئے اس میں یہ
 ظہور کیے گئے وہ اس خاصہ جب کہ یہ نہیں تھا یہ موصی احمد رضا خان کی اسرائیل
 ترجمے میں کیوں بن گیا ہے ولو لا ان فیما ان لعد کدت تو کی الیہ
 قبلا لا دلیک صعب الحیوة و صعب المصاب ثم لا تجد لك عد
 نصبر (۸) اور اگر ہم تمہیں ثابت قدم نہ دیکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف ہر
 تھوڑے لمحے اور ایسا ہوتا تو ہم کو وہی عمر اور دو چند موت کا عذر دیتے پھر تم ہر
 حق ظن اپنا کوئی عذر و گار نہ پاتے اس میں کس دلیلی سے خاصہ جب نہ مانا کہ حضور
 ان کی طرف تھوڑا سا جھٹکے، اے تھے کہ اللہ نے آپ کو سنبھال لیا اور پھر آگے آئے
 الفاظ تھے مدنے آپ کو اس جھٹکی کی پکڑ پکڑائی، یہاں ہوتا تو آپ کو اس پر وہی
 دو چند موت کا عذر دیتے وہ کہتی آپ کو کچھ نہ مانا نہ ہوتا۔ بریلوی جب اس آیت
 خاصہ کا ترجمہ دیکھتے ہیں تو سرایت کر رہ جاتے ہیں سورہ بقرہ کی مذکور آیت پر لفظ

ہاں، بل میں کرنا اکل پھول جاتے ہیں۔ موصی احمد رضا خان نے یہاں بھی یہاں
 لفظ سے سوائے اس کے کہ وہ چند موت کا عذر نہ دیتے یہ روایہ کہ وہ چند
 نہ تھا اب کا عذر۔

ان احمد رضا خان نے قرآن کریم کے ترجمہ کی معنی غیب کی خبریں دینے کے
 لئے ہیں۔ غیب کی خبریں دینے والے کی صریح سے میں اللہ تعالیٰ غیبیہ اس کے بھی
 اطلاع دیتے دے ہیں۔ موصی احمد رضا خان نے بھی غیب کی خبریں دلی جاتی ہیں۔ کاہن
 و اب علی حاکم کے ذریعے غیبی موصی احمد رضا خان دیتے ہیں و اپنے دوستوں کو اس خبر
 دیتے ہیں۔ ہم خود احمد رضا خان کے یہ بعض موصی احمد رضا خان وقت معبود سریتے ہیں
 اس سے محفوظات میں یہ غیب کی خبر لکھنے والے دے گئے کا بھی ذکر کیا
 ہے۔ موصی احمد رضا خان کی خبریں دینے سے نہیں تھکتے یہ پتہ نہ پوری ہے کہ چاہے نبوت کا
 ارادہ کیا جائے اور پھر نبی کی خبر کو تسلیم کیا جائے۔ موصی احمد رضا خان نے غلط فہمی کا
 بار ترجمہ کر کے حضور کریم کے مقام نبوت سے کھلے ہندوں کو انکار کیا ہے۔ گئے
 ملت نہ دوتا تو شاہ کفر، زما آجاتا۔ پیسے مترجمین نے یہاں چھ ترجمہ کیا۔ نبی سے معنی
 نبی کیے۔ اور حق یہ ہے کہ کوئی اور غلط فہمی اس لفظ کا حق اور نبی نہیں کر سکتا۔

حضور کریم کو دوسروں سے ملانے کی جسارت

اللہ تعالیٰ اور اس نے فرشتے حضور کریم پر درود بھیجتے ہیں قرآن کریم میں اس
 سے لفظ "سجود" روا ہے اس کے معنی پڑنے کے لفظ حضور کریم سے ہی استعمل ہوتا ہے میں
 دوسرے مسلمانوں پر یا استغفار سجود روا نہیں پڑھا جاتا جو اس مؤمنین سے قرآن
 کریم میں لفظ صلوٰۃ آیا تو مترجمین نے اس سے معنی رحمت کے لئے میں تاکہ مقام نبوت
 یا امتیازیاتی رہے۔ ہو الہی نصی علیکم و منکھ لیحکم حکم من

الطعام الى اللود (سورہ اتراب آیت ۳۳) کوئی ہے جو رحمت پہنچاتا ہے تم پر
کے فرشتے کہ لکھتے تم کو اندھیروں سے اچھے میں (شیخ بلند) کوئی ہے کہ وہ
ہے۔ (مولوی احمد رضا خان) آپ دیکھئے مولوی رضا خان نے عام مسلمانوں
پارہ استقلال درود پڑھ کر کے کس طرح مقام موت کے اخصص کو قہم کیا ہے۔

وما یحکم من نعمۃ فمن اللہ ثم اذاع حکم النصر فالیہ بحروں
جو کچھ تمہارا سپاہی رحمت و مدد طرف سے۔ پھر جب پہنچے تھیں وہی تکلیف و غم
و طرف چلتا ہو۔ حشر بحر و معنی بڑا۔ (فرزاد)۔ اور چاہئے کہ
مورنا احمد رضا خان تفسیر کو چار کھیر سے لکھ کر کسی کے پیٹ نہ دینے کا میں
تفسیروں کا ترجمہ کیا تم اس کی طرف نہ دیتے ہو۔ دیکھئے کتنی کٹی گئی ہے۔

اعلیٰ حضرت کی دیہاتی زبان

واستعسی اللہ واللہ علی حمید اللہ سے پڑوائی کی اور اللہ سے
حمید آج اور اللہ نے بے نیازی کو کام فرمایا (کس قدر بھدا ترجمہ ہے)۔
حلف بیکہ لقیف، بھتم کے آئیں گے پتیاں کرے مگر کہہ اور ایسا رہتا
ہے ہم تم سب کو گھال میں لے آئیں گے۔ کتنی بھری زبان ہے۔

و کذلک سجنوی المقتوبین و رہی سزا دینے میں ہم بہت پادشہ
والے کو اس خدا حب کا ترجمہ خطہ اور ہم ایسا بدلہ دیتے ہیں بہتان بایوں کو۔
واستعمل الراش شیا اور سر سے بڑھانے کا بھجھو کا پھوٹا کی سیس
ظیفہ ترجمہ ہے۔

ما سمعنا بهذا فی الملة الاحقرۃ ان هذا الاستحلاق ترجمہ نہیں
نہ ہم نے نہ کچھ دین میں اور کچھ نہیں یہ مگر یہائی ہوئی بات۔ اب مولوی احمد

جان کا ترجمہ دیکھئے۔ یہ تو ہم نے سب سے کچھ دین نصرا نیت میں بھی نہیں سنی یہ
حق کی گھڑت ہے۔ گھڑت کا وزن ہی کچھ کم نہ تھا نصرا بیت سب سے پیچھا دین ہے یہ
نقطہ ترجمہ ہے

مضمر کا لفظ کی بے ادبی اور گستاخی

عرش میں "تقی" مارا ضہو مانا خوش مناسبتی میں "تاسے اندکوں کے حضور
میں" فرمایا تھا و ادعل رعت و فقی اور تیرے رب نے تجھے رخصت کیا اور
ناخوش یہ (شیخ بلند) تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا نہ مکر وہ چاہا (مولوی احمد
رضا خان) مضمر کا لفظ "میں" کو مکر وہ کا لفظ خدا حب نے کسی سے نہ مگر نہ کیسے یہ غلط
تھیں کرنا یہ یہ کہتی تھی ہے۔ یہ کیسا عیبت ترجمہ ہے کسی کو یہ ہنا کر کہ تم بے وقوف نہیں
و اس کا قصد فراموش نہیں قرآن کریم میں خدا میں حضور ﷺ کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے
"ان کا ترجمہ یہ کرنا کہ چاہنا کسی طرح بھی درست نہیں مینہ۔

یہ تھیں کہ قرآن کریم کو مومنوں کیسے دکر فرمایا ہے ذکر سے مراد صحت
یادداشت ہے، "ما من نولنا اندکو و لا نل لحافظوں ہم نے تیار ہے یہ
صحت اور ہم آپ کے نصیحت میں (شیخ ہمد) کو سولہ لیت لہ کو نصیحت
سلسلہ مسلسل ایہم (افسوس) کے محبوب ہم نے تمہاری طرف یہ دگار
اتاری (خدا خدا خدا) خدا حب نے دکر کا ترجمہ یہ دگار غلط یہ ہے جو چیز سببہ دہان
نہ رہے ماضی ہو جائے یا گارکتے ہیں مولوی رضا خان خدا حب قرآن کو یادگار
بنانا چاہتے ہیں۔

کے معلوم نہیں کہ ایجاب و قیوں سے نکاح منعقد ہوتا ہے عورت عجب
برے توں کا مطلب ہے کہ وہ دوسرے سے نکاح کرنے پر راضی ہے۔ مختصر

مکتبہ سے کوئی کتاب نہ لے تو اس میں مہر کی شرط تھی۔ جو عورت آپ کے مکان میں سے سختی سے ہوتی آپ کی کتابوں میں تفتیش، بطور غرائز پیش نہ لاتی تھیں۔ و عرواۃ موصوفہ ان وہب نعمہ لبسی ان اراد لیس ان بستکہ
حاصلہ ہٹ میں دوں لموصی (۱) آپ بیت (۵) اور جو عورت بے ملامت
پیش و پس پا جان کی کوئی چیز چاہے نہ لے سکتی تھی۔ یہ خاص تیرے
(شہزادہ) یہاں محض یہ ان کے معنی میں سے کتاب کے عورت نام نہ نہ
سے شہزادہ عطا تھے۔ عورت پر کسی چیز کو پیش نہ کرنا نہ موصوفہ
کہئے درایمان والی عورت گر اپنی جان کی کی نذر کرے۔ موصوفہ صاحب موصوفہ
نہ نہ دیکھ نہ نہ معقول میں اساتذہ ہوتا تھا کہ اس کے مکتبہ کا حال نہ نہ

وہ آپ کو پسند آئی جب مزار شریف پر حاضر ہوئے رش و فرمایا عبدالوہاب
وہ کنیز پسند ہے عرض کی ہاں چنے سے کوئی بات چھپاتا چنے سے فرمایا اچھا تم نے کنیز
حکموہ کی۔ آپ سکوت میں ہے کہ کنیز تو اس تاجمر کی ہے اور حضور ہمہ فرماتے ہیں
معاذہ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیز کو مقدس کی تذکرہ قادم کو اشارہ ہوا انہوں نے
آپ کی تذکرہ کر دی فرمایا اب دیکھا کہ کافس حجرے میں سے جاوا رہی حاجت پوری کرو
معبود ہوتا ہے کہ صاحب مزار اب وہی ہے بھی زیادہ جلدی میں تھے کہ اسے
کنیز دے سرتی مہبت بھی نہ دینا چاہتے تھے کہ اسے اپنے گھر سے جائے۔ مانتا۔
شریف نے تاجر سے میں یہ تاجر بھی چلے تھا۔ ۴۴۴۔

گنہگار کی بدنامی کی بدنامی میں یہ میرے لئے ہے۔ میں جو یہاں پہنچے ہوں
نہایت مختصر کے ساتھ بیان کیا، وہ اس لئے ہے کہ تو کی بدنامی میں آپ کو اچھی طرح
معلوم ہو جائے کہ کتنی بدنامی تو ان میں نہیں جگہ دین میں کی جا چکی ہے۔ اس لئے
صاف صاف ہے کہ تم نے جو عکاسی کی ہے اس میں کاش ہے۔ کاش ہے۔ کاش ہے۔

ہم سہولت دینے کے لیے تحصیل مقصد کے تحت سر میں اقامت کی سہولت فراہم کریں گے۔

سزا الایمان کی مزید موشگافیاں

[illegible]

مصر میں رہتے ہیں۔ سورہ فاتحہ میں آیت غیر الممعصوب علیہم
والانصاف میں ہے کہ غیر ملحقین محمد میں سے ہیں۔ تعجب و رباہ اس صورت میں
ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کچھ ایسے تھے جن پر یہ حق غصہ ہوا اور وہ غمزدہ
ہوئے۔ (شیخ ابند) اس کے متعلق میں دعویٰ محمد رضا صاحب میر کہ اشتہار کے بعض
میں یہ ہے کہ سورہ فاتحہ میں آیت کے دراستہ ان کا جس پر کوئے احسان کی شان کا جن پر
غصہ ہوا اور نہ ہو سکا۔

و معارف فقہیہ بفقہ (بقہ و) کا ترجمہ صاحب مرتبہ میں اور
 دہلی دی ہوگی روزی میں ہے ہامری راہوں اٹھائیں۔ میں بفقہ کا ترجمہ
 صاحب مرتبہ ہے۔ یہ ترجمہ ہمارے بفقہ میں بہت صاحبان کی
 افتخار اس معنی فرج کرنا تاکہ میں صاحب ہیں تو اس کو فرج کرنے
 سے صاحبان کے کا مشورہ ہے۔ میں صاحب شہد کا ترجمہ ہے۔ اور
 دہلی ہمارے روزی میں ہے اس کو فرج کرتے ہیں۔ میں شہد کا ترجمہ ہے۔

چن برسا۔
(۳) ابوالحسنات قادری صاحب لکھتے ہیں "خبروں سے حاصل تفریح واری۔
(تفسیر احسانات 3 ج 16 ص 14)

تاریخ میں تحقیقات سے معلوم ہوا کہ نذرانہ میں "رحمۃ" ہے جیسے حبیب
طرح بھی درست لکھیں۔ کنز راہبان کے گیت گانے والوں کو باعوضی ملاحظہ فرماتا ہے۔
لکھنے والے کو خاصہ حبیب کی تحقیق کی ضرورت ہے۔

۱۷۔ صاحب "سیرۃ شہداء" نے کتابت میں حدیثی نقل ہے "حبیبہ میں
صلی اللہ علیہ وسلم صید و صید صید میں کھڑے ہوئے ہیں اس کا یہ مطلب ہے کہ
میر کرتے وقت اردو میں وہی الفاظ مستعمل رہے ہیں "دروہاں میں" تو "بر
رہے کوئی صاحب" ناگشتا ہے۔ (کنز راہبان ص 1100) مستطوعہ و غیر
مفتی قندرحمدان بھی نصیب میں حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف نام ہے
ذوال بھن، صید و صید کا یہ کہہ کر نہیں پارتا ہے تو تھیں وہاں جہاں وہاں میر کہہ رہے
فرق ہیں۔ (قادی حیدر ج 5 ص 68)

حبیبہ ہر کات شہد تھیں "ہاں میں تو کہہ" پلائے وقت حبیب ناگشتا ہے
نہ کہتے تو مستعمل یاں کہتے کہ وہاں "دروہاں" "دروہاں" رہے ہیں
صلی اللہ علیہ وسلم کی تہستہ "ناگشتا" "دروہاں" سے صرف ہوگا

(کنز راہبان ص 1100)

"دروہاں" میں کھڑے صاحب پر بیوی نے بھی پاک ملا لکھ کر کہتے تو الفاظ مستعمل کیا ہے۔

(۱) تو میں کی صورت سے پچھو سگا۔ (مقامہ 213 کنز راہبان)

(۲) چر رہا تو وقت تو خاموش تھا۔ (پانچ ہر 106 کنز راہبان)

(۳) "دروہاں" میں کوئی وہ ہے کہ "رہا" سے پاس پس پذیر ہوا نہ رکھتے تو
"لکھ" "دروہاں" میں کوئی وہ ہے۔ "کیا شفی" سے پاس مات رکھتے تو وہ تجھے بھی

۱۷۔ صاحب "سیرۃ شہداء" نے کتابت میں "رحمۃ" ہے جیسے حبیب
(۱) "دروہاں" میں کوئی وہ ہے کہ "رہا" سے پاس پس پذیر ہوا نہ رکھتے تو
"لکھ" "دروہاں" میں کوئی وہ ہے۔ "کیا شفی" سے پاس مات رکھتے تو وہ تجھے بھی

(۲) چر رہا تو وقت تو خاموش تھا۔ (پانچ ہر 106 کنز راہبان)
(۳) "دروہاں" میں کوئی وہ ہے کہ "رہا" سے پاس پس پذیر ہوا نہ رکھتے تو
"لکھ" "دروہاں" میں کوئی وہ ہے۔ "کیا شفی" سے پاس مات رکھتے تو وہ تجھے بھی

(۱) "دروہاں" میں کوئی وہ ہے کہ "رہا" سے پاس پس پذیر ہوا نہ رکھتے تو
"لکھ" "دروہاں" میں کوئی وہ ہے۔ "کیا شفی" سے پاس مات رکھتے تو وہ تجھے بھی

(۲) چر رہا تو وقت تو خاموش تھا۔ (پانچ ہر 106 کنز راہبان)
(۳) "دروہاں" میں کوئی وہ ہے کہ "رہا" سے پاس پس پذیر ہوا نہ رکھتے تو
"لکھ" "دروہاں" میں کوئی وہ ہے۔ "کیا شفی" سے پاس مات رکھتے تو وہ تجھے بھی

(۱) "دروہاں" میں کوئی وہ ہے کہ "رہا" سے پاس پس پذیر ہوا نہ رکھتے تو
"لکھ" "دروہاں" میں کوئی وہ ہے۔ "کیا شفی" سے پاس مات رکھتے تو وہ تجھے بھی

(۲) چر رہا تو وقت تو خاموش تھا۔ (پانچ ہر 106 کنز راہبان)
(۳) "دروہاں" میں کوئی وہ ہے کہ "رہا" سے پاس پس پذیر ہوا نہ رکھتے تو
"لکھ" "دروہاں" میں کوئی وہ ہے۔ "کیا شفی" سے پاس مات رکھتے تو وہ تجھے بھی

(۱) "دروہاں" میں کوئی وہ ہے کہ "رہا" سے پاس پس پذیر ہوا نہ رکھتے تو
"لکھ" "دروہاں" میں کوئی وہ ہے۔ "کیا شفی" سے پاس مات رکھتے تو وہ تجھے بھی

(۲) چر رہا تو وقت تو خاموش تھا۔ (پانچ ہر 106 کنز راہبان)
(۳) "دروہاں" میں کوئی وہ ہے کہ "رہا" سے پاس پس پذیر ہوا نہ رکھتے تو
"لکھ" "دروہاں" میں کوئی وہ ہے۔ "کیا شفی" سے پاس مات رکھتے تو وہ تجھے بھی

(۱) "دروہاں" میں کوئی وہ ہے کہ "رہا" سے پاس پس پذیر ہوا نہ رکھتے تو
"لکھ" "دروہاں" میں کوئی وہ ہے۔ "کیا شفی" سے پاس مات رکھتے تو وہ تجھے بھی

(۲) چر رہا تو وقت تو خاموش تھا۔ (پانچ ہر 106 کنز راہبان)
(۳) "دروہاں" میں کوئی وہ ہے کہ "رہا" سے پاس پس پذیر ہوا نہ رکھتے تو
"لکھ" "دروہاں" میں کوئی وہ ہے۔ "کیا شفی" سے پاس مات رکھتے تو وہ تجھے بھی

(۱) "دروہاں" میں کوئی وہ ہے کہ "رہا" سے پاس پس پذیر ہوا نہ رکھتے تو
"لکھ" "دروہاں" میں کوئی وہ ہے۔ "کیا شفی" سے پاس مات رکھتے تو وہ تجھے بھی

(۲) چر رہا تو وقت تو خاموش تھا۔ (پانچ ہر 106 کنز راہبان)
(۳) "دروہاں" میں کوئی وہ ہے کہ "رہا" سے پاس پس پذیر ہوا نہ رکھتے تو
"لکھ" "دروہاں" میں کوئی وہ ہے۔ "کیا شفی" سے پاس مات رکھتے تو وہ تجھے بھی

(۱) "دروہاں" میں کوئی وہ ہے کہ "رہا" سے پاس پس پذیر ہوا نہ رکھتے تو
"لکھ" "دروہاں" میں کوئی وہ ہے۔ "کیا شفی" سے پاس مات رکھتے تو وہ تجھے بھی

(۲) چر رہا تو وقت تو خاموش تھا۔ (پانچ ہر 106 کنز راہبان)
(۳) "دروہاں" میں کوئی وہ ہے کہ "رہا" سے پاس پس پذیر ہوا نہ رکھتے تو
"لکھ" "دروہاں" میں کوئی وہ ہے۔ "کیا شفی" سے پاس مات رکھتے تو وہ تجھے بھی

۱۰) اب شک نہ ہے تو اس کی قوم کی طرف بھیجے تو اس نے کہا: میری قوم اللہ کو
(موسمون نمبر 23 کترا، بیان)

۱۱) ام ایہاں سے میری قوم سے پیٹ کر ہو سکتا ہے جسکو صاحب کاٹگی نے ارشاد فرمایا
میں جس لفظ قوم سے متحدہ قومیت کے نئے خیال سے نظر کیا ہے اس طرف: جن کو شک تھا کہ وہ یہ
کہ وہ اس کا کہ جب کفار و شرکین امیہ و عجم کی قوم قرار پا سکتے ہیں تو حند و اور
اب قوم یوں نہیں ہو سکتے۔۔۔ یہ حقیقت ہے کہ متحدہ قومیت کا تصور پاکستان سے
میں نہیں بعد پاکستان کی اس کو منہدم کرنے کے مترادف ہے۔

(مقدمہ ترجمہ امیہاں)

۱۲) حضرت کا ترجمہ پاکستان کی اس کو منہدم کرتا ہے نہ کہ پاکستان کی حمایت بقول کاٹگی
اسلامیہ اشتہار سے بچنے کیلئے لفظ قوم کا ترجمہ موقوف ہو سکتا ہے نہ کہ صاحب
اس کا ہے۔ اور کاٹگی صاحب نے ترجمہ یا ہے اس سے (خطیب الکوثر امیہاں)
۱۳) یہ کہ کاٹگی صاحب سے ایک ترجمہ اعلیٰ حضرت اور سنت نہیں تاکہ یہ ہم و اشتہار
ہو۔

۱۴) اور جو حد کی راہ میں ماہر جائیں انہیں مروہ نہ کہ (السترہ نمبر 154 کترا، بیان)
مروہ بھی صاحب کتبے ہیں لفظ خدا سے ترجمہ کرنا ترجمہ و تعریف کا حق نہیں کرتا۔

(مقدمہ ترجمہ امیہاں)

۱۵) اعلیٰ حضرت کا ترجمہ نہ ہی ترجمے کا حق اور کرتا ہے اور نہ ہی تعریف کا۔
۱۶) میں کرام انہم نے اپنی طرف سے کچھ نہیں بلکہ کاٹگی صاحب کی عقید نفسی سے وہ اس
معاذ اللہ کا مناسب ترجمہ نہیں کرتے تو ترجمہ داخل صاحب کا ایسی کمزوریوں سے
مراہ ہے جیسا کہ آپ دیکھتے رہے ہیں۔

(الانبیاء نمبر 78)

۱۷) اور ہم اس کے حکم کے وقت حاضر تھے۔
۱۸) اعلیٰ حضرت نے اللہ تعالیٰ کیلئے حاضر کا لفظ استعمال کیا ہے جبکہ بریلوی اسوں کے

(۱۹) ہم مدینہ مدنیہ میں جس کلمہ میں تہ اب کا شہ پہنچا ہوا ہے۔
(حرر انحراف۔ ص 29 مطبہ مدنیہ قرآن)

(۲۰) مدبروں عید کی صواب کتبے میں جس لفظ میں تھیں کا معنی نکلتا ہے۔
صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ستموں رہا پر نہیں سے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
کلمہ ہے۔ (قیل قرآن۔ ص 1-14)

۲۱) قرآن کریم الا ما عندہ ہو یا اگر صحت ہو تو نقل کر لیتے ہیں نہ دست دہ
ہیں۔ بے اعلیٰ حضرت کی طرف اعلیٰ حضرت صوفی کی 2 ہریت و وحید
حالا لہدی کا ترجمہ یہ ہے۔ اور تھیں اپنی محنت میں خود رفتہ پایا اپنی طرف

(۲۲)

۲۳) اور اس طرف اعلیٰ حضرت نے فرما دیا کہ یہ لفظ استعمال کیے ہیں دیکھتے
ہم سے صراحت ہو۔ (یوسف نمبر 30 کترا، بیان)

۲۴) قارئین کرام انڈیا صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کیسے جوحت و تزیین تھی وہ کتنی
مجھی تھی اس کے چھ ہونے میں کسی کو شک نہیں۔ اپنے کا کار کرتے ہیں
یگانہ۔ حان صاحب نے اس محنت و لطف کو بھی خود رفتہ کہا اور جو تپ زنجی کو سیدنا
حیدر سے کہتے تھے وہ بھی تو تھی یا نہ کہ اس نے اسی تپ محبت میں آکر پٹی خواہش
کے کیلئے کیا کچھ پروگرام بنایا۔ اعلیٰ حضرت نے اس تپ اور غدی کی سوچی خود اپنے
چھپا۔ ہو تھی سبھی کی خود رفتہ کہا۔

۲۵) بے اعلیٰ حضرت کا لفظ صحیح معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے اعلیٰ حضرت کی اپنی تہ
معلوم ہوا کہ یہ لفظ خود رفتہ ایک غدی تپ و سوچی و غلط قسم کے پروگرام کیلئے بھی ہو
ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت سے یہ ہے تو کیا ایسا لفظ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور
کے منسوب ہے۔ مگر نہیں اب وہ ہے۔ تو اس کی حضرت پر گئے ہیں نہیں۔
صاحب کے نزدیک یہ اعلیٰ حضرت کا کفر ہے اور کفر و دست کو انحق کہہ سکتا ہے۔

(۲) ثم فرما دودھ سے پیسے بہت رسول تمہارے پاس کھانا یا روپیہ عکم سے کرے۔

(کنز) میں۔ العزیز نمبر 183
(۳) اور اس کے پاس کوئی رس نہیں آتا مگر اس سے حق کرتے ہیں۔

(کنز) میں۔ جرم نمبر ۱۱
(۴) جب کی دست کے پاس کار آمد کیا انھوں نے اسے بھلا دیا۔

(کنز) میں۔ مومن نمبر ۹۴
(۵) اسباب کے پاس کوئی رسول آئے تو اس سے شخص بھی کرتے ہیں۔

(کنز) میں۔ میں نمبر ۱۰
(۶) جب رسول ان کے آگے پہنچے پھر سے تھے
(کنز) میں۔ محمد نمبر 15
(۷)۔ مودی پھر اسی صاحب لکھتے ہیں

یہاں (والمو تنی یعضلہم اللہ) میں لوتی سے مراد کفار ہیں نہ کہ مفسد مروجے ہو کر مروجہ کا احراق فوت شدہ ہوتا ہے وہ عام ہے مومن و کافر سب کو شامل ہے ماسی ویر سے اگر تر تھا یا نہ تھا مروجہ کو ائمہ زندقہ کے گافرائٹ پاک کا حقیقی مفہوم سمجھ میں نہیں آتا۔ میں بھی نہ دیکھ کہ یہاں صرف قیامت اور قیامت فوت شدہ کو زدہ نہ کرنا ہے۔ نہ ان کے یہ مقصد میں نہیں مدد مقصود نظر و غیبا نام دے جب یہ ترجمہ کیا جائے کہ ان مردوں کو ائمہ ان کے کا اب مقصد واضح ہوگا کہ مردوں کو ائمہ ان میں دی مردوں کے جگر قریب سے رہا مقام پر لکھا کہ ائمہ نے کالی و کریم ہے تو وہی ترجمہ مقبول ہوگا جو مقصد کے مطابق ہوگا۔
(تسلیم) ایمان۔ ص 138

۱۱۳ وہی صاحب نے ایک جگہ سے ترجمہ کو کھنڈا ہے جس کی جگہ کہ ترجموں کو غیر مقبول ہے۔
یہ ہے ہو کہ لوتی کا غلط تو کی جگہ استعمال ہوا ہے و کی جگہ مردوں کو دل میں کفر نہیں
حال صاحب کی تحقیق چنانچہ مقصود سے دور ہے سب سے غیر مقبول ہے اور اس سے قریب مقبول کا حقیقی مفہوم سمجھ میں نہیں آئے گا۔

اور دیکھئے کہ اس موتی سے مراد تو کفار تھے و حال صاحب نے ترجمہ کیا ہے کہ

۱۱۳ میں تمہارے سب سے نہیں سنتے مرد ہے۔ (کنز) ایمان نمبر۔ 80

۱۱۳ میں نہ میں مرد یا جوان صاحب اس کا حاشیہ میں لکھتے ہیں مردوں سے مراد یہاں
اس میں ہے کہ مردوں کا نہیں سات (کنز) ایمان۔ دوم نمبر 52

۱۱۳ میں نہیں نہ وہ مرد ہے (کنز) میں۔ طر نمبر 22
۱۱۳ میں صاحب لکھتے ہیں کہ میں مومن و کفار یا علماء اور جاہل۔ یعنی مردوں سے مراد جاہل ہیں۔

(۲) اور نہیں نہ سیکھتے انھیں جو قیامت میں ہے میں۔ (کنز) میں۔ و طر نمبر 22
۱۱۳ میں صاحب لکھتے ہیں کہ میں کہ کوئی قیامت میں مردوں سے تشبیہ دینی سے

(۱۸)۔ ثم لروا ان میں ہو کہ آپ ہی برے کو ہو کہ۔ (الب۔ مبر 50) کہ میں

۱۱۳ میں خاصہ سے ائمہ و ائمہ ترجمہ یہ ہے یعنی ہو کہ یہ ماضی کا صیغہ ہے۔ حال یہ جملہ
رواج میں رہا ہے۔ میں خراب کیا ہے وہ پھر لوتی صاحب سے ہے۔

۱۱۳ میں معنی شرطی جرم مردانہ تشکیک کے طے ہی ترجمہ صحیح ہے یہ ترجمہ
میں سے تحقیق جو اس سے اہم ہوتا ہے کہ شاید اس واقع ہو۔

(تسلیم) ایمان۔ ص 160

۱۱۳ میں صاحب کا ترجمہ بقول حضرت اسی سے بات کا اہم ذیل رہا ہے کہ یہ امت ائمہ
میں میں ہے یعنی یہ ہمارا مدد و قیامت میں ہو کہ یہ بات ۳ یا نہیں جرم سے تو ترجمہ
میں میں وہی ہے کہ میں کہ برائی تحقیق قیامت میں کہ لفظ لفظ کو مانا گیا ہے۔

(۱۹) و علی حاشیہ پنہندہ
(شوی نمبر 15)۔ (کنز) میں

۱۱۳ میں صاحب برائی نے ترجمہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کہنے یہ لفظ استعمال نہیں
۱۱۳ میں آپ کا فرماں خواہش پر نہ چلا۔

22. فخر المجاہدین امام الموحدین شاہ محمد اسماعیل شہید

دہلوی رحمہ اللہ

۹۰ کالات کے مسکت جواب

ایہ بتان: شاہ اسماعیل شہید آنحضرت ﷺ کی شفاعت کے منکر۔

افتی جواب

اس مسئلہ کی طرف سے حضرت شاہ اسماعیل شہید پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ لغو ہندو
 مذہب کی ایک ذی شفاعت کے منکر آپ کی نسبت و تعلق کیونکہ بعد میں ہمارے ہائی پر
 ان امتیازات کی بنا پر یہ شفاعت رسول کے انکار کا تقاضا سب سے پہلے بریلوی
 صاحب نے کیا ہے۔ لیکن حق یہ ہے کہ وہ اس کے بعد چلتے چلتے مولوی نعیم الدین صاحب مراد
 آباد کی جانب سے مولوی مراد حسن صاحب پٹی کتاب "طبیب مریدان" میں لکھتے ہیں
 کہ آپ تنویر الایمان "سب کو چھوڑ کر انبیاء کی شفاعت کے انکار پر زور دے، اور شفاعت
 انبیاء کو رد کرتا ہے کچھ لکھے ہیں کہ فرماتے ہیں۔ "تقیہ الدین" نے انکار
 کیا ہے اس میں یہی غضب اظہار کیا ہے کہ انکار شفاعت میں شریکین و معتزلی کی غرض استاذ
 کے لئے یہ شفاعت و رسالے سے بھلا ہوا۔

لیکن یہ مدعی صاحب نے حضرت اسماعیل شہید پر یہ سناں عظیم اپنی طرف سے
 لکھنے کے بعد شفاعت رسول، شفاعت پیغمبر، شفاعت حق و شہداء پر یہ پرتوئی
 کیا ہے اور بعد ازیں اولیاء کرام کے تقاضا کا سچا و اسناد شروع کیا ہے اور اپنے جلیل
 القدر و پیر و سربراہ ہے کہ میں نے شفاعت رسول کے منکر اسماعیل شہید پر ذیل قطع
 کیا ہے۔

ایہ بتان: آنحضرت جواب قرآن کے الفاظ میں یہ ہے کہ "حفظہ اللہ علی الکاثرین"

قاریں! آپ ہی فرمائیں کہ اس عبارت کے کس فقرے پر آپ کو اعتراض ہے۔
 طریقیہ وہی بادشاہ اپنی اولیائیات اور متوقوں کی رات ماننے پر ہوا تھا
 ہوتے ہیں۔ اسی طرح بدعت کے بھی جو قصہ و فتنے عمل جلیقین ہے یہی مقرر ہیں
 اذیہ و محبت سے مجبور ہے کہ ان کی شفعہ عتقوں کرے۔ نہیں ہرگز نہیں ملے گا۔
 ادب و عطا کو اپنے لیے مراتب پر قابو کرنا اور ان کی شفعہ قبول کرنا محض اس کا حال ہے۔
 اور بندہ لوازی ہے۔

شفاعت بالاذن

حضرت شبیہ شفعہ عتق کی دوسری قسم "شفاعت بالحجت" ہے۔ اذنیہ ہے۔
 شفعہ عتق کی بیان فرماتے ہیں۔ جو عام بادشاہ ہوں کو پیش کرتے ہیں اس سے یہاں
 تیسری بیان فرماتے ہیں

"تیسری صورت یہ ہے۔ جو یہ چوری ثابت ہوئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں اور چوری وہ
 سے ہمیشہ کا پیش نہیں ٹھہرایا مگر کسی کی شہادت سے قصور ہو گیا۔ سو اس پر شرمندہ ہے اور
 اس پر تائب ہے۔ اور بادشاہ کے کہیں کوہر انگلیوں پر ہے تین فقیر اور بھٹا ہے۔ اور اس
 سے جتنا ہے اور بادشاہ سے بھگ کر کسی حیر اور دوزخ کی پناہ دیکھتا اور اس سے دوزخ
 میں کی کی حیرت نہیں چاہتا اور دن رات اس کا منہ دیکھ رہا ہے کہ دیکھے میرے حق میں
 حکم فرمادے۔ اس کا یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے دل میں ترس آجاتا ہے مگر تین بادشاہ
 کا خیال کر کے بے سبب درگزر نہیں کرتا۔ کہیں کوہی سے وہ تین میں کی قدر ٹھٹ
 ہے۔ کوئی حیر و دوزخ میں مرضی پا کر اس فقیر و وار کی سفارش کرتا ہے۔ اور بادشاہ اس
 کی عزت بڑھاتا۔ خبر میں اس کی سفارش کا نام کر کے اس چوری کی قصیر معاف
 ہے۔ اس کو "شفاعت بالاذن" کہتے ہیں۔

اس میں سے اس چوری کی سفارش اس نے نہیں کی کہ اس کا قریبی ہے یا شہید یا اس
 میں اس سے ٹھکانا تھا جس بادشاہ کی مرضی سمجھ کر کوہی کو وہ تو بادشاہ کا میرے نہ کر چکا

کہ جو چور کا حق بن کر اس کی سفارش کرتا ہے تو آپ بھی چور ہو جائے گا۔ مگر
 شبیہ شفعہ عتق کی یہ تین مثالیں دینے کے بعد فرماتے ہیں
 اس قسم کی شفعہ عتق اللہ سے ہاں میں ہوئی۔ ذرا شفعہ ہوا چاہتا (اسی سے مر
 دکر ۱۱۱ شفعہ عتق بخت کر میں اپنے پس محبوب کی ہمت نہ ہائی تو بعد اس
 مسئلے سے میرے ان کو بہت رہا وہ صدمہ پہنچے گا۔ شفعہ عتق نہ ان قسموں کا کوئی بھی
 عتق قائل نہیں ہے۔ اس نے جو شفعہ عتق کی یہ تیسری صورت بیان فرمائی۔ اس
 ناٹھید قائل ہیں۔ تیسری قسم کی شفعہ عتق بیان فرما کر کہتے ہیں۔

۱۔ شفعہ عتق ہوا۔ اس کہتے ہیں۔ تیسری سفارش خود ملک کی پرہنگی (جارت) سے
 ہے۔ سو یہ دنیا میں اس قسم کی سفارش ہو سکتی ہے۔ اور کسی نبی و رس کی شفعہ عتق
 اور اس حدیث میں مذکور ہے۔ سو اس سے عمل نہیں میں وہ شفعہ عتق ہوا۔ بندہ و لدی اور خود
 مددائی کے پرہنگی ہے۔ ہوئی۔ (تقریباً ۱۱۱)

۲۔ شبیہ کی عداوت اور دشمنی کی طرح واضح ہیں۔ کہ سو یہ تیسری قسم کی شفعہ عتق
 ہے۔ اور تیسری قسم جسے شفعہ عتق ہوا ان کہتے ہیں۔ جتنے ہیں۔ جتنی امت مسلمہ کا عقیدہ
 ہے۔ تین ناخذ شفا سوں کا کیا کیا جائے کہ سیاق و سباق دور آگے دیکھیں چھوڑ کر اول تقریر
 الصلوۃ (لر) کے قریب مت چاڑھ لے لیا ہے۔ اور "اتم سکاوی" چھوڑ دیا ہے۔

۳۔ ناخذ شفا جانے کتنے کتنے لگائے گئے۔ اس میں شبیہ شفعہ عتق کا سطر ہے۔ وہاں ہے۔
 دوسرے مرتبہ ہے۔ بھڑی ہے۔ خدا جانے کیا کیا تھے لگائے۔

۴۔ اس کی خدمت میں صرف اتنا عرض کر سکتے ہیں کہ زندگی چند روز ہے۔ اس کی شہرت بھی
 چند روز ہے۔ خدا کے سے سبب و ذوق و کسی مسلمان پر اپنی شہرت کے سے غلط فہم
 نہ آتے۔ مت لگاؤ۔ قیمت کے دن خدا کو یا منہ دکھاؤ گے۔ مہم و فتنے سے کہہ سکتے ہیں
 قرآن وحدیث میں جہاں کہیں بھی شفعہ عتق کا ہے۔ اس کے ساتھ "بذل اللہ" کی
 یہ دہائی ہے۔ شفعہ عتق ہوا چاہتا اور شفعہ عتق بخت کا کسی جگہ بھی نہ کہیں۔ جو یہ عقیدہ

۹۔ عدم بن عبدالمہر نے کہا کہ تمام اہل ایمان آپ کے دینی بھائی ہیں۔

(تین اتران، ج ۱ ص ۱۱)

۱۰۔ معین لکھتے ہیں کہ قیامت تک سے تو مسلمان آپ کے دینی بھائی ہیں۔

(ج ۱ ص ۱۰)

۱۱۔ حبیبی فرماتے ہیں کہ تھے۔ جس سے امیرؑ بھی بہت محبت کیا اسلام پر۔

(تحریر، ص ۱۱۰)

ایک قلابازی

شریعہ کو لبی ہوشیاء اور چار سو سو صد احادیث و روایات سے انبیاء و ائمہ
سابقہ و بعدیہ نے ثابت کیا ہے کہ ان کی وجہ سے آپؐ مسلمانوں
بھائی کیلئے سے فخر ہوتا ہے۔

اولاً خدا نے پیغمبر کو جسے ناموس ہے، فرمایا ہے۔ کہ یہ برانام نہ کہتا تو خدا انبیاء نے۔
پھر ان کا نام استقبول نہ کیا۔

ثانیاً: اگر انھیں علیؑ کے بھائی نہیں ہیں۔ صرف سرخسی کے لئے فرمایا ہے تو۔

حقیقت کے خلاف ثابت ہو جائے گا۔ جو نبی کی شان میں استغاثی ہے۔

ثالثاً: اب ہم چند حدیث نقل کرتے ہیں۔ جن میں صحت ہے نہ انھیں سرخسی کو پہچاننا۔

ہے تاکہ یہ شہرہ نہ کہ مقلد کے نبی کو پہچاننا کہ ان کا وہب کفر یا استغاثی ہے۔

طرح معترضین نے لکھا ہے۔

۱۔ حضرت علیؑ انھیں سرخسی کے متعلق ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

اللہ کے نبی محمدؐ کو پہچاننا کہ انھیں اور ان کے سرخسیوں کے سرخسیوں میں۔

نہایت

۲۔ حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ وہ مسلمانوں کو پہچاننا فرماتے۔

۳۔ جہر میں نہ ہش کے کہ ہم پہچاننا کہ وہ مسلمانوں کو پہچاننا فرماتے۔

۱۔ عدم بن عبدالمہر نے کہا کہ تمام اہل ایمان آپ کے دینی بھائی ہیں۔

۲۔ معین لکھتے ہیں کہ قیامت تک سے تو مسلمان آپ کے دینی بھائی ہیں۔

۳۔ حبیبی فرماتے ہیں کہ تھے۔ جس سے امیرؑ بھی بہت محبت کیا اسلام پر۔

۴۔ شریعہ کو لبی ہوشیاء اور چار سو سو صد احادیث و روایات سے انبیاء و ائمہ

سابقہ و بعدیہ نے ثابت کیا ہے کہ ان کی وجہ سے آپؐ مسلمانوں

بھائی کیلئے سے فخر ہوتا ہے۔

اولاً خدا نے پیغمبر کو جسے ناموس ہے، فرمایا ہے۔ کہ یہ برانام نہ کہتا تو خدا انبیاء نے۔

پھر ان کا نام استقبول نہ کیا۔

ثانیاً: اگر انھیں علیؑ کے بھائی نہیں ہیں۔ صرف سرخسی کے لئے فرمایا ہے تو۔

حقیقت کے خلاف ثابت ہو جائے گا۔ جو نبی کی شان میں استغاثی ہے۔

ثالثاً: اب ہم چند حدیث نقل کرتے ہیں۔ جن میں صحت ہے نہ انھیں سرخسی کو پہچاننا۔

ہے تاکہ یہ شہرہ نہ کہ مقلد کے نبی کو پہچاننا کہ ان کا وہب کفر یا استغاثی ہے۔

طرح معترضین نے لکھا ہے۔

۱۔ حضرت علیؑ انھیں سرخسی کے متعلق ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

اللہ کے نبی محمدؐ کو پہچاننا کہ انھیں اور ان کے سرخسیوں کے سرخسیوں میں۔

نہایت

۲۔ حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ وہ مسلمانوں کو پہچاننا فرماتے۔

۳۔ جہر میں نہ ہش کے کہ ہم پہچاننا کہ وہ مسلمانوں کو پہچاننا فرماتے۔

نجات ہیں۔

مثنوی جواب

اس سے کچھ گئے چل کدے تھے ہیں

اس اعتراض کی بنیاد سید محمد شہید کے مکتوبات ”معراج مستقیم“ پر رکھی جاتی ہے جس کے ذریعہ اعلیٰ شہداء اعلیٰ شہید ورموالات عبادتی ہیں اور یہ حصہ بال شہداء اعلیٰ شہید کا کھانا ہے۔ اس مستحکم موضوع تصوف ہے۔ اور اس کتاب میں حضرت شہداء ولی اللہ محدث دہوی (رحمۃ اللہ علیہ) کی وضاحت کی گئی ہے۔ ان حضرات نے تصوف کے بارے میں سنی لکھی ہیں

اصل عبارت

وہ تمام مہمہ ایک درجہ نہیں ہوتے بلکہ اس میں فرق مراتب ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ ساتویں بیوی کی ہی مہمہ سے زیادہ ہے۔ اور جتنی تمام توحید کو ہر طرف سے پھیر کر پشیمانی اور بزرگ جتنی حور سالت مہمہ لکھتے ہیں وہ نہیں۔ لکھنا، لکھا، اور حشری مہمہ (اللہ) سے غافل کرنے والی دوسری چیزوں کے خیالات میں وہ پڑ جاتے ہیں۔ اور جب مہمہ سے کیونکہ انسان کو ان سے کوئی ایسی ٹھیک ہوتی اور نہ ہی کوئی عظمت و محبت ان میں ال ہوئی ہے۔ بلکہ انسان خود بھی برا اور ذلیل و خوار سمجھتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس کو یہ خیال ہو جاتا ہے کہ میں نماز میں ہوں وہ ان غیوہات خیالات و سادہ اس کو خودی سے نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور حق تعالیٰ کی طرف اپنی توحید کو پھرنے اور ستوار کرتا ہے۔ جو نماز کا حقیقی مقصد ہے۔ بخلاف اس کے کہ نماز میں بیٹے عرشہ پاسی اور بزرگ کی طرف ”نہ ہوت“ یعنی اپنی طبیعت اور ذہن کو ہر طرف سے پھیر کر جتنی کہ حق تعالیٰ کی طرف سے جتنی بڑا کر کامل کیوں کی سمجھتا ہے اپنے شیخ کی کسی درگاہ و معظّم ہستی کی طرف مائل ہوتے۔ تاہم یہ مہمہ عام و سادہ کے زیادہ معظّم ہے کیونکہ اول تو اس میں اپنے مقصد یعنی حق تعالیٰ کی طرف سے توحید کو مشتعل کرنا ہوتا ہے۔ جو مقصد ہمارے کے بالکل خلاف ہے۔ اور ثانیہ کہ انسان یا خصوص نمازی مسلمان کے دل میں ان وجہ احترام و ستیوں کی انتہائی عظمت و محبت ہوتی ہے۔ ہذا وجہ وہ نماز میں ان سے لگا لگا گا اور منتقل ہرگز

(۲) ”اور اللہ کے رسول پر ایمان لانا یہ ہے کہ ان کو رسول خدا کا اور بندہ و مقبول اللہ سے کلمات اور غیوہات میں انھیں چاہئے۔ اور جو بات رسول فرمادیں اس سے ان میں نہ کی عرض کیجئے اور رسول کے حکم کو سب مخلوق کے حکم سے مقدم کرے۔ اور اس میں عقل ناقص کو غفلت ہے۔ اور اس کے حکم کے مقابلہ میں کسی کا حکم نہ مانے۔ اور ان فرمودہ کو حرق نہ کرے۔ بلکہ اس بات میں قائم مضبوط ہو جائے۔ کبھی شہادت دے۔ رماے ایسا نہ فرمائے۔ کیا بڑا۔ بھائی کا بھی یہ درجہ ہے“۔ ورموالات شہید (رحمۃ اللہ علیہ) کا مہمہ اور وجہ بڑے بھائی کا سمجھتے ہیں؟ ان کے راسخ توحید کے بعد حق و کلمہ میں سب سے بڑا مقام حضرت علی (رحمۃ اللہ علیہ) کا ہے۔

تیسرا بہتان: نفوذ باللہ اسماعیل شہید کے نزدیک نماز میں حضور علی (رحمۃ اللہ علیہ) کا خیال آجانا، بھل اور گدھے کے خیال سے بدتر ہے

اس سے پہلے کہ کچھ اصل عبارت یہ اس کی تفسیر و مضمون کا ذکر کریں۔ بہتر معلوم ہو جائے۔ جس لکھنے سے معترسین اس بہتان کو پیش کرتے ہیں بیان کریں۔

”نفوذ باللہ اسماعیل شہید کے نزدیک نماز میں حضرت علی (رحمۃ اللہ علیہ) کا خیال آجانا، بھل اور گدھے کے خیال سے بدتر ہے۔ ان کے نزدیک نماز میں حضور علی (رحمۃ اللہ علیہ) کا خیال آجانا، بھل اور گدھے کے خیال سے بدتر ہے وغیرہ وغیرہ“

یہ ہے وہ بہتان عظیم جو حق تعالیٰ نے شہادت حاصل کرنے والے پر ہوا ملاں، مودعا شہید پر لکھا ہے۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے

جنھوں نے پھر خدا کی لعنت ہے

کی مذکورہ دیکھنے کے مطابق ان کی صورت میں دل جماع سے گارہ و متدین
صورت میں ان کی ہر یکاں میں ہواست بہت چٹائی اور تقطیع و تکریم کے وہ عینیت و
نقد سے سوئے پائے تھے جس مقدس سستی کی اس حیالی صورت سے وہ
تھے۔ بلند ہاتھ نہ کر دیے تھے اور اس میں جو سر اللہ تعالیٰ کی حسیہ
قے سے عین اللہ کی تقطیع و تقصود، اصلی بنا کر اسے شک سے پاک کرتے تھے۔
میں انہی طرف سے توجہ بن کر صاف اپنے رشتہ کی طرف لگانا عام نہیں ہے۔
تقبیل میں گھر کر کے ہیں۔ وہ اس سے زیادہ صحت ہے۔

محترم قارئین! یہ توجہ و محنت اس پر طوفان ہے۔ کیا ہے اور اس کے تقویٰ
کی ہے۔ مگر اسے نہ صرف محنت و محنت، بلکہ اور کئی دوسرے
عہدہ تھا و جب ان کے ہر کے مدد سے توجہ بن کر اس کی اور طرف لگانا
مستقیم ہے۔ جو توجہ غیر خدا کی طرف لگائے اور شکر فرمایا ہے۔ غیر خدا میں
ما تھوہرہ کہ تمام جمہور علیہ اسلام اور کرم ہستیوں بھی آجاتی ہیں۔ میں ایک سید اور
دوسرے اس کی وجہ سے کافر و ہابی گستاخ رسول ہیں۔

مزید وضاحت:

۱۔ شاید قضاہات کی تجدید شہادت میں یہی توجہ و محنت و عبادت کی ہے۔
سے مسکن کا استخراج و شیخانی کا تصور، لنگی و طاقت کی رور، سب چیزوں کا
بلند و اعلیٰ سے بھی زیادہ باعث ثواب ہیں۔ میں نے اس میں وہ سعادت سے اپنی
ن کی طرف لگا دینا کا عمل کر کے اسے گھر (میں، مدح) سے بھی زیادہ
ہیں۔ یہ تصور (محنت) کا جو خور سے اس نے ہر گز نہ کر دی وہ جب نہ رہا ہے
نہیں نہ ہے کہ عین کو دور کرنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن اس کے مقاصد میں
اور مسائل غریب کا استخراج و دیکھنا کہ وہ لا راہہ کرتا ہے اس لئے اس سے
کی طرف نہیں کرے جو اس نے کرے۔

۲۔ میں محنت کا نکتہ لنگی کی مثال عظمت کا بیان ہے کہ گھر میں ان کی طرف توجہ
و ان جانے تو لنگی کی شان ہے۔ عظمت و مقام و شان و مرتبہ بطرف وجہ سے خدا
کی طرف توجہ نہیں جو آپ کے سب اہل و عیال و عیالوں اور اس میں حالت کتب
میں میں بندہ انہی میں کھانے کو روکا ہے گا۔ و ہر سے توجہ ان کی، لنگی بہت چ
ہر دہشت میں یہ کشش کہاں ہے۔ بدھ تھی کی کشش نہ ہے۔
۳۔ اپنی بات توجہ پر ہے۔ و تمام توجہ صرف ہی رکھے تو یہ توجہ کو پند نہیں
۴۔ اس میں اصلی یا جی رہنا ہی حد سے کوئی رہتا ہے

۵۔ توجہ محنت کا نکتہ بطریقہ بطرف رکھے تو یہ حد کو کیسے پند ہوگا۔
۶۔ قیامت میں توجہ خدا کی طرف رکھنے کو سنی سمجھا تو توجہ محنت کا نکتہ بطریقہ بھی ہوگی
۷۔ میں خود نہیں ہوگی کہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ و خیال کو نہ لے سکے گا۔ یہ ہے۔
۸۔ وہی مثال ایسے کہ آپ کسی عازم حج سے کہیں کہ آپ روضہ پاک نہ چلیں بعد میں
۹۔ میں ان کی آپ کے لیے پسینہ بہا رہا ہے کہ ہنسنے ہوگا۔

۱۰۔ وہ آپ سے قلب کا شتیق و محنت اتنا ہے کہ اگر آپ گئے تو آپ تو وہیں سے ہر وہ
۱۱۔ نہ کہ نہ عرصہ میں تبصرہ نا ہوگا تا حد میں نا ہوگا۔ در کان حج فوت ہو جائے گا۔
۱۲۔ یہاں نہ بطریقہ سے کسی بولی میں ٹھہر جائے۔ یہ بات آپ کو لنگی کے قلبی محنت کا پتہ
۱۳۔ یہ ہے نہ کہ گستاخی کا۔

۱۴۔ محنت کا نکتہ لنگی کا خیال مبارک نماز میں لا کر تمام توجہ اہم کو کر دی جائے پھر
۱۵۔ عاشق و خیال آئے کہ یا میں تو ہر میں میں۔ اس عشق کے ہاتھوں مجبور ہے کہ توجہ نہ لے
۱۶۔ تو سب نہیں لگا کر میں محنت کا نکتہ کا غور کرے۔ یہ آپ کے خیال و توجہ کو ترک
۱۷۔ وہ اس کو توجہ کی یہ بات مناسب ہے؟

الترامی جواب

اکابرین امت سے الزامی جواب

(1) کبیری شرح منیہ میں ہے

اگر نمازی سے اپنی منجات میں غیر خدا کی طرف توجہ کی تو خدا تعالیٰ کا غضب بڑھ جائے گا۔

۴۲۰) (۴۲۰)

(2) تجرید و مفردات سے ہیں

یہ دیکھو کہ یہ مارے وقت ہمہ تن ہیں ایک دوسرے پر قلعی ہو رہے۔

کے لیے یہ بات کہ ہر مومن کو اللہ تعالیٰ کا حکم اور اس کے رسول کے احکامات سے امتثال و اطاعت واجب ہے۔

(نیمپے سعادت ص 165 پر رہا ہے)

(3) سب مجس اے اے اے ہیں

کی متبرکہ مدت میں ہمارے صلیبیان قبہ میں ہونا مار پڑھنا بھی اس مخالفت (العص) سے

لیہود (المصاری) میں شامل ہے۔ مخصوص ایک نیت میں کہ جب رخصتی ہوئی

۱۱۷) (مجلس: ۱۱۷) (مجلس: ۱۱۷)

سبکی لکھنؤ میں وٹا میدان شہرہ عظیمہ نے فتاویٰ عریضوں میں کی ہے۔

مضامین حضرات سے الزامی جواب

(۱) مشتق منظر مدثر صاحب نے تھے میں شرم کے یوں تو بہت سے درائع ہیں۔

۱۔ قاضی مرید۔ اسی خاص قصہ و برکت اور عظمت کا اتنا قوی حساس ہو گیا کہ

سے غافل ہو رہے۔ (خُطبۃ الِسلام۔ ص 32)

(2) مقبولانِ خدا کیسے خدا کی ہستی کے سوا کسی غیر کو عصبِ سرنا تو درکنار بلکہ ان میں سے

یوں دانا بھی گستاہ ہے۔ (مسند او۔ از عابد الرحمن۔ ص 39)

(3) بریلوی جیدہ مشہور دھندوں نکلتے ہیں حضرت ابو عیینہ ناری۔ آپ شخص ۱۰۰

تہ سناؤ فریاد تجھے نہ ۱۷۸۔ اور موت کا زبر روئے اور ایک کتے کو بھونٹتا ہوتا سب

۱۴۹ (شرف علیہ السلام)

(4) مہتمم صاحب نے جس سورہہ طہ کی آیت میں 8 فی عسیر میں آیت میں عبادت

۱۔ اقلیت و صنعت ہو رہی ہے، اس کی طرف سے ہوسکتا ہے

مع دبا۔ اس کی طرف تو ہے۔ (حرین مرقا۔ ص 835)

(5) حاصلہ دیو میں لکھتے ہیں

(۴۲۱) (آقہ) نعمت قادیانہ ۳۷

[illegible]

(6) موانع کی حالت میں صاحب سے یہ مواریں دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ

دعوتِ حق کے لیے حاضر ہو کر، اور شاہِ کبر عنایت سے اسے اپنی ہمم کللی سے

شہزادہ محمد امان اللہ صاحب نے شہزادہ محمد امجد علی شاہ سے ہاتھ ملایا اور حضرت بادشاہ کو

۱۳۴۵

(7) اِس جملے میں تکریم تحریریں تفصیل میں کہ معنی لند کہ ہے یہ ہیں حد ثقلی بہت

رہنے اُپر اس معنی کو نہیں دیتا تو چاہیے ہے۔ اور جو دیتا ہے اور رکاوٹ خود کے منصوبہ

۱۰۰ کے کئی بی بی جی و ہر مرق کی کھیر حاصل ہے اور چیزیں کئے اور دیبہ سے ہر کس

۷۔ حقیقت معبودس نام رکامی کے تسلط وہ مقرب ہے۔

(8) فاصلہ ہر چوک کے درمیان میں احسن ہو اور سیدم پھیرے تلے کسی نہ کی نماز چوکی

(لکھنؤ میں مقیم رہا۔ ۱۸۴۲ء)

اور، کچھ کر رہے ہیں۔ سناؤں حقیقی ہے (قوی رضویہ۔۔ بہارِ بیت)

یہ قرآن پڑھنا اس قدر ہونے لگی۔۔۔۔۔

چوتھا بہتان: مولانا اسماعیل شہید لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا جسد

اقدس مٹی میں ختم ہو جانوالا ہے

مولانا اسماعیل شہید پر ایک یہ بھی الزام لگایا جاتا ہے کہ خود بالحدیث نے بھی
کہ آنحضرت ﷺ کا جسد اقدس مٹی میں ختم ہو چکا ہے۔ اس کی بنیاد بھی
میں کی ایک عبارت پر رکھی جاتی ہے۔
اس کا مختصر جواب تو یہ کہ ”بہت تک حد بہتان“ عظیم ”میں مولانا شہید کی بات
در کہاں یہ مرد و مضمون

میں سے پہلے کہ جس کی عزت اعلیٰ کے متعلق کچھ عرض کریں مولانا شہید کی وہ عبارت پیش
ہیچے ہیں جس پر انگلی ٹھائی گئی ہے۔ آپ ایک حدیث کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔
یعنی میں بھی مرکز یک دہن مٹی میں سے ہوں، کب کدہ سے
ہوں۔ کدہ وہ کسی ادا پاک کو جسے جو نہ مرے کبھی۔ جس میں وہ فقرہ ہے جس پر شارب
ہے کہ خود بالحدیث یہ بات الٹی مٹی کا کہنے مگر میں اور آپ ﷺ کے جسد اطہر سے مٹی
جانے کے قابل ہیں
تحقیق جواب

گر خدائے دل سے اسی فقرہ پر غور کریں تو جو ”آپ“ کو چاہے گا۔
شہید نے یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی مٹی ہوں، بلکہ لکھ بھی مٹی میں سے والا
ہوں۔ یہ ایک رد و جواب ہے جس کے معنی میں مٹی میں دفن ہونا ختم کی کتاب تھا کر
میں مولانا شہید کی حد یہاں یہ ہے کہ ”آنحضرت ﷺ کا جسد پاک فرمایا کہ میں بھی ایک ادا و فانی
کرمش میں دفن ہونے والا ہوں۔“

۲۔ انبیاء علیہ السلام کے جسم مٹی پر حرام ہیں

حدیث میں سے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

”یقیناً اللہ تعالیٰ سے زمین پر مکر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔“

”تو مولانا اور بعض کا یہ عقیدہ ہے کہ قیام کے جسم مٹی پر حرام نہ دیے گئے ہیں اور
حدیث میں بھی یہی قریباً ہے۔ مٹی میں مدہ ہیں۔ جو مٹی ”آپ“ کی قبر پر جائے درود پڑھے
مٹی میں مدہ ہیں۔ درود پڑھا جائے تو فرشتوں کی ایک جماعت کے ذریعہ آپ
ﷺ تک پہنچا جائے گا۔ اس عقیدہ کی تصدیق ”المکرم علی المکرم“ کے مدروحات
میں مٹی سے مٹی کا ”تحت“ ہونا پڑتا ہے۔ ”آپ“ کو مٹی کی طرف مٹی۔

”انہما“ سے ”تحت“ پڑتا ہے کہ یہاں مٹی میں۔ ”آپ“ کی جہت کی وجہ سے ”مٹی“ میں ملنے
والی ہوں“ کے معنی یہ بھی یہ کہ مولانا حضرت شاہ صاحب کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہ
السلام کی قبروں میں سہماتیں ہیں۔ ”تحت“ یہ مٹی کی جہت ہے۔ درود ان میں یہ
نہ پڑھنا مٹی میں سے مٹی ہو جاتا ہے

چنانچہ مجمع صفات، ج ۲ ص 565 میں مٹا کے معنی ”دفن ہونا اور میری حدیث میں 90 میں
ہے خاک مٹی میں مٹی دفن ہونا، ”آپ“ و اس بات میں ہے کہ مٹی میں مٹی دفن ہونا اور
پھر اس معنی سے صحیح ہونے پر شعر سے استدلال کرتے ہیں
میں تو خاک کا پتلا ہوں لیکن تھک لٹھانے مٹی میں ملا دیا (شار)

”نور انوار“، ج 4 ص 1189 *
”مٹی میں مدہ“ کے معنی ”مٹی میں دفن ہونا“ ہیں۔ اسی طرح درود کی مٹی میں مدہ
”ختم“ درود کا تاریخی سواہر میں ”مٹی میں مل جانا“ کے معنی ”مٹی میں دفن ہونا“
سے لے گئے ہیں۔ چار عبارتوں کی گئی ہے۔
”آپ“ کی جہت ہونا ہے، ”آپ“ صرف مٹی رہ جاتی ہے جسے قبرستان میں چھوڑتے ہیں
”مٹی“ کے ساتھ مل جائے۔
”تحت“ سے لے گئے ہیں۔ مٹی میں مٹی ہو جائے۔ ”مٹی“ میں مٹی ہو گیا ہے۔

”آپ“ مٹی کے ساتھ مل جائے۔ ”مٹی“ میں مٹی ہو جائے۔ ”مٹی“ میں مٹی ہو گیا ہے۔
”مٹی“ میں مٹی ہو جائے۔ ”مٹی“ میں مٹی ہو جائے۔ ”مٹی“ میں مٹی ہو گیا ہے۔

نہ تھیں، لیکن ہونا چاہتے ہیں۔۔۔ اس قسمی کے مناسبت سے شمع بجھنے لگی۔

(٢) ٤٢ : ٢ = ٢١

یہاں مٹکی ملی ہے نہایت اونچی، اُسے جانے سے کتنی مٹکی ملے۔۔۔ نہ ہر ایک مٹکی
نے سہ ہندیں، سہ مٹکیوں نہایت سے شعر لکھتے ہیں۔

— مٹی میں ملا دیا (بیمہ، مئی ۱۹۶۷ء)

تاریخ: ۱۷-۱۸-۱۹۰۷

2. حجت الاسلام قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم

الہوتی پر اشکالات کے مسکت جواب

در بہتان مولانا محمد قاسم نانوتوی ختم نبوت کے قائل نہیں۔

اب ۱۲۰۰ھ کی طرف سے شیخ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی پر لگایا جاتا ہے ۱۰۰ یہ
چند روایتیں نقل ہیں۔ ان کے خیاب میں وہی اور باطلوں
کے عقیدہ کا ذکر ہے کتاب "تقدیر حسن" میں لیا ہے یہ عقیدہ وہن کہ حضور
بعد ہی کر کوئی نبی آئے گا۔ حضور کی کشت نبوت میں وہی فرق نہیں
یہ عقیدہ نافر ہے جس کے محمد قاسم نانوتوی اور ان کے پیروں کا فر و مرتد ہیں۔

اس سب سے پہلے علامہ کے امام مولوی محمد رضا صاحب نے حضرت نانوتوی
کو اس کا ذکر نہیں ہے یہ کتاب "حسام الحرمین" میں لیا ہے۔ اس اعتراض کے
میں نے محققانہ طور پر عرض کیا کہ میں کہتا ہوں کہ حضرت علیؑ، اللہ تعالیٰ مکررین ختم
نہیں ہوئے ہیں۔ اہل علم کے درجہ نے ان کے گام کے دو بار بھی خد کی لعنت ہو۔ جو ہندوؤں
نے ختم نبوت کا انکار نہیں کرتا۔

حقیقی جواب

مرام الحرمین کی عبارت

میں لیا ہے عبارت مولوی محمد رضا صاحب بریلوی کی کتاب حسام الحرمین کی نقل
تہ ہیں جو انہوں نے حرمین الشریفین کے علامہ کو حضرت نانوتوی کے تحقیق نکلیں اور ان
کو ختم نبوت کی کو یہ عقیدہ رکھنے والے پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔

علامہ قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جس کی تقدیر انہوں نے اور اس کے اپنے اس
میں لیا ہے۔

حضرت میراں جو کہ مقلوب کی سب سے کسی کو کس طرف میں فرما رہے ہیں۔ علامہ
نہیں سمجھتا۔ کیا وہ جانتے بھی مثال ہیں۔

م مولوی ختم مدین مراد پوری صاحب وراں کی اذیت سے لڑتے کرتے
صرف مولانا کا عمل شہید کے پیچھے لھے کر گیا ہے۔ سب سے پہلے
چھوٹا کو خود رکھے۔ عیوں و شہداء کا ذیل کرا، مخلوق کی تخلیق ہوا، مہیں
چھوٹا کہہ رہے ہیں حضرت خلیفہ، حضرت خلیفہ نظام مدین کا یہ
مخلوق ہوئی ہیں اور رہے ہیں اور پھر سحر میں ہیں یہ سے متفق کریں۔
حق میں اتنی بڑی گستاخی کیا فرما رہے ہیں سے مخلوق میں امیر و مہم اور ہا
تھی ہیں۔

حضرت قارئین! حقیقت میں نہ مذہبی کسی نبی کا ہوا مہیں باطلو ماحول
رہے ہیں اور نہ خود اور نہ شہداء، بلکہ یہی وہی ہو چکی ہوا رہے ہیں
مونا شہید ہوا ہوا کسی نبی کی یاد کو، نیک ہوا رہے ہیں۔ تمام ظالمی مخلوق کی کڑوں
اور نہ ملتا رہے ہیں تمام ظالمی مخلوق کی کڑوں اور نہ ملتا رہے ہیں۔
نہ عظمت، بڑی و رشاد کا فرماتا ہے۔

”بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ ٹھیک بھی نہیں ہو رہی ہو۔ جب بھی آپ کا ترجمہ نام نہ جاتا ہے۔ بلکہ اگر بالفرض حد نہ ہو تو میں بھی کوئی نئی پیداوار تو خدایت محمدی میں نہ دیکھتا ہوں گا۔ جو مسکن خیال میں تو رساں مذکا ختم ہو جائے گی۔ کہ آپ سب سے بڑی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہے کہ تقدیم یا تاخر نہ میں ہدایت بخدا نصیحت نہیں

مولوی احمد رضا خان صاحب کی دیانت کا ادنیٰ نمونہ

مذکورہ پارا حوالہ سے پہلے ہم تم نقد بر بیوی کے اہم کی جس علمی دیانت کی طرف اشارہ کرتے ہیں وہاں مدد دیا گیا ہے۔

نولا مولوی صاحب نے حضرت نا تو قی کی اردو عبارت و معنی پنا ہے۔ میں نے اس علم مولوی احمد رضا خان صاحب کی علمی دیانت کا تذکرہ کیا تھا۔

ظاہر ہے عبارت مولانا نا تو قی کی تقریر اس میں مسلسل ہیں سے بد میں مختلف متنا ہے جہاں سے دھڑا دھڑا فقرہ سے کراہت مسلسل عبارت کی ہے۔ آپ نے

مگر ”احقر فقیر دور سے مستحق ایک فقرہ میں سمجھے اور گافقہ میں سمجھے سے مسلسل بنا دی ہے تو اس کا اصل مفہوم اور مقصد کے ساتھ کیا تعلق ہوگا۔ پس میں مشتعل ہوں

رضا خان صاحب نے مولانا نا تو قی کے حوالہ کے ساتھ کیا ہے نہ مدد فقرہ میں عبارت کے فقرات اصل کتاب کے کن کن صفحات پر ہیں۔ اور اس میں دیانتی سے ایسا

اکھ کر ہے حضرت نا تو قی اور مولانا کو بدنام کیا گیا ہے۔ کہ خود ہمد حضرت ۱۲

۱۲۰۰ء اور بدتر شتم ہوت کے مندر میں۔

۱۳۰۰ء میں فقیر و ختم ہونے کی شافی یعنی ذیل بھی نہیں گائی۔

(۱) بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی نہیں اور یہی ہے، جب بھی آپ کا ترجمہ نام نہ جاتا ہے۔ (یہ صحیح ہے۔)

(۲) بلکہ اگر بالفرض حد نہ ہو تو میں بھی کوئی نئی پیداوار تو خدایت محمدی میں دیکھتا ہوں گا۔ (صحیح ہے)

۱۴۰۰ء میں میں تو رساں مذکا ختم ہو جائے گی کے آپ کا زمانہ یہاں واقع نہ ہوگا۔ بعد ازاں آپ سب میں ”فہم کی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخر نہ میں ہدایت بخدا نصیحت نہیں (صحیح ہے ۳۸)

۱۵۰۰ء میں میں جس کی ۱۱ قسمیں ہیں یہ زمانہ اور ہماری رقی حتمیت زمانہ کے میں ہے کہ ہمد و ہمد سب سے خیر رہا ہے تمام عبادت کے بعد موت

۱۶۰۰ء میں میں آپ کی علمی دیانت کے بعد قیامت میں ہی موت نہیں ہوگا۔ حتمیت زمینہ فہم کی ہے کہ نبوت و رسالت کے تمام مکاتبات اور مراتب اور ذات ہر ذات پر خیر

۱۷۰۰ء میں میں اور ہمد و ہمد سب سے خیر رہا ہے تمام عبادت کے بعد موت میں میں آپ کی علمی دیانت کے بعد قیامت میں ہی موت نہیں ہوگا۔ حتمیت زمینہ فہم کی ہے کہ نبوت و رسالت کے تمام مکاتبات اور مراتب اور ذات ہر ذات پر خیر

۱۸۰۰ء میں میں اور ہمد و ہمد سب سے خیر رہا ہے تمام عبادت کے بعد موت میں میں آپ کی علمی دیانت کے بعد قیامت میں ہی موت نہیں ہوگا۔ حتمیت زمینہ فہم کی ہے کہ نبوت و رسالت کے تمام مکاتبات اور مراتب اور ذات ہر ذات پر خیر

۱۹۰۰ء میں میں اور ہمد و ہمد سب سے خیر رہا ہے تمام عبادت کے بعد موت میں میں آپ کی علمی دیانت کے بعد قیامت میں ہی موت نہیں ہوگا۔ حتمیت زمینہ فہم کی ہے کہ نبوت و رسالت کے تمام مکاتبات اور مراتب اور ذات ہر ذات پر خیر

۲۰۰۰ء میں میں اور ہمد و ہمد سب سے خیر رہا ہے تمام عبادت کے بعد موت میں میں آپ کی علمی دیانت کے بعد قیامت میں ہی موت نہیں ہوگا۔ حتمیت زمینہ فہم کی ہے کہ نبوت و رسالت کے تمام مکاتبات اور مراتب اور ذات ہر ذات پر خیر

۲۱۰۰ء میں میں اور ہمد و ہمد سب سے خیر رہا ہے تمام عبادت کے بعد موت میں میں آپ کی علمی دیانت کے بعد قیامت میں ہی موت نہیں ہوگا۔ حتمیت زمینہ فہم کی ہے کہ نبوت و رسالت کے تمام مکاتبات اور مراتب اور ذات ہر ذات پر خیر

۲۲۰۰ء میں میں اور ہمد و ہمد سب سے خیر رہا ہے تمام عبادت کے بعد موت میں میں آپ کی علمی دیانت کے بعد قیامت میں ہی موت نہیں ہوگا۔ حتمیت زمینہ فہم کی ہے کہ نبوت و رسالت کے تمام مکاتبات اور مراتب اور ذات ہر ذات پر خیر

۲۳۰۰ء میں میں اور ہمد و ہمد سب سے خیر رہا ہے تمام عبادت کے بعد موت میں میں آپ کی علمی دیانت کے بعد قیامت میں ہی موت نہیں ہوگا۔ حتمیت زمینہ فہم کی ہے کہ نبوت و رسالت کے تمام مکاتبات اور مراتب اور ذات ہر ذات پر خیر

۲۴۰۰ء میں میں اور ہمد و ہمد سب سے خیر رہا ہے تمام عبادت کے بعد موت میں میں آپ کی علمی دیانت کے بعد قیامت میں ہی موت نہیں ہوگا۔ حتمیت زمینہ فہم کی ہے کہ نبوت و رسالت کے تمام مکاتبات اور مراتب اور ذات ہر ذات پر خیر

۲۵۰۰ء میں میں اور ہمد و ہمد سب سے خیر رہا ہے تمام عبادت کے بعد موت میں میں آپ کی علمی دیانت کے بعد قیامت میں ہی موت نہیں ہوگا۔ حتمیت زمینہ فہم کی ہے کہ نبوت و رسالت کے تمام مکاتبات اور مراتب اور ذات ہر ذات پر خیر

زہنیہ کا معنی ایسی کافر ہے جیسا کہ تعداد رکعت کا معنی کافر ہے۔ مولانا ناتوقی اس
 زمانہ سے مدعوہ حضور کے لئے ایک اور معنی کا دعوت فرماتے ہیں جس سے حضور کا تہا
 و آخرین سے افضل و اعلیٰ ہونا ثابت ہو جائے۔ وہ یہ کہ حضور پر نور رکعت نبوت سے
 خاتم ہیں و معلوم اولین و آخرین کے شیخ و معدن ہیں۔ جس طرح تمام روشنیوں کا
 آفتاب ہے جتنے ہوتا ہے اسی طرح تمام معلوم رکعات کا مصدر حضور پر رحم ہوتا ہے
 معذرا کہ مولانا مرحوم صاحب زہنیہ کے معنی نہیں جانتے۔ یہ کہ معنی کافر کا فرماتے ہیں
 ختمیت مابین ان فصیلت کے کہ وہ ختمیت مابین ان فصیلت بھی حضور پر رحم ہے
 کرتا ہے۔ تاکہ آپ کی تہذیب کی تمام اہمیت و آخرین پر فصیلت اس بات سے
 ختمیت زمانہ کے ختم سے بغیر محال اگر حضور پر رحم کے بعد بھی یہ مبعوث ہو
 سکی تہذیب کی ختمیت ترتیب میں کوئی فرق نہیں لگے گا۔ آفتاب پر تمام ستاروں سے پہلے
 اترے یا درمیان میں طلوع کرے آفتاب سے پہلے نور ہونے میں کچھ فرق نہیں آتا
 بالفرض اگر حضور پر نور تمام انبیاء سے پہلے مبعوث ہوں و درمیان میں مبعوث ہوں
 کے شیخ کی رکعات ہونے میں کچھ فرق نہ آئے۔ یہ فرض بھی احتمال عقل کے درجہ میں ہے
 جس طرح ختمیت زمانہ میں حضور کے بعد بھی کائنات کا حال ہے۔ اسی طرح ختمیت
 آپ کے بعد بھی کائنات کا حال ہے اس لئے اگر انبیاء و متاخرین و اولین و آخرین محمدی کے خلاف
 اولیٰ کا دلی سے منسوخ ہونا۔ آزمہ لگا۔ جو حق تعالیٰ کے اس قول ماسیح من مہدی
 مسیحا سادہ بصیرت کے خلاف ہے نیز جب ممکن بلکہ شر آپ کی تہذیب پر مہدی
 آپ کی تہذیب کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا باطل عین اور ہار ہوگا۔ حاصل یہ کہ
 ختمیت ترتیب کے سے ختمیت زمانہ بھی لازم ہے۔

لفظ بالفرض کی تحقیق

مولانا مرحوم کے نزدیک اگر حضور پر رحم کے بعد کوئی نبی مبعوث ہونا شرعاً جائز نہ ہوتا تو لفظ بالفرض
 استعمال نہ فرماتے۔ مولانا مرحوم کا یہ فرمانا کہ بالفرض اگر آپ کے بعد کوئی نبی یہ لفظ بالفرض

محال ہونے پر دست رہتا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ بات کائنات کی طرح
 نہیں بلکہ فرض محال تو ہونی میرے لئے اس محال کو بھی تسلیم کیا ہے۔ تب بھی
 بالفرض کی ختمیت ترتیب اور آپ کی تہذیب کی فصیلت و نبوت میں کوئی فرق نہیں آتا۔
 یہاں ہے جیسے حضور پر رحم کی تہذیب کا یہ فرمانا کہ میں ہوں میں ہوں لکن عمر
 میں ہی ہوتا عمر ہوتا تو ظاہر ہے کہ حضور کا مقصود یہ نہیں کہ آپ کی تہذیب کے بعد بھی کائنات
 میں یہ تبد نہ مقصود ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا اس
 حضور پر رحم کی ختمیت اور غرض کی فصیلت ثابت کرنا مقصود ہے اس کو اس طرح
 یہ کہ میں ختم ہوں یہ کہ آپ کی تہذیب کا مقصود نہیں بالفرض ہزاروں یا ندہوں میں بھی ان کا
 مقابلی سے مستند ہوگا تو اس کا یہ مطلب کرتا ہے کہ آفتاب پر تمام ستاروں کا
 عالم ہے اور مہدی کے کہ اگر فرض ہزاروں یا ندہوں میں ہوں تو ان کا نور بھی ان قوت
 سے مستند ہوگا۔

اس بات پر عرض ہوا کہ نہ کہنے سے آفتاب کی فصیلت دہرا ہوا ہو جائے گی۔ کہ آفتاب فقط اس
 وقت سے افضل نہیں بلکہ جس قدر کہ اور بھی ہزاروں یا ندہوں میں ہوں تو اس کے جائز
 میں آفتاب اس سب سے افضل اور بہتر ہوگا۔

بالفرض اگر آپ کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا ناتوقی کے نزدیک یہ کا پیدائش ہونا نہیں اور
 اس کے قیاس سے ہے کیونکہ قرآن پاک میں فی محال چیزوں کو فرض کیا گیا ہے۔

- (۱) اگرچہ میں کا یہاں ہونا تو میں بعد از عید ہوتا (قرآن)
- (۲) کہ میں آج اس میں ہی آج ہوتے تو نہ ہوتا (القرآن)
- (۳) کہ میں آج اس میں ہی آج ہوتے تو نہ ہوتا (القرآن)

بنا قرآن پاک میں لایا گیا ہے۔
 فقہ شریعت کی قیاس میں سے ہیں اور یہ مسند بھی فقہ شریعت میں سے ہے اور فقہ شریعت
 اتفاق مولوی ابو الحسن کا دارن لکھتے ہیں

(۱) یہ قضیہ شرطیہ ہے، اور قضیہ شرطیہ کے صدق سے پہلے یہ امر نہیں کہ اس نے شرطیہ ہوں مثلاً اگر کوئی ضعیف پڑھا تو اس کے لئے میں جوں ہو چاہوں وہاں وہاں کو ضرر ہوگا۔
 اس لئے کہ اس کا جواب ہونا اس کا مرکب کا وہاں میں آنا نہیں ہے۔

(۲) درجین و تہذیبی و تہذیبی تھے ہیں
 نہ خدا کا دین ہو ناموس نے اور نہ ہی حضور کا مذہب کا دین ہے اس کی طرف مائل ہوگا۔
 طبعاً نفس حلق بناتا ہے۔ اس لئے کہ اس سے کوئی تعلق نہیں۔
 (تفسیر نعیمی - ج ۱ ص ۱۰۱)

(۳) اور یہی چاہت تھی کہ بالکل ناموس چیز کو ناموس پر معلق کر دیا جاتا ہے۔
 (تفسیر نعیمی - ج ۱ ص ۱۰۱)
 معلوم ہو گیا کہ نہ تو رحمت کا نکتہ لکھنا کہ بعد ہی آنا نہیں ہے اور نہ ہی فرق پر ناموس۔
 یہ تو محض قضیہ شرطیہ ہے کہ دونوں چیزوں کے وقوع اور امکان کو ثابت نہیں کر رہا ہے۔
 احمد یار نعیمی نے لکھا ہے یہ قاعدہ دینی ہے۔ اس سے خدا ہے کہ یہ محمد طبعاً جس کا متبع ہوگا۔
 سبوت دین کرنا یعنی شہادہت سے جزا کی سزا، اگر نہیں ہوتا ہے یہ دونوں واقعہ یا محسوس
 (تفسیر نعیمی - ج ۱ ص ۱۰۱)

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا کا فتویٰ نے نبی کے آنے کو جائز قرار دیا یا مطلق نہیں ہے۔
 اس طرح نبی کریم ﷺ کی تمام افراد حیوت پر فضیلت اور برتری مطلقاً مقصود ہے نہ کہ
 ذاتی ہوں یا خارجی محقق ہوں یا مقدر نہیں ہوں یا محال و ردیہ کہ حضور پر نور پر سلسلہ نبوت علی
 حدیث ختم ہے رہا ہی بھی ورتی بھی
 مولانا سے یہ نہیں نہیں فرمایا کہ حضور عالم کائنات کے بعد نبی کا آنا شرعاً جائز ہے۔ بلکہ
 فرماتے ہیں کہ انھیں اس امر کو جائز سمجھئے کہ حضور کے بعد نبی کا آنا شرعاً ممکن و قانون
 قطعاً اور مطلقاً سے خارج ہے۔

(۱) حضرت تہذیبی و تہذیبی تھے ہیں
 نہ خدا کا دین ہو ناموس نے اور نہ ہی حضور کا مذہب کا دین ہے اس کی طرف مائل ہوگا۔
 طبعاً نفس حلق بناتا ہے۔ اس لئے کہ اس سے کوئی تعلق نہیں۔
 (تفسیر نعیمی - ج ۱ ص ۱۰۱)
 معلوم ہو گیا کہ نہ تو رحمت کا نکتہ لکھنا کہ بعد ہی آنا نہیں ہے اور نہ ہی فرق پر ناموس۔
 یہ تو محض قضیہ شرطیہ ہے کہ دونوں چیزوں کے وقوع اور امکان کو ثابت نہیں کر رہا ہے۔
 احمد یار نعیمی نے لکھا ہے یہ قاعدہ دینی ہے۔ اس سے خدا ہے کہ یہ محمد طبعاً جس کا متبع ہوگا۔
 سبوت دین کرنا یعنی شہادہت سے جزا کی سزا، اگر نہیں ہوتا ہے یہ دونوں واقعہ یا محسوس
 (تفسیر نعیمی - ج ۱ ص ۱۰۱)
 اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا کا فتویٰ نے نبی کے آنے کو جائز قرار دیا یا مطلق نہیں ہے۔
 اس طرح نبی کریم ﷺ کی تمام افراد حیوت پر فضیلت اور برتری مطلقاً مقصود ہے نہ کہ
 ذاتی ہوں یا خارجی محقق ہوں یا مقدر نہیں ہوں یا محال و ردیہ کہ حضور پر نور پر سلسلہ نبوت علی
 حدیث ختم ہے رہا ہی بھی ورتی بھی
 مولانا سے یہ نہیں نہیں فرمایا کہ حضور عالم کائنات کے بعد نبی کا آنا شرعاً جائز ہے۔ بلکہ
 فرماتے ہیں کہ انھیں اس امر کو جائز سمجھئے کہ حضور کے بعد نبی کا آنا شرعاً ممکن و قانون
 قطعاً اور مطلقاً سے خارج ہے۔

دوسرا بہتان: مولانا نونو تو ہی کا عقیدہ ہے کہ امتی نبی سے اعمال میں
بڑھ سکتا ہے۔

(۱) مولانا نے کہا ہے: "ظہر امتی مساوی ہو جاتا ہے میں بلند ہو جاتا ہے میں

ظہر کے طور سے معصوم ہوتا ہے کہ صرف ظہر ہی صورت میں ہی بڑھتا ہوں اور یہ

امتی کیفیت و اجزائے میں نیا تو ہے۔ یہی ہے امتی سے بھی نہیں بڑھ سکتا

(۲) ازلت کائنات تکوین کے یکتا مہم کیا ہے کہ وہ جس طرح چمکے ہوئے ظہر

ہے میں نہیں

الزامی جواب

۱۔ شہید فی لکھتے ہیں نبی پاک ﷺ کی صفت یہ ہے کہ وہ اپنے آپ میں اپنے آپ میں

یہ بات کہ وہ ہیں آپ کی امت کو اس وقت تک نہیں اٹھ سکتا کہ آپ تک انہی میں سے

نہایت پہنچاؤں۔

۲۔ ایسا جیہ تھے ہیں

فہو کل مکر دمی او حق عمل نہیں و سبعین سیدلو افعدہ

(یعنی: ۱۱۱ ص ۱۱۱)

۳۔ مہرازی لکھتے ہیں بلاشبہ ہم نے اس وقت میں بیسے ہو گئے تھے میں نے جلی مہرازی

مشقت شخصیت کے لئے بہت رستہ یاد ہے۔

(تفسیر: ۱۱۸ ص ۱۱۸)

۴۔ مولوی ابو حسرت تودر بریلو لکھتے ہیں کہ

۵۔ دوسرے علماء نے کہا ہے یا رسول اللہ تیری مخلوق میں مجھ سے زیادہ سرگرمی ہے

تو ان سے کہتا ہے۔ (متعلق دینی فراموشی)۔ (تفسیر: ۱۱۸ ص ۱۱۸)

۶۔ تشریف ہے کہ صاحب جنت میں تو میں تو تم پر سنا ہے کہ میں نے جنت میں جنت میں

میں حاضر ہونا رسول اللہ ﷺ کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ موت اور عیش کا حاضر ہونا اس

۷۔ ہر مرتبہ بات بات و ناپا کے خرد غیر کھربیں پیدیاں تائیں۔

(تو اس طرح: ص ۳۵۹۔ عمدہ سیرت بریلوٹ)

۸۔ میں اپنی و شجاعت کو سامنے لے کر

(تفسیر: ص ۲۷۶۔ عمدہ)

۹۔ اعلان: ہر حالت میں انسان کو یہ علم ہے کہ میں خود شخص نصرت و مدد سے

بڑھتا ہوں۔ وہ نہیں ہے۔

(نور ہدی: ص ۵۲۳)

۱۰۔ بد نصیحت میں فرماؤں: میں ہوں۔ سوئی آپ پر وارفتگی پڑی ہے۔ آپ ہوں

۱۱۔ میں میرے والد سے بھی میں ہوں۔ والد میں مت محمد حسن مائیک سے ہوتے

۱۲۔ ازلت کے وہ ہیں ہر ازلت پرین و رنجی ہوں کہ میں وہ وہ ہر بھی تھی و نہیں

ہیں۔

(۱۱۸ ص ۱۱۸)

۱۳۔ آپ اپنی شان و دنیا سے (چاہیں گے)

(نور امتحان: ص ۲۳۴)

۱۴۔ میں نے مجرموں سے اس حد ایسے ہیں میرے۔ (تو ازلت پرین سے مجرموں سے

میں میں بنا دیتے ہیں۔

(۱۱۸ ص ۱۱۸)

۱۵۔ میں نے یہ سب کچھ کی عبادت سے متعلق ازواج مطہرات نے سول کرنے والے نہیں

۱۶۔ اس وجہ سے کہ میں نے انہوں نے اس کو کلیل سمجھ تو کہا کہ کہاں ہم در کہاں میں اللہ کا مقام

ہے۔

(فیصلہ: ص ۱۱۸)

۱۷۔ میں نے یہ سب کچھ کی عبادت سے متعلق ازواج مطہرات نے سول کرنے والے نہیں

۱۸۔ اس وجہ سے کہ میں نے انہوں نے اس کو کلیل سمجھ تو کہا کہ کہاں ہم در کہاں میں اللہ کا مقام

24. قطب الاشراف فقیہ النفس حضرت مولانا رشید احمد

گنگوہی صاحب رحمہ اللہ پر

اشکالات کے مسکت جواب

پہلا بہتان: مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔

بہتان کا پہلا حصہ: حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کا نامعلوم فتویٰ۔

موجودی احمد رضا خاں اپنی تکفیر و ہتہاویہ ”حسامِ خرمین“ پر مبنی، ماحول
 مذہبی کے متعلق بات چیت میں کہ

پھر ان ظلم و ستم کی میں اس کا صبر یہاں تک رہا کہ اپنے ایک قوتے میں جو اس کا مہر تھا

میں۔ پتہ نہ دے ایسا ہے یعنی وغیرہ میں، ۲ مع رو کے چھپ صاف لکھ گیا۔

عیب کس سے صاف ہو چکا تو اسے خبردار، طاق، گمراہی اور گمراہی سے اس کی خبر نہ ہو۔

مت سے مامورین کہہ چکے ہیں جیسا کہ میں نے کہا کہ نہایت کاریہ ہے کہ نہ اس کا

۱۰۔ یہی وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہرہ رسا اور اس کی آنکھیں کھلی کر دی ہیں۔

فارغین کر، حضرت مظلومی کی طرف کسی ایسے قوس میں حجت کرنا سراسر افتراء ہے۔

جسے تمام اعرابین نے اس سے پہلے وہاں جنتی فتحہ کے نام سے جانتا تھا اور اس میں تو مہاراجہ احمد رضا نے

۔۔۔ یہ اند محو ہے۔ باوجود کے سرتھمہر سے تم کہ حقہ میں مرحوم کے مکتوب

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

۷۔ مراقبہ میں نہ ہی کسی فتوے کا یہ مضمون ہے۔ بلکہ درحقیقت یہ صرف خاص صاحب

ن کے لئے ہم پیشہ ورانہ کا اہل اور بہترین ہے۔ مقصد کی ہمارے کارکن

۱۔ اخص صمد و کدب کا قائل ہو بدو جو دھیب اس نے کفر میں شک ۔ ہم نے کو بھی

۱۔ اعلیٰ درجے میں عظمت والا، رشید خدا صاحب جس پر جان صاحب نے یہ

۲۷۔ تعجب و حیرانگی کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ اس کے گھر میں تو صرف ایک آدمی ہے۔

۱۔ معنی اللہ تعالیٰ اس کے کلام میں ہر نثر و نثرانہ کتب کا نہیں قرآن و حدیث و معنی

اصدق من اللہ فلا (قوی شہید یہ جہد س 118 و تالیفات رشید پ 96)۔

مذہب اور اخلاق کی بنیاد پر یہ تھیوری قائم ہے کہ جو لوگ جو کچھ جانتے ہیں اس کا مجموعہ ہی ہے۔

اوسر: اتمنن نعالی الله عما بقول الظلمون علوا کبیرا # ایضا

ماظریں انصاف فرمائیں کہ اس صریح اور چھپے ہوئے فتوے کے ہوتے ہوئے مصرت

[illegible]

رہا، وہ شخص صاحب کا یہ لکھنا کہ 'میں نے اس کا وہ فتویٰ مع میری تحفہ کاغذ تو

یہاں اس کے جوہر میں بحرف اتنا عرض کریں گے جب اس پر چودھویں صدی کا ایک

ص 3، 14، 28 کی عبارتوں میں تحریف کر کے ایک نفریہ مضمون گھڑ کے تھوڑا سا

دظرف منسوب کتاتے تو کی جبار کیے کسی کی مبرور خطہ پتالین کیا مشکل ہے؟

ہر حال میں جو شخص نے نصرتِ اسلامی کے بس تو ہے وہ اگر کیا ہے اس کی کوئی
معاذ اللہ، شکر و تہنیت و مدح و ثناء ہے (۱) وقتِ شجرہ و شجرہ و شجرہ

[illegible]

- (۱) لایۃ الہیۃ والدین باہرین شکر سے صاف بنیں کی محبت کو رحمۃ معنی لکھ ہے
(راحت القلب ص 81)
- (3) حضرت سیدہ خاتون فرماتے ہیں کہ نبیؐ عظیم الصلوٰۃ و السلام تمام اصل جہاں سے
ارزشت ہیں۔ (مکتوبات در حر سحر ص 32)
- (4) شیخ سعدی نے ارشاد فرمایا ہے کہ رحمۃ اللہ میں لکھا ہے۔ (بوستان ص 94)
- (5) ہمارے ہاں نقل شدہ "رحمۃ معنی لکھا ہے۔ (مشکوٰۃ و فیض اوس ص 101)
- (6) ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ لکھا نہیں کیا ہے۔
- (رحمۃ و فیض چہارہ ص 19)
- (7) ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔ (مشکوٰۃ حصہ ۱ ص 180)
- (8) ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔ (مشکوٰۃ حصہ ۱ ص 180)
- (9) حضرت خواجہ سلیمانؒ فرماتے ہیں کہ نبیؐ عظیم الصلوٰۃ و السلام تمام جہاں سے رحمۃ ہیں۔
(مذکرہ خواجہ سلیمانؒ فرماتے ہیں کہ نبیؐ عظیم الصلوٰۃ و السلام تمام جہاں سے رحمۃ ہیں۔ ص 227)
- (10) خود صاحب کے متعلق لکھا ہے کہ رحمۃ معنی قلب ادری۔
(مذکرہ خواجہ سلیمانؒ فرماتے ہیں کہ نبیؐ عظیم الصلوٰۃ و السلام تمام جہاں سے رحمۃ ہیں۔ ص 227)
- (11) تفتہ الار برادریہ اور اس پر مقدمہ ہے "ابو القیاس احمد فاروقی بریلوی نے لکھا
ہاں اس خواجہ صاحب تو نسوی کے متعلق لکھا ہے "ابو القیاس احمد فاروقی بریلوی نے لکھا
(تفتہ الار برادریہ ص 305)
- (12) اس میں لکھا ہے کہ رحمۃ معنی قلب جوری۔ (تفتہ الار برادریہ ص 306)
- (13) ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔ (تفتہ الار برادریہ ص 306)
- (14) حکامانی اصولی قرآن ص 13

- ہے۔ ۴۴۴ میں دیکھا ہے وہ جیسا کہ پہلے بیان کے متعلق صرف یہ لکھا ہے
کہ وہ بھی موجب رحمت عام ہوتا ہے۔ اور ان پر رحمۃ معنی میں سے خلق
ہاں نہیں فرمایا گیا بلکہ "ہذا میں" کی قید سے سمجھ کر فرمایا گیا ہے۔
کون معنی لکھا ہے وہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ وہاں علیٰ لفظ کی جہاں جس صفت رحمہ
ہے اس میں کوئی دوسرا آپ علیٰ لفظ کا شریک نہیں ہو سکتا جیسا کہ حضرت علامہ
صاحب رحمہ نے خود تصریح کی ہے کہ ہوسا علیٰ لفظ کا سب میں علی میں
وہاں میں کا مطلب یہ ہے
عائین سے اس کی خاص دور سے نقلیں اس میں مراد سے یہ ہے کہ میں
نہاں چھٹا ہے یہاں قرآن مقدس میں بھی لفظ (عائین) خاص کی رہا ہے۔
مراد سے کہی ہو گیا ہے
۱۱ اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔ (۱) ہمارے ہاں
یہاں حضرت تفتہ الار برادریہ کے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۱۲ کوئی صلف اس مصوف میں بھی پایا جائے اور اس کے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۱۳ اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۱۴ سیدہ وروا سید سے اور بھی ہو سکتے ہیں۔
۱۵ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۱۶ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۱۷ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۱۸ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۱۹ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۲۰ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۲۱ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۲۲ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۲۳ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۲۴ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۲۵ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۲۶ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۲۷ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۲۸ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۲۹ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۳۰ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۳۱ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۳۲ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۳۳ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۳۴ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۳۵ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۳۶ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۳۷ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۳۸ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۳۹ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۴۰ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۴۱ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۴۲ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۴۳ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۴۴ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۴۵ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۴۶ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۴۷ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۴۸ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۴۹ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۵۰ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۵۱ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۵۲ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۵۳ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۵۴ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۵۵ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۵۶ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۵۷ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۵۸ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۵۹ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۶۰ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۶۱ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۶۲ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۶۳ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۶۴ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۶۵ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۶۶ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۶۷ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۶۸ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۶۹ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۷۰ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۷۱ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۷۲ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۷۳ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۷۴ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۷۵ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۷۶ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۷۷ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۷۸ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۷۹ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۸۰ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۸۱ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۸۲ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۸۳ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۸۴ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۸۵ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۸۶ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۸۷ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۸۸ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۸۹ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۹۰ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۹۱ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۹۲ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۹۳ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۹۴ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۹۵ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۹۶ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۹۷ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۹۸ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۹۹ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔
۱۰۰ ہمارے ہاں دھوپ ہاں رحمۃ معنی لکھا ہے۔

الزامی جواب

(1) شہادہ معنی سے حضرت غوثؒ پابند رحمۃ معنی لکھا ہے۔

(تحدہ فاروقی ص 41)

(14) احکام نامی میں بھی احکامات کو "رحمۃ للعالمین" کہا ہے۔ (37-38)

(15) بیجا ملت میں شہ صاحب نے خود لکھا ہے ابو ذریعہ محمد درندی نے متعلقہ

"رحمۃ للعالمین" کی شان میں جوہر تھے۔ (سیرت، میرٹ۔ ص 609)

(16) مولوی محمد یوسف ریوی نے اپنے آپ کا "رحمۃ للعالمین" لکھا ہے

(ابو یوسف محمدی ص ۱۰۰)

(17) اسی نے ایک جگہ لکھا ہے "رحمۃ للعالمین" بیجا صدر دین کی شکل میں

ہوئے تھے۔ (ابو یوسف محمدی ص ۱۰۰)

(18) مولوی خدام جہاں ریوی نے خود محمد بن احمد بن یوسف کو "رحمۃ للعالمین" کہا

(بخاری، قطب ص ۱۰۰)

(19) صدر الشریعہ حکیم امجد علی ریوی سے قریبی رشتہ دار (مائے) ہے آپ

"رحمۃ للعالمین" کا لفظ لکھا ہے۔ (چراغ ابوالعالی ص ۱۱)

(20) مفتی صاحب سردار قادری نے حال قرآن کو "رحمۃ للعالمین" لکھا ہے۔

(مقدمہ نمبر ۱۰۱)

(21) نامور مسیحی صاحب لکھتے ہیں ہر کج گمانہ عام بود رحمۃ للعالمین بود

(تفسیر تبيان القرآن - ج 7 - ص ۱۱۱)

(22) قاضی ریوی لکھتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی تمام صفات کبریا میں مفتی

حضور ہیں کہ کوئی صفت میں حضور کی مثل و شریف نہیں اور ابو یوسف فرماتے ہیں میں

پیدا فی حیث فخر الحسن و غیر مستقیم

مگر حضور نے کئی بعض صفات کبریا کا اپنے مستفیضوں اپنے خادموں اپنے غلاموں

پر دیا ہے جیسے علم عظیم درجہ کرم۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم جلد 5 حصہ 4 ص ۱۱۸)

(23) فاضل ریوی لکھتے ہیں بر عطا کی کمال حضور ﷺ کیسے خاص سے اور دوسروں

کے واسطے سے حاصل ہے۔ (فہرست رضویہ ص ۲۰)

(24) ایسی ہی سو فی صد احمد المعروف لاثانی سرکار کی مثال لکھتے ہوئے ت سیر

میں حقیقت یہ ہے کہ کسی صفت یا توان کی پرستی جسے کہیں کا نکالتی۔ یا پھر اپنے

میں دوسرا تکیہ نہ کیا۔ جو ان حضور ﷺ کی سیرت کا خالص ہے۔

(میرے مرشد ص 105)

(25) خود محمد مصدق لکھتے ہیں۔ ہمارے حضرت علی (عبد و غف ثانی) سے تحقیق یہ ہے

کہ میں بھی نبی کو حاصل ہے اس کے اہل معصوم بھی سمیت (فلس کے طور پر وہ ثابت

(حق بات معصوم)۔ دلائل و کتاب ص 189)

(26) فاضل ریوی فرماتے ہیں بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے (مطوفات

میں حضرت۔ حصہ اول ص 116) تو اس کے بغیر زمین و آسمان قائم نہ رہ سکتے اس

کی وجہ سے رحمت عالم ہونے میں کوئی شبہ ہے؟

تیسرا بہتان: حضرت گنگوہی نے آنحضرت ﷺ کے ذکر ولادت

کو حرام اور فحش کہا ہے

ابن ابی اہل بدعت کثیر سے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی پر یہ گمان جاتا ہے کہ غلو

و بدعت گنگوہی نے آنحضرت ﷺ کے ولادت کو حرام اور فحش کیا ہے۔ نیز حضرت

ابن ابی اہل بدعت کثیر کے ولادت کے ذکر کو کہیں کے جسم میں آگئی جاتے ہیں۔

یہی جملہ دیگر بہتانوں کی طرح انیہ بہتان ہے کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں جو آنحضرت ﷺ

کی ولادت کے ذکر کو بدعت فحش یا حرام کہے۔ ہمارے دور ہمارے اسلاف کے نزدیک

حضرت ﷺ کی ولادت کا ذکر اور فضائل کا بیان اہل دینہ کا پسندیدہ عمل ہے۔ آپ

ﷺ کو بول و برادر کا، کرشمی باعث ثواب اور موجب نجات ہے۔ دراصل حضرت گنگوہی

ولادت شریفہ کے منکر نہیں بلکہ اس کا ہر مومر کے منکر و عطف ہیں جو آپ ﷺ کے

احوال گئے ہیں۔ مثلاً باطل ضعیف اور موضوع روایت کا بیان جو قرآن و احادیث کی

25. فخر المجد ثین امام المجد ثین حضرت مولانا خلیل احمد

صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ پر

اشکالات کے مسکت جواب

پہلا بہتان: حضرت مولانا خلیل احمد نے شیطان کے علم کو نبی پاک ﷺ کے علم مبارک سے وسیع و زیادہ کہا ہے۔

[illegible]

موصوفہ اپنا سب "برہین قاطعہ" جس میں اللہ شیطان کے علم کو جناب رسول اللہ ﷺ کے علم سے رائد کرتے ہیں اور اس کو پانچوں ائمہ مقررہ کرتے ہیں۔

(حسب ما لکھیں)

مولوی عبد السمیع صاحب بریلوی اور علم شیطان

خاص صاحب نے مشن کی بھی کوئی عہدہ نہیں دیا۔ صاحب مصطفیٰ اور مسلمانوں نے شیطان اور ملک الموت کے لئے روئے زمین کے تمام اور بہت جگہ پر خاصہ ہدایت کیا ہے کہ حدیث میں آتا ہے ہر سال کے ساتھ اس کے وقت شیطان و روئے سے وقت اس کا ملنا ساتھ رہتا ہے۔ اور ملک الموت کی بیرونی روح چیز پر شیطان اور ملک الموت کی بھی وسعت اور بہت جگہ موجود ہے۔ ملک الموت کی بات سے اور جہنم کی تحریک ملنے کی اقصیت کی وجہ سے نکلتا ہے۔ اگر شہر شیطان اور ملک الموت و سر سال کا علم ہے اور اس کے ساتھ رہتا

ہے۔ بہت سے مقامات پر صریحاً تصریح کرتے ہوئے کہ تفصیل میں اس سے وہ بھی جگہ پر نہ سنا نظر و برہان سے مراد اس سے وقفہ ہوں گے۔

تحقیق جواب

برائین قاطعہ کی عبارت

مصنف برائین قاطعہ نے مولوی عبدالمصعب صاحب بریلوی کے اس قیاس کو رد کیا ہے یہ ثابت ہے اور عقیدہ صوفیہ قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے قیاس سے ثابت نہیں ہوتا۔ تصریح کرتے ہیں کہ ہر جگہ صریحاً ذکر ہے کہ ہر عمل سے واقف ہوں۔ پھر کوئی قرآن کی آیت یا حدیث سے تو پیش کریں۔ اصل عبارت یہ ہے۔
حاصل ہونا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم ہیچیز زمین کا فخر و مصلحت کے لئے خلاف انصوفیہ قطعیہ کے ہو ویکل محض قیاس فاسد سے ثابت کرنا شرک نہیں تو ان کے یہاں ہے۔

اس سے آگے دھریں لکھتے ہیں

یوں ہی ممکن میں روایت مبارک علیہ السلام کے تشریف کہنے اور ملک الموت سے انصاف ہونے کی وجہ سے ہر گرجا تک نہیں ہوتا کہ علم چاہاں امور میں ملک الموت کے برابر ہو چاہے بیکردیاد

ان دونوں عبارتوں پر آپ نور مائیں کا علم ہیچیز زمین دوران امور کے الحاد صاف بتا رہے ہیں کہ بحث صرف علم روستہ زمین کی ہے نہ کہ مطلق علم کی بحث دنیوی علم کی ہو رہی ہے نہ کہ عام علیہ کی ہو رہی۔ جو انسان کے لئے باعث نصیحت ہے روئے زمین کے ایک خاص علم کو مطلق جموں اور جمع عام قرار نہ کر دے گا کہ مولوی حمزہ صاحب صاحبی کا کام ہے۔

علم کی قسمیں

علم کی دو قسمیں ہیں (۱) کوئی علم (۲) خبر و دینی علم یا دنیوی علم

(۱) کوئی علم جس کی نصیحت قرآن و حدیث میں نہ ہو کوئی ہے وہ دینی علم ہے۔
علم بعموم کو بصدہ عامی کل مسلمہ و مسلمہ میں سے کوئی دینی علم ہے۔

یہ امر عام و عام وغیرہ کی نصیحت کی علم کی وجہ سے

(۲) غیر دینی علم غیر دینی علم سے وہ علم مراد ہے جس کا این شرع اور مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یعنی شرعی امور سے علماء کسی کی علمی نصیحت ثابت نہیں ہوتی۔ فرق تیسرا کا علم برائین تیسرا کا عام یا حدیث سے کہیں کا علم مسند کا ثبوت و قطب سے انگلیش سسکرت بحث میں جعفریہ چاروں کی، شاعرانہ علم ایک جگہ کا کرنا شیخ عبدالقادر جیلانی سے روئے دینے کی وجہ سے ان کی علمی نصیحت ثابت نہیں ہوتی۔ کوئی بھی محقق سے اس حق پر نہیں کہہ گا کہ اس سے عام یا حدیث ثبوت اور جہاں جہاں سے علم و فضل اس کا قرآن کے علم سے ملتا ہے۔

مصنف برائین قاطعہ بھی ایک خاص علم زمین کو حوالہ دینا فرماتی ہے شیطان و ملک الموت کا علم نہ تصریح کرتے بلکہ علم سے روئے دینا فرماتا ہے۔ اس دنیاوی علم، جو اس کا کارہا ہے، کے روئے دینے کی وجہ سے شیطان و ملک الموت کی علمی نصیحت ثابت نہیں ہوتی۔ نہیں تصریح کرتے بلکہ اس سے علم کہہ چکا ہے۔ شیطان کے کارہا کا علم شیطان کو کسی نیکی یا کمال کے لئے مان سکتے ہیں جیسا کہ پہلے فرمایا تھا ہے۔

شیطان کی علم

اصل حقیقت یہ ہے کہ کوئی کوئی گمراہ کرنے کے لئے شیطان کو جن وسائل اور علوم و صورت تھی وہ سب خدا تعالیٰ سے اس کو عطا کیے۔ قیامت تک مخلوق کی خواہش کی طرح۔ ان جسمیں ہر اپنی کرنے کی طاقت دی۔ لوگوں کے جذبات و خواہشات کا علم دینے اور سب کو گمراہ کرنے سے جس علم و متوجہ شیطان کو ضرورت تھی خدا تعالیٰ نے شیطان کو دیا۔ جو حدیث سے ثابت ہے۔ و ستر ماں خدا، رخصتہ نبیہا کہ مکر و مکرارت تھی خدا تعالیٰ نے ان کو وہ علوم عطا فرمائے۔

میں سے مجھ سے زیادہ لرزے والا ہے اللہ تعالیٰ سے مینڈک کے متعلق دی فرماں

(تفسیر الحسنات ج 5 ص 445)

۸۔ شیطان نے کہا میں پرنا صوفی ہوں، ہر عام فاضل ہوں جبکہ ابھی تمام عیہ سرم...

چند سیکنڈ عبات نہ (تفسیر العرفان ص 730)

دوسرا بہتان: مولانا سہارنپوری نے نبی پاک علیہ السلام کو اور

زبان میں علماء دیوبند کا شاگرد کہا ہے۔

یہ شخص کو ناب میں حضرت علیؓ کی ریاہرت ہوں۔ س نے دیکھا کہ

اس سے اردو میں گفتگو فرارے ہیں اس شخص سے حضرت علیؓ سے چاچا کی

۱۰۔ باپ باپ کو پتہ پھر قرآن میں آپؐ کی زبان عربی سے ہے، آپؐ

میر سے ہاتھ دو میں گفتگو فرارے ہیں تو آپؐ سے فرما یا جب سے نکلا ہے ساتھ

۱۱۔ اردو لگتی۔

تحقیق جواب

۱۔ خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپؐ کی زبان حدیث کو اردو میں دارالعلوم دیوبند سے نکلا۔

۲۔ یہ ہے۔ یعنی حدیث پاک کو ہندوستان میں اردو زبان میں پڑھایا۔ اور اس کی شرحیں

نہیں۔ نہ نہ وہاں ہے کہ حدیث، راہل کی جو حدیث دارالعلوم دیوبند سے نکلی ہے۔ اس

اور کے مذہبی دار۔۔۔ حدیث کی کوئی کتاب نہیں جس کی کوئی شرح ہو،

بند نے نہ لکھی ہوں۔ مگر غدار بریل کے ہم نام محمد ثین نے بھی حدیث پڑھا ہے۔

۱۲۔ دیوبند کی شرحیں پتہ پاک لکھی ہیں

۱۳۔ اور گروہی بھی دیکھیں تو معصوف ہے کہ جب سے دیوبند کے علماء نے

شروع کیا تو خدا کی طرف سے زبان لگتی۔

۱۴۔ مولوی احمد رضا خان بریلوی کے والد لکھتے ہیں خواب کی یا نہیں ان کے تالیف حسب ہوتی ہیں۔

۱۵۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۱۶۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۱۷۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۱۸۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۱۹۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۲۰۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۲۱۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۲۲۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۲۳۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۲۴۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۲۵۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۲۶۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۲۷۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۲۸۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۲۹۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۳۰۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۳۱۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۳۲۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۳۳۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۳۴۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۳۵۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۳۶۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

الزامی جواب

۱۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۲۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۳۔ میں صدقہ ہوں۔ مگر ہر حقاری پر بیوی لکھتے ہیں

۲۔ سیدنا جابر علیہ السلام جو ان ہو گئے اور انہوں نے قیدِ جرم سے بے گناہی

(تحریر: جے۔ ایچ۔ عسکری)

مذہب جدید اگرستہ میں ہے۔ بدیلوں کو اپنے سینے سے لگا رہے ہیں۔

(سائل: بر۔ شنبہ 8۔ رسالہ کا آئی۔ 7، 1، 1)

۴۳. مولوی محمد باقر علی خان (مولوی صاحب) (مولوی صاحب)

(7) ان العرقان - البقر - نمبر 245 ص 14

۵۔ فرشتے اور انجیل جس جو انہوں پر اس سے تھے انہیں اس نئی مخلوق کا استاد بنایا۔

(معلم آخر: ۱۵)

ابہتان: مولانا سہارنپوری نے کہا ہے کہ آپ علیہ السلام کو دیوار

بچے کا علم نہیں

الحقیقی جواب

۱۰۱۔ تاکہ یہ روایت شیعہ المصنفات سے نقل کی ہے وہاں بغیر حرج سے مراد ہے وہاں سے اسنادوں کی کمی ہے

ہے استدلال بھی نہیں ہے

(۱) نوا یہ درست نہیں مگر اصل سے ہلنک (۱) دروازے پر عورت کے مسند پر چھو
نے فرمایا کون سے جہان میں مسند کے دو فرمایا کی مسند

۱۰۔ اے نبیؐ! تجھ سے شریعتیں نکل رہی ہیں اور ماہرینِ علم سے بھی

یہ مرسا دہ ت کا واقعہ ہے۔

یہ امر لایا کہ لعلیہ الہیہ کی طرف ہے جسکو ماضی قارئین سے ملتا
 اور نکلے گا اور معنی درست کہا ہے موضوعات کبھی دیکھے۔

3) محدث جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو بحر جراح کی مصرت نہیں، شیخ اہل حق
میں اس سے استدلال کیا ہے۔

4) اصل کا معنی اگر موضوع و سن گھراتا ہے تو پھر انکو ٹھسے چومنے والی روایت کی سند

زراعی جواب

۱۱) خاص بریوی سے موقوفات میں ایک حدیث منقول ہے کہ جبرائیل کل کسی وقت نبی کا وندہ کر کے چلے گئے وہاں سے دس ہفت روزہ ہو کر وندہ میں پہنچ گئے۔ جبرائیل علیہ

۱۰ حاضر نہ ہوئے۔ سرکارِ عالیہ اہل تشریف نے مدح فرمایا کہ جہاں اہل علیہ اسامہ در
تہ حاضر ہیں فرمایا یوں عرض کہ وصت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں سنا

تصور ہو۔ اندر تشریف لے سب طرف تلاش کیا کچھ نہ تھا۔ ہلک کے نیچے ایک کتے کا

26. امام العارفین مجدد العصر حکیم الامت

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ پر

التراضات کے جواب

بہا بہتان حضرت تھانوی نے نبی پاک علیہ السلام کے علم مبارک کے
’حق‘ کہا ہے ایسا علم تو ہر بچے، پاگل، چوپائے وغیرہ کو حاصل ہے۔

برہنہ فرماتے کہ بانی مودودی صاحب حضرت عیسیٰ مسمیٰ
اور مولانا اشرف علی تھانوی دونوں ہندو مت کے متعلق اپنے مذہب کی بنیادی
’حکیم‘ ’اسلام‘ ’خبر‘ میں ’’صفحہ 74‘‘ فرماتے ہیں کہ

اور اس فرقہ واپس شیطان کے پیروں میں سے ایک اور شخص اس گتھی سے
’چلوں‘ میں سے جسے اشرف علی تھانوی کہتے ہیں۔ اس نے ایک چھوٹی سے رسایا
’صوفی‘ کی چادر دھو لی تھی نہیں۔ اور اس میں تسمیہ کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم
’حاصل‘ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ پر لکھ دے جو نور و برہنہ کے کو حاصل ہے
’اس‘ میں ’’مفسر‘‘ عبارت یہ ہے

آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جاتا ہے قبولِ زید صحیح ہو تو درخت
’طالب‘ امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو
’میں‘ حضور کی کیا تخصیص سے ایسا علم غیب تو یہ و عمر و ملک و مہر و جنتوں و ملک و بیج
’ہانت‘ ہر ایک کیلئے بھی حاصل ہے۔ ان قولہ و اگر تمام علوم غیبیہ مراد ہیں اس طرح
’اس‘ کا ایک فرد بھی خارج نہ ہے تو اس کا بعد از عقل و عقل سے ثابت
’ہے‘ میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مہر کا اثر ایسا ہے کہ جس شخص کی برتری کر رہا ہے رسول اللہ

پر نکلا۔ سے نکلا تو حاضر ہوئے۔ (مغنونہ ص 354)

’معلوم‘ ہوا کہ آپ علیہ السلام کو دوسرے پیغمبروں کا نہیں دوسرے جبرئیل کا انتظار ہے
’آپ‘ علیہ السلام کو اپنے پیغمبر کے نیچے کھڑے نہیں دوسرے تلاش کرتے۔

(2) عید کی صبح نے اس مشکل کا جواب دیا کہ جب آپ کی عید تھی
’جانی‘ آپ کس صبح نماز پڑھتے رہتے تھے میں

’صحیح‘ جواب یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کو یہ علم نہیں تھا کہ آپ علیہ السلام کی عید تھی یا نہ تھی
(شرح صحیح مسلم جلد 5 ص 114)

’پشت‘ دیا اور سے دیا اور 11 ایشیاء دیا مونی سے دیا اور 11

(3) مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ حضور کی عید نہیں تھی کہ عید کوئی وقت نہیں
’و‘ حاضر ہوتے ہیں۔ یہ عید: امر ہے کہ آپ کی عید کا میں سے واقعات سے جو امر
’فرماتے‘ ہیں۔ (مفتاح حقیقت ص 114)

’نظر‘ محض فرماتے ہیں دوسرے میں اس کے بعد کہ ہر ایک اپنے دوسرے کی طرف دیکھا۔

’کی‘ صورت میں اس کے بعد کہ آپ پر وہ جو تھانوی یا رب سے اس سے نظر نہ کیا دیا۔
’ہے‘ دیا اور اس کے پیچھے ہے؟

’دوسری‘ صورت میں بھی سر کے پیچھے سے نظر نہ کیا دیا اور اسے زیادہ بڑی بات سے یا سر

بارہ بھی کس دیا جس سے معلوم ہوتا ہے یہ ملک ملک عربائیں میں درج کا حصہ
ہے یا نہیں۔ یہ ہے کہ صاحب کے ہاں کی اہانت دیا ہے۔

حفظ الایمان کی مزید توضیح

چونکہ صاحب کی دیوانت ایران کے قتل کا حال تو کی قدر بیاں سے معلوم
دیا ہوگا مگر مبحث میں مزید توضیح کیلئے اس کے خاص حال گوشوں پر کچھ درود
نہایت ہے۔

سرتیکہ عبارت میں دوسری دلیل کا حاصل صرف اس قدر ہے کہ حضور ﷺ کو عام
غیب ہونے کی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک یہ کہ غلبہ غیب کی وجہ سے دوسری یہ کہ بعض
دن میں سے پہلی شق تو اس کے باطل سے کہ آپ ﷺ کو غلبہ غیب کا نہ ہونا دلیل
عقیدہ تھی۔ ثابت ہے اور دوسری اس سے باطل ہے۔ بعض غیب کی چیزوں کا علم دینی
ن دوسری تفسیر چیزوں کو بھی ہے تو اس صوبہ سب کو عام غیب کہتا ہے گاہ کہ
مرحوم سے باطل ہے۔ اگر اس دلیل کے جزوی تفصیل نہ ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ
اس کے مزید مقدمہ صحت صرف یہ ہیں۔

(۱) جب تک مقدمہ کوئی چیز کے ساتھ قمر نہ ہو اس پر شق کا طلاق نہیں کیا جاسکتا
مثلاً کسی کو علم جب ہی کیا جاسکتا ہے جب کہ اس کی ذات میں علم کی صحت پانچ ہے
اور کتاب دینی کہا۔ گاہ صحت کثرت کے ساتھ موصوف ہوا۔

(۲) علت کے ساتھ معلوم کیا یا نہ بھی ضروری ہے۔

(۳) خصوصیت کو غلبہ غیب کا علم حاصل نہ تھا۔

(۴) مصنف بعض وجوہات کی خبر غیہ علیہم السلام بلکہ غیر انسانوں کو بھی دہانت
ہے۔

عروض کیا۔ لیکن خان صاحب نے اپنی حاشیہ کی سے اس میں وہ معنی
نہیں سمجھی جس کو سن کر پتہ نہ لگے۔ کہ سند میں خان صاحب نے جو ترجمہ
ہیں اس کی محققہ تفصیل یہ ہے

(۱) حفظ الایمان کی عبارت میں "یا" کا عطف تھا اور اسے مطلق جہس غیب
مقدمہ تھا نہ حضور ﷺ کا علم قدس مگر خان صاحب نے اس سے حضور ﷺ کا علم
مراد کیا، بلکہ اس میں تصریح ہے غیب۔

(۲) حفظ الایمان اصل عبارت اس طرح تھی۔
ایہ علم غیب ہے دیدہ و غیرہ بلکہ ہر کسی و ممکن بلکہ جمیع مہاتما بہا میں سے بھی حاصل
ہوئے ہر شخص کو۔ کہ ایک بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے۔

خان صاحب نے اس کی آخری حد کشیدہ حد درجہ میں سے نکل کر دیا۔
سے صراحت معلوم ہو چکا ہے کہ زید و غیرہ وغیرہ متعلق جو مستقیم کی گیت، صاف
بعض غیب کا علم ہے نہ کہ معاذ اللہ رسول خدا ﷺ کا علم شریف۔

(۳) حفظ الایمان میں مذکور ہوا عبارت کے بعد ترائی نتیجہ طور پر یہ فقرہ تھا
تو چاہئے کہ سب کو عالم غیب کہا جاوے۔

خان صاحب نے اس کو بھی بالکل از دیدہ بیان کیا ہے۔ یہ بات بالکل
ہو جاتی ہے کہ مصنف حفظ الایمان خصوصیت کا علم مہارک نہ مقدمہ میں کلام میں
فرما رہے ہیں بلکہ اس کی بحث صرف عام غیب کے اطلاق میں ہے اور انعام معلوم
ہو جائے کہ بعد رضا خان کی ساری کاروائی کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ بہرحال آپ
دھرتی کے انکیزہ کہ اس طرح خان صاحب نے ان عبارتوں کو بالکل ہضم نہ کیا
جس سے اس عبارت کا صحیح معنی معلوم ہو سکتا تھا اور صرف شوق کی اور درمیان
عبارت کو ہضم کر کے آخر کا فقرہ خود دیا اور پانچوں کی عربی عبارت میں اس کا وہی

(۵) ہر زید و عمر کو عام نصیب نہیں کہا جاسکتا۔

ن مقدمات میں سے پچیس دنوں ، آخری دوں تو عقلی مسدست میں سے ہیں ،
دوسری میں جس سے دنیا کا وہی حال بھی ایسا نہیں سکتا۔ اس نے سراسر دست بردار
تیرے ، جو تھے مقدمے و خان صاحب کی تحریکات سے ثابت کرتے ہیں
مدعی کچھ پھر دیں گے ، انہی میں

حفظ الایمان کے اہم مقدمات کا ثبوت خود خان صاحب کی
تقریحات سے

حضرت مولانا تھانوی کی دلیل کا تیسرا مقدمہ یہ تھا کہ ”حضرت مولانا کوکل غیوہ
علم حاصل نہ تھا۔ اس کا ثبوت خان صاحب کی کتابوں سے واضح ہے
اور یہ دعوں نہیں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شریف تر و معصومات ، یہ مخط
یونکہ یہ تو مخلوق سینے میں ہے
اور اس سے بھتے ہیں۔“

وہ ہم عطا ہے جس سے بھی حضرت علمی مناد کرتے ہیں نہ جسے

(۱) ہادیہ بریلویہ ص 28 ح ۱، فقہاء ص ۱۶۹
اور یہی خان صاحب فقہ بریلوی ص 34 پر فرماتے ہیں کہ
محمود بریلوی کا علم بھی بیحد معصومات لگی کو بھیر نہیں۔

اس سے ادا وہ مزید بھی کئی عبارات ہیں جس سے یہ بات واضح ہوئی کہ خان صاحب
نے ایک بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوکل غیب کا علم حاصل نہ تھا۔ حضرت حکیم ، مست حنیہ
علیہ کی دلیل کا چوتھا قابل غور مقدمہ یہ تھا کہ ”مطلق بعض معصیت کی خبر تیرے ذہن
سام بدغیر نہ انوں کو بھی ہو جاتی ہے۔ اس کا ثبوت ہی نو خان صاحب کی کتاب

سے منظر ہو

ہادیہ بریلویہ کے ص 13 پر لکھتے ہیں کہ

”شک محمد بیان ، کے ہیں قیامت پر وحشت پر اور دروغ پر اور مدح علی کی
باقول حدیث اصدیہ پر اور یہ سب کچھ غیب ہے ورنہ ہم اس کا علم تفصیلی حاصل ہے
اس طور پر کہ ہمارے علم میں اس میں سے ایک دوسرے سے ملتا ہے۔“

خان صاحب اس عبارت سے معصوم ہوا۔ غیب پر کچھ باتوں کا علم سر مومن کو
حاصل ہے۔

خان صاحب کے والد بزرگوار کو بھی غیب کا علم تھا۔

موصوف اپنے پامضوکی ایک پیشگوئی کے متعلق فرماتے ہیں کہ
یہ چار برس کی پیشگوئی حضرت نے فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے سبوں بندوں کو کہ نصو
تلقین فرمائی۔ ان سے غلام کے کفٹس بردار میں معلوم غیبہ دیتا ہے۔

(ملفوظات ، حصہ چہارم ص 144-143 ، مطبوعہ لاہور ۱۳۰۶ھ)

خان صاحب کے نزدیک گدھے کو بھی بعض نبیوں کا علم ہے:

خان صاحب اپنے ملفوظات میں ایک جگہ اپنا گدھے کے متعلق فرماتے ہیں کہ
ہو مہر سے تھے وہاں ایک چوہا ، بڑا بھاری تھا۔ دیکھا۔ ایک شخص ہے اس۔ پاں
نیلا گدھا ہے اس کی کھلم پر ایک پٹی بندھی ہوئی ہے ایک چوہا ایک شخص کی
دوسرے کے پاں رکھ دیتی ہے۔ اس گدھے سے کچھ چاہتا ہے گدھا ، ماری شخص
میں اور راتا ہے جس کے پاں ہوتی ہے صاف ستارے رنگ دیتا ہے۔

(ملفوظات ، حصہ چہارم ص 342)

خان صاحب کے اس ملفوظ سے معلوم ہو کہ گدھے کو بھی بعض اوقات بعض عقلی باتوں

دنیا کی ہر چیز کو بعض غیب کا علم حاصل ہے

ہر شے مقف ہے حضور اقدس ﷺ پر ایمان لانے اور خدا کی تسبیح کے ساتھ۔

(مطالعہ جات، ص 418 حصہ ۱)

یہ سب کا علم ہے ہر شے کے ساتھ ہر شے کے متعلق ہے ہر شے کے خواہشیں
 کیا جائیں گی وہ ہر شے کے مقف ہے ایمان و تسبیح کے ساتھ ہر شے کے ساتھ
 پر اکتفاء کیا جاوے گا کوئی شے ایسی نہیں ہے جو مجاہدہ و تہجد کا راسخ نہ باقی رہے
 جن اور انسانوں کے۔ (ایضاً ص 420)

خان صاحب کے ان ارشادات سے معلوم ہوا کہ

(۱) ہر مومن کو غیب کی کچھ باتوں کا علم ضرور ہوتا ہے۔

(۲) غیر مسلموں کو بھی کشف ہوتا ہے۔

(۳) گدھے جیسے حیوان کو بھی بعض غیبی باتوں کا علم ہوتا ہے۔

(۴) کائنات کی ہر چیز حق کے نباتات و جمادات کو بھی غیب کی کچھ باتوں کا علم

ہے اور یہی حضرت سیدنا زید علیہ السلام کی دلیل کا چوتھا بنیادی مقدمہ تھا۔ ائمہ

صاحب نے جن باتوں کی بنیاد پر حضرت حکیم، مت رحمۃ اللہ علیہ کی صورت پر

فوقی دکھایا تھا اسی مضمون میں نے احمد رضا خان صاحب کی کتابوں سے ثابت کیا

یہ کفر ہے تو احمد رضا خان صاحب اس کفر میں براہ کے شریک ہیں۔

چند خواہشیں گشت قربانیت شوم تا من سماں جو

یاد رہے کہ حکیم الامت کی پہلی دلیل کہ حقوق پر عالم احباب کا طلاق پانچ

اور عرف میں ان کا حلق سداوت پر ہوتا ہے کہ حق پر ہر عمل

ہر صاحب و مسلم ہے لیکن چونکہ اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا اس سے اس کی
 احسان نہ دینی نہیں سمجھتے ورنہ مطالبہ یہ ہوتا کہ ہم بھی شہداء اللہ خان صاحب
 کی کتابوں سے ثابت کرنے سے پہلے تیار ہیں۔

اچھا اس حدیث کے متعلق اب مزید کچھ بتانی ضرورت نہیں مگر ہم مزید واضح کیے
 ہیں جن کو نہیں سمجھتے ہیں تاکہ بات مزید واضح ہو جائے۔

اب جسے کسی ملک کا بادشاہ بہت بڑا سمجھے اس سے یہاں غور نہ چاہی ہے اور صبح

تلاش میں مسکینوں اور محتاجوں کا کھانا کھاتا ہے۔ اب کوئی حق منہ زبانی کہتا ہے

میں تو اس پر ان کو رازق ٹھہراؤں گا۔ اس پر یہاں اس شخص مثلاً عمرؓ کہ یہاں کی تمام

ان بادشاہوں کو رازق کہتے ہوں جس جہ سے؟ کیا اس جہ سے کہ وہ ساری مخلوق کو رازق دیتا

تے؟ یا اس جہ سے کہ بعض انسانوں کو کھانا کھاتا ہے؟ پہلی شق تو حدیثہ باطل ہے و

اب دوسری صورت یعنی یہ کہ اس بادشاہ کو صرف اپنی جہ سے رازق کہا جاوے گا کہ وہ

بعض انسانوں کو کھانا کھاتا ہے تو اس میں اس کی کوئی تخصیص نہیں ہے یہاں تک

غریب انسان اور ایسا معمولی مرد بھی کہ جو اپنے بچوں کو دانت دیتی ہے۔ تو پھر تمہارے اس اصول

پر یہ کہنے کا سب کو رازق کہا جائے۔۔۔

عمرؓ کو یہاں پانچ کے کہنا صحیح ہے اس کا ہم کا یہ مطلب ہے کہ اس سے مجھے اور فیاض بادشاہ

اور غریب انسان اور ہر معمولی مرد کو پانچ لکھ برابر کر دیا اور اس نے مرافق اور ہر

مومن مرد و عورت کو فیاض بادشاہ کے برابر فیاض بنا دیا۔ ظاہر ہے کہ یہ سمجھنا چاہیے

لفظ "ایسا" کی تحقیق

رضا خانی تہذیب کے منظر کشی میں غلطی یہ کہ اس میں اس بات کا بھی

اور مرض آخر عمارت میں آیا، توفیق کیلئے ماں بھی یا جائے تب بھی اس سے کوئی
انتہائی اور نہیں فانی س گئے یہاں صورت میں موتا کہ جب حضور علیہ السلام کو
تغیہ دینی جاری ہوئی جب یہاں مطلق بعض غیب کی بحث ہو رہی ہے نہ کہ حضور علیہ السلام
— مرثیہ غیب منقہ رکا۔

عقائد کی کتابوں سے حفظ الایمان کی عبارت کے مفہوم کا ثبوت

تقریباً ۱۰۰ مرثیہ حضرت علیؑ پر ہر طرح سے اتمام حجت کیلئے ہم یہاں حذر جرحی
کی کتاب کا ذکر کرتے ہیں جس میں احادیث کی ایک بڑی
تیسرا امت صاحب نے انہوں نے فیضیہ میں مرثیہ پر چھوڑتے ہیں
امام احمد شریف ہرجانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مینا کتاب میں فرماتے ہیں کہ

فلما ما ذکر تم مودودہ جو حودہ الاطلاع علی جمیع المعیبات لا
یحب للمسی السعاف و مکہ ولہذا قال سید الایہاء و مکت اعلم
العب لا استکثروا من الحسروا و م مسی لسوء و بعضی لا اطلاع
علی البعض لا یختص بہ ای النبی۔

جو شرح معانی موقوفہ سائنس، مرصہ اول، مقصد اول، ج ۳، ص ۱۷۵
اور جو ترجمہ نے کیا چند وجوہ سے مراد ہے کہ جس نے کہ تہری مراد اس اطلاع علی
المعیبات سے کیا ہے کل معیبات پر اطلاع ہوئی چاہے یا بعض پر کل معیبات پر مطلع
ہو تو کسی سے مراد ایک بھی ضروری نہیں نہ کہ اسے نزدیک نہ تھا کہ مراد ایک اور کسی
وجہ — جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اسے اور بعض معیبات پر مطلع
ہو چاہے کہ اسے کچھ خاص نہیں (میں یہ غیر نہیں میں بھی جانتی ہے)
تقریباً ۱۰۰ مرثیہ عبارت حذر جرحی سے فقہائے عقیدے کے رد میں بھی غور

۱۰۔ اس سے مراد اشارہ علی تھوئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت
"ایہا" کا حفظ تشبیہ کیلئے ہے اور اس کے ذریعہ سے وہ حضور علیہ السلام کے علم کو یہاں
سے تشبیہ کر رہے ہیں۔ حذر جرحی ان کی جہات ہے کہ اس نے کہ لفظ "ایہا"
"جیہا" سے ساتھ ہوتا ہے توفیق کیلئے کتاب "مرثیہ" میں "جب بھی" "جیہا" سے
توفیق کیلئے تاحہ وری نہیں چلے تم کہتے ہیں کہ "لہذا ایہا قدر ہے" تو کیا یہاں
قدرت کو کسی سے تشبیہ کیا ہو، نہ کہ ۱۰۰ مرثیہ میں لفظ سے کسی کی مثال ملے
۱۰۰ قول حفظ ہو

یہاں قدرت کا (تقرہ) یہاں رائے اور موا کر آیا۔
(لور اللغات، ج ۱، ص ۴۲۵، از مولوی نور الحسن مرحوم۔
یہاں قدرت کا (تقرہ) یہاں کھانا کھانا کہ ہاضمی ہوگی۔

(فرہنگ آصفیہ، ج ۱، ص ۳۳)
اس قسم کا اس شکل کا (تقرہ) ایہا قلدان مرثیہ سے مناد ہے اور یہاں
محبوب نہیں باغ جہاں میں کوئی یہاں رہتا ہے گل کی نہ مدت نہ شراہی
اس قدر برقی

نہاں کش کا جسم یہاں شیبہ و صوفیہ پرمغان ہے موج شرب کا
(امیر اللغات، ج ۲، ص ۳۰۲، از امیر بہائی مرحوم)
اس تفصیل سے معلوم ہو کہ لفظ ایہا ہر حال میں مرثیہ کیلئے نہیں آتا بلکہ اتنا
اس قدر کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ جیسا کہ اردو فقرہ "اور اشعار میں
منہاں ہوا ہے تو اب حفظ" میں کی عبارت کا مفہوم بھی یہی ہوگا کہ اتنا منہاں
مطلق بعض علم غیب کے جسے تمام اعیاب کے اطلاق کیلئے جائز سمجھتے وغیرہ انبیاء و
انسانوں کو بھی حاصل ہے۔

فرمان کی شدہ گمراہیوں میں اور سید جرحانی رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ حضرت
امت و اہل بیت کی روشنی میں ہمیں تلاش حفظ ایمان اور اس
کے منہج میں کیا فرق ہے۔ اس میں سے بعد بھی کوئی شخص حفظ ایمان سے
سبکدوش کرتا ہے تو اس کا علاج یہ ہے یا نہیں۔۔۔ اس کو امت کی سمجھ مانی
ہم تو سننے والے ہیں۔

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

قرآن کا جس کا یہ مسلک صواب ہے کہ اپنی کسی بات کی صداقت خود بخود ثابت ہو
سے بہتر کوئی نہیں سنا تھا اب اسے اللہ جس میں امر عباد کو کھینچے۔۔۔ کوئی اور
اس طرح نہیں سمجھ سکتا اس اصول سے تحت نہیں ہم مولانا شرف علی قاسمی رحمۃ اللہ
علیہ سے پوچھتے ہیں کہ انھوں نے اس عبارت سے کیا مطلب یا اور جو معصوم
ضامین اس کی طرف منسوب ہیں اس کے متعلق کیا کہتے ہیں چنانچہ حضرت جابر
الامت رحمۃ اللہ علیہ کے طیف مولانا مرقس حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ کو جب
بہتان کا علم ہوا تو انھوں نے اس عبارت کے متعلق حضرت ابو اوفیہ خطیبیؓ کا
سے چند سوال کئے جس کا جواب انھوں نے یہ دیا

(۱) میں نے یہ حیثیت معصوم (یعنی مسلم دشمنین جو میری طرف منسوب ہے)
ہے اس کی کتاب میں نہیں لکھا لکھا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس معصوم کا بھی
خبر نہیں۔۔۔

(۲) میں کسی عبارت سے یہ معصوم نہ نہیں تاجنا غیر میں عرض کروں گا

(۳) جب میں اس معصوم کو نصیحت سمجھتا ہوں اور میرے دل میں بھی کبھی اس کا خطرہ
نہیں گزر جیسا کہ اچھو معصوم ہوا تو میری مراد کیسے ہو سکتی ہے۔

(۴) جو اس یہ اعتقاد رکھنے والا اعتقاد صریح یا شکیبائیہ بات ہے کہ میں اس شخص کو
ان الزامات سے سمجھتا ہوں۔ وہ تکذیب کرتا ہے معصوم قطعی اور قطعی کرتا ہے معصوم
اور وہ مکتوبی اور مکتوبی ہے۔۔۔ ان میں سے حفظ ایمان جس 106 ہے
اس کے بعد خود نصرت جگہ امت اس عبارت کی وضاحت کرے گی جس پر ہم سے
اس میں تاملی عقائد جس کی تفصیل آپ اس رسالہ وسط ایمان میں ملاحظہ فرمائیں
اس کا حفظ ایمان ہی کے ساتھ چھپ رہا ہے۔

حفظ ایمان مولوی احمد رضا خان کے اصولوں کی روشنی میں

ایک اور شخص بن عمیر جیسے معصوم محمد رضا خان جو اصول مقرر کیا ہے اگر
اسی روشنی میں لکھا جائے تو حفظ ایمان عبارت میں نہ تو کوئی فرق ہے اور نہ
ان عبارتوں میں کیا درجہ صحت صحیح امت رحمۃ اللہ علیہ کی تکلف کی جا سکتی ہے۔۔۔ چنانچہ
امام احمد رضا خان کا جواب جیسے ہیں کہ

مکتوبہ امام نے یہ فرمایا ہے کہ جس سے کوئی غلط یہ صادر ہو جس میں سو پہلوئیں
ہیں اس میں 99 پہلوئیں غلط ہوتی ہیں اور ایک مسلم کی طرف تو جب تک
امت نہ ہو جائے کہ اس نے خاص کوئی پہلوئیں گمراہی دکھا ہے نہ کہ کافرت نہیں گئے
تو ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے یہ معصوم کشادہ اس نے بھی پہلوئیں دکھا۔۔۔۔۔
چراغے خود اس کی مثال اپنے ہونے لگتے ہیں کہ

مثلاً زید کبیر عمر کو کھٹکتی ہوئی غیب کا ہے۔ اس کا میں سے پہلوئیں

(۱) عمرانیات سے غیب ہے یہ صریح کفر و شرک ہے۔۔۔ (۲) عمر و آپ تو
غیب دان نہیں گمراہ نہیں جو معصوم رکھتے ہیں ان کو بتاتے سے اسے طیب کا علم یعنی حاصل
ہو جاتا ہے یہ بھی کفر ہے۔ (۳) عمر و نجومی ہے (۴) رمال ہے (۵) سارند وک

جانتے ہیں، ہاتھ دیکھتا ہے (۶) نوے وغیرہ کی (۷) حشرت اور شہادت
گرنے (۸) کی پند یہی جی چاہے کے دینے یا میں نکل جانے (۹) اور
دیگر اعتداء۔۔۔

غرض اس طرح کی کل ۲۰ مثنوی وی جب آپ اصل مثنوی حوس میں ملاحظہ فرمایا
پھر ۲۴ مثنوی جیتے ہوئے لکھتے ہیں (۲۱) عمر و رسول اللہ ﷺ کے واسطے سے معاذ
بہا، بعض غیوب کا غلط فیہ الذی وصل نے یاد دلاتا ہے یہ خاص سہم ہے
وہ محققین فقہاء اس قائل کو کافر نہ کہیں گے کہ چاہے اس بات سے کہیں پہنچا
میں میں کفر میں گم رہ گیا، سارا بھی ہے حقیقہ و تحقیق اس سے سب اس کا
کلام ہی پہلو پر چل کر میں گئے اس تک ثابت نہ ہو کہ اس نے کوئی پہلو کفر
کی مر دیا۔ (تہذیب ایمان ص 43-45، مصلوہ، رچی 1999ء)

مذہب کفر، زمین کرام غور فرمائی کہ بات بات پر خیر سے غائب، دینے والے کے فکر
سے اللہ رب اعزت نے کیسی بات کھو دی خود اس صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ
عقل کے قوس میں میں کفریات ہیں ایک سہم سے تو ہم اس کے سہم پر فتویٰ
سے۔۔۔ اب میں اہل اصف سے کہتا ہوں کہ آخرت کو رہنے رکھ کر فیصد فرمایا
کہ کیا حکیم امت کی عبادت میں کوئی پہلو کفر کا ہے؟ وہ اگر بغرض یہ ہوتا ہے
خود مونا شرف علی تھو نوئی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کفر پر جس کو دہرائے میں آیا
والی بات نہ کہہ دی۔ کیا تہذیب میں اس عبادت کے ہوتے ہوئے حضرت
امت رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر کی جاسکتی ہے اس کا فیصد ہم کار میں اس سے غم
چھوڑتے ہیں۔

امکان مذہب پر جب ہم رضا و رضاعت کی طرف سے عقد کی کتابوں کا کوئی مثنوی
جو نہ دیا جاسکا تو انھوں نے اپنی جان بچانے کیلئے ایک راہ اصول نکالا کہ اس

اس کا اصل مقصد صرف یہ مقابل کو خاموش کرنا ہوتا ہے اس طرح کی تفسیر نہ اور
کی عبادتوں کا مقصد اپنا عقیدہ ثابت کرنا نہیں ہوتا عقیدہ وہی ہوتا ہے جو مثنوی
توں میں موجود ہو اس سے بغرض اگر اس مثنوی میں کوئی ایک بات ہو جو مثنوی
توں کے خلاف ہو تو ہم اس کو تسلیم نہیں کریں گے لہذا امکان مذہب پر یہ عبادت
نہیں نہ کی جا میں اس کے۔ یہ تو اس کا اصل عقیدہ ہی نہیں اصل عبارت ملاحظہ ہو

الاب جب مذہبوں کا شیوہ ہو اگر اگر مصلوبوں نے عوام مسلمانوں کو بہانے کیلئے اپنے
امامہ ملاحظہ بعض اعلیٰ مقام سے پیش اسے شروع سے عدلے المسند و اجراء کو
راحت ہوئی کہ ان کے دلائل باطلہ کا رد کریں اپنے عقائد کو حق پر دلائل قیام کریں
یہاں سے کام متاخرین کی بنیاد پر۔ سب کہ شد، سخت و مہارت کا چھ نک خلافت و
پنے دلائل و جو بات کی جانچ پر کھنک حجت ہوئی وہاں مختلف ہوتے ہیں۔ اور بحث
و اخرج میں خط و صابت دینی کے ساتھ لگے ہوتے ہیں ایک نے مذہب پر ایک
میں قیام فرمایا یا مختلف کسی اعتراض کا جو زیادہ سے اس پر بحث مردی
سے نہ مذہب پر یہ دلائل مکرر ہوتے ہیں عبادی کی طرف سے اس کا رد یہ ہو سکتا ہے اس رد
بحث و شرف اسی دلیل و جواب تک ہوتا ہے، مرنے کہ اس دلیل و جواب ہی میں
انصر ہا جیسا کہ بحث کرنے والے کا بیان ہے یا خواہ اس حدیث کی نظر سے خط کی
دلیل و جواب صحیح و صواب ہو۔ ہر حال معاذ اللہ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اپنا

اصل مذہب باطل یا مخالف کائنات حق ہے۔۔۔ معاذ اللہ یہ بحث کرنے
والا اپنا عقیدہ بدلتا ہے۔۔۔

عقیدہ وہ ہوتا ہے جو مثنوی و مسائل میں بیان کر دیا جائے تقریریں اس کے موافق
ہیں و حق ہیں مخالف ہیں تو وہی اس کی بحث و رد نہیں اور ان کو یہاں اور قلم کی
جو، یہ ہیں۔ (تہذیب اسوہ ج 173، مکتبہ خاندانہ، نور، 2003ء)

۱۰۰ کی توہینوں کا نگینہ مرناصف و صفت ہستی ہے۔

۸۔ اُمّ ربیعہ اس پر شکاں کرتے ہیں کہ علم و جاہ و دولت سے تشبیہ دی گئی ہے۔
یہی بلکی شہباز دینا گستاخ ہے تو ربیعہ دھڑ دھڑ ہے۔

یہ یاد ہے، علیہ السلام، انہی کے تفسیر کی گئی وہ آپ کی شریعت مبارکہ کو سمجھ گیا۔
 (نورِ عرفان) - جلد ۱۰ - صفحہ ۱۰۲ - ۱۹

۱۱۔ نبی پاک علیہ السلام رہا مبارک ہو غل سے تشبیہ کی گئی

۱۔ (مقل کفر و شہد) بی بی پارس کی کہوت سے تشبیہ کی حیثیت پر

۱۔ (علاء گھر، شہد) کی پاسبانیت کے تشبیہ کی عیاں ہے۔

(تور العرفان - الفرقان مبه ۱۶)

۱۔ اہل حق و علیہ السلام کو یہاں سے تشبیہ دی گئی (پور. عرفات۔ دفعہ نمبر ۱۔ ص ۹۳)

۱۔ شب قدر کو جسے تشبیہ

بیدری ہوئی مفتی حمید برکاتی نے یہ مہوئی ٹریفک حادثہ کی خبر سنی
تھی۔ یہ خبر براہِ راست پہنچی تھی۔ یہ خبر سن کر ان کے دل پر گرا۔

(المشرف على - ص 103، 105، 136)

۱۔ مولانا منظور عثمانی سے انفرقار میں عیہ بن مرث حفظہ الیحد کی مولوی حامد رضا

ساربرٹھوی کے نام سے بھی اور بچے آپ علیہ السلام کے مولوی عبدالرضا خان کا نام

۹۔ یہ بڑے چمکور جسٹری بھی کیا اور کہی مگر گستاخی ہے تو عدالت میں میرے خلاف رسد

یہ مگر پریشانی تو رہے۔

جب ٹھکی سانپ کی شکل میں ہوئے تو پھٹے گی پیسے کے مگر ہوئے تھی یہ نہ پانا اسکی شکل

شر ہوگا ایسے ہی حضور ﷺ کا نور ہیں جب بشری سیاس میں آئے تو پوری بشر تھے۔

(نو، حرفوں۔ ص 805)

جیسا کہ سی آئی ڈی مخالف دیگر قوت کر سنے سے پہلے اس کے مسد سے مخالفت۔

[illegible]

طبر کے بیٹے چند حکماء کی مرضی سے ہمدانیت سے مختلف جہاں خدمات کو منہ پر کرتا
 سی قادی، سکفر و مجمر قمر و کرقر قرار دیتا ہے یہی وہی رہ عرت سے
 مختلف بنیاد کو جو معلوم کریا کہ یہی ان کے کہہ رہا ہے کہ ہم نے بیٹے تیار نہیں۔
 (مقبول نور ص 191)۔

۳۔ جیسے غرض حقوق نے ناموس میں تاثیر ہے۔ کسی لوگدھ کہہ دو تو وہ مجید ہو جاتا ہے اور حضرت تہجد بعد از دو رکعت خوش ہوتا ہے، مثلاً جو کچھ بھی مخلوق میں اور تہجد عجب بھی ہے ان حق نے مختلف ناموس میں مختلف تاثیر ہیں۔ (اسرارِ حکام۔ ص 152)

دوسرا بہتان: مولانا تھانوی نے لا اہلہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کلمہ

شاهان

بریلوی حضرات کی طرف سے حضرت حکیم الامت بریلویؒ سے اعتراض یہ تھا کہ

مکہ ان کے مرید نے ان کے نام کا کلمہ ورد و رو پڑھا اور حضرت حکیم نے

بجائے اس پر سرکش کرنے کے ان سے قبیح ملت ہوئے کی گواہی دی۔ جس کی وجہ

سے یہ کافر ہیں معذرت۔

() انھوں نے نبوت کا دعویٰ کیا (العیوب اللہ)

(۲) صاحب، قندورہ، رش اور تنبیہ نہیں کی۔ بلکہ وہ اس کا حق تھا۔ اس کو قندورہ

ایمان و کلمہ کا کہتے مگر انھوں نے ایسا نہ کیا اور کفر پر رہا کبھی رہنا خود کفر ہے لہذا

الامت کافر ہوتے۔ معذرت اللہ

(۳) ایسے شیطان اسوسہ و اجناس کو اپنی بیانیہ دنیا و دنیا پرستی کی باتوں سے

مرکز پرکوں کے اس سلسلہ میں پہلی مرتبہ ریجنل سطح پر کام کیا گیا۔

میں ان کی قبر مبارک کو بھی اکھڑ چھینکا۔" اسی دن پک بکھا دے۔
 وہ دن وہاں کے بھلاے کا مقصد یہ تھا کہ بظاہر اگرچہ خوب خوف نہ ہو لیکن ضروری
 نہیں ہے کسی تعبیر بھی خوفناک ہو۔ جس کو خوب حضرت حکیم الامت کے مرید نے
 دیکھا تھا اگرچہ بھلا خوفناک تھا لیکن اس سے یہ رائے نہیں آتا کہ تعبیر بھی خوفناک
 ہو، جیسا کہ آج کے ہمدرد حضرت حکیم امت کے اقوال سے کو ثابت کریں گے۔

(۲) یہ یہ جواب تھا کہ جب مہدی صحت میں دیکھا جاتا ہے اور نیند صحت میں
 حلقہ زدن سے مراد ہوتی ہے تو بیت میں ناک کوئی قرار نہیں۔ اس سے
 کسی سے جواب میں عطا فرمایا کہ میں اس کا حکم فرماؤں گا۔
 گا۔ چنانچہ حضرت صاحبزادے کو صحت کی حالت میں دیکھا گیا۔

تیس شخص مرقوع القلم ہیں (یعنی شرعی قوانین کی زد سے محفوظ ہیں) سونے والا، جب
 تک کہ بیدار نہ ہو وہ دنوں میں جس جہاں تک اس کو وقت ہوگا۔ اور جب تک
 کہ نفع نہ ہوگا۔
 الجامع الصغیر ج ۲ ص ۲۴

و حضرت امام احمد رضا صاحبزادے حضرت علی قزوینی کے مرید ہیں
 جس شخص مرقوع القلم ہیں (یعنی شرعی قوانین کی زد سے محفوظ ہیں) مجھوں جس کی عقل
 پروردگار نے عطا فرمائی ہے وہاں تک کہ بیدار نہ ہو اور جب تک کہ باخ
 نہ ہوگا۔
 الجامع الصغیر ج ۲ ص ۲۴

یہ روایت میں آتا ہے کہ سیدنا حضرت قزوینی کے مرید تھے کہ ان کا ارشاد ہے کہ
 جتنی نیند میں کوئی ہوتا ہے اور جہاں تک اس کی صحت میں کوتاہی ہو تو
 اس میں حرج ہے۔
 (ترجمہ ج ۲ ص ۲۵)

اسی قسم کی روایت سے حضرات فقہاء نے یہ قاعدہ اور اصول اخذ کیا ہے۔ نیند کی
 حالت میں کوئی بھی بات کسی بھی وجہ میں قابل اعتبار نہیں۔ خواہ کوئی معاملہ

ہو۔ حضرت مفتاح فرمایا کہ میں نے خوب میں دیکھا کہ گویا آپ صحت میں
 مراد سے ایک نکتہ ثابت فرمادیں گے، گویا ہے۔ آپ صحت میں فرمایا کہ
 بہت اچھا خواب دیکھا کہ میں نے تعبیر یہ ہے کہ اشد اندر میری خست جبرینی (سیدنا
 قائم) کے پاس نہ پائیدار ہوگا جو تہماری گواہی میں کیے گا۔ چنانچہ حضرت حسین بیہ
 اور میری گواہی میں کیے جیسے کہ فی اکرام اللہ کے فرمایا تھا۔

مشکوٰۃ ص ۲۵۔
 ملاحظہ کیجئے بظاہر کسی قدر خوب تھا کہ حضرت مفتاح نے اسے بھی تعبیر میں
 فرمایا کہ میں نے تعبیر یہ ہے کہ اشد اندر میری خست جبرینی (سیدنا
 قائم) کے پاس نہ پائیدار ہوگا جو تہماری گواہی میں کیے گا۔ چنانچہ حضرت حسین بیہ
 خوب پر طرح طرح کے اعتراض کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس پہنچے اور اس نے فرمایا کہ کھڑا (یعنی بیدار) ہیں اس پر آپ
 نے فرمایا کہ گویا خواب کی علامت نہیں ہے آپ اسے استودای کر لیں اس پر آپ
 حضرت امام صاحب علیہ رحمۃ کتب میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ان کے پاس
 فرمایا کہ اگرچہ خوب تھا کہ میں نے تعبیر یہ ہے کہ اشد اندر میری خست جبرینی (سیدنا
 قائم) کے پاس نہ پائیدار ہوگا جو تہماری گواہی میں کیے گا۔ چنانچہ حضرت حسین بیہ
 اور میری گواہی میں کیے جیسے کہ فی اکرام اللہ کے فرمایا تھا۔
 خوب فرمایا کہ حضرت امام ابو حنیفہ پر کیا فتویٰ لگا میں نے؟ میں حنفیہ یہ بات
 کہتا ہوں۔ اگرچہ میں نے امام صاحب علیہ رحمۃ کتب میں دیکھا کہ امام کا نام تھا
 بریلوی حضرت امام صاحب علیہ رحمۃ کتب میں دیکھا کہ امام کا نام تھا
 بریلوی حضرت امام صاحب علیہ رحمۃ کتب میں دیکھا کہ امام کا نام تھا

اس مہجور میں ضرورت ہو تو پیش رویے جائیں گے۔

ایک یہ اعتراض بھی کیا کہ اگر آپ کے مہجور تاقی کو کوئی کامیاب دے پھر اس کی یہ اختیار کا بیج نہ رکھے تو کیا تم اس کو معاف کرو گے؟ میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کے شک اگر تم اس کے غدر کی تکذیب نہ کریں تو ضرور ہم اس کو معاف نہیں کرتے۔ مثلاً کوئی شخص مینہ سے اٹھتا ہے اور وہ کسی غیر مولیٰ کی حالت میں ہم کو یہ کہہ دے کہ کسی امر کو کامیاب دے اور بعد میں یہ غدر کرے کہ میں نہ دیتا تھا۔ یہ تو آپ کی ہورہی ہے اور میں آپ کو کامیاب دے رہا ہوں اور کسی حالت میں یہ کسی تکذیب کی اور بالکل بد قصد میری زبان سے گالی نکلے گی اور اس میں بہت باتیں ہوں۔ تو بے شک ہم اس کا غدر نہیں دیتے گے۔ اور وہ جھوٹ نہیں ہے تو یہ ہمارے نزدیک بھی اس کا یہ غدر ضرور قبول ہوگا۔

چھپے آپ کے تمام اعتراضات کا جواب دے دیا ہے اگر رو کوئی اعتراض ہو آدھ بھی پیش دینے میں تیار ہر طرح سے محنت تمام مردوں کا۔

﴿اعتراض﴾ : یعنی یہ باتیں تو میری سمجھ میں آتی ہیں لیکن اس میں آپ کی تعمیر بھی نہیں آخر جب وہ خط اعلان دے گا تو اس کی تعمیر یہ باتیں دیں گے کہ اس کی طرف توجہ نہ دے گا تو یہ واقعہ مست ہے۔ معذور ہو کہ آپ کے حکیم امت نبوت کا اعلان کرنے کے معاملہ میں تھے

﴿جواب﴾ : اس بات کی وضاحت پہلے کر چکا ہوں کہ خوب بار بار ہونا تعمیر کے بارے میں ہوتا نہیں ہے۔ باقی اس تعمیر کی خوب سے یا منہ جوت ہے تو کاش ہم اس سے پہلے نہ کہیں کہ اس کتاب کو بھی مکمل پڑھ بیٹے جس میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ اس کتاب میں اس کا جواب موجود ہے۔ خود حضرت خاتم النبیین علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے کہ

وہ ان کی محبت میں جہت تو کیا اس کی وصاحت کرتا۔ ہاں پتا چلتا ہے۔
اس کا۔ اور کیا وہ اس پر دوا ۴۰ جلد دے گا کہ اس پر خوش ہوتا کہ وہیں حضرت کی توجہ کی محبت میں۔

تو کیا ظاہر بھی پڑھنے لگا گیا ہوں۔ میں آپ کو دھاتا ہوں کہ جو اس میں ہے وہ ظاہر محبت میں سے پڑھنے میں ان کی حالت میں ہوتی ہے۔
صراحت کا ظہور کرتے ہیں

﴿اعتراض﴾ : چھپے تھے کہ ایک شخص ہمارے غدر کرتے اور بعد میں اس کے کہیں یہ اختیار تھا رہا تو میں نہیں تھی تو کیا اس کا غدر مباح ہوگا۔ اس کا ایک شخص ہمارے آپ کو مہجور کا کامیاب دے اور پھر بعد میں اس کے ہمارے ہمارے قاضی نہ تھی مگر تو کیا آپ کی غلطی تیار رہے ہیں۔
آپ باتیں نہیں کرتے۔ یہ دیکھو دیکھو۔ وہ مانتا ہے کہ اس کی رو۔

﴿جواب﴾ : اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حق میں ہے کہ وہ یہاں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ غلطی اس شخص سے یہ واقعہ ہوا اور ہمارے اس واقعہ پر ہوتا ہے۔ یہی دلیل میں غلطی سے یہ باتیں واقعہ ہوتی ہیں اور یہ واقعہ اس شخص کا حوالہ دینا ہے ہمارا اور بھی اس وقت تک کہ اس سے تعلق نہیں ہے۔ اس کوئی واقعہ اس حالت میں ہے کہ اس واقعہ کا ہونا نہیں۔ میں اس کی دلیل دیتی ہوں۔ سننا وہ مستعد ہے بہت اس پر اس کی اس مرض کا ممد ہوا۔ اس کی وجہ سے وہ بھی نہیں تھیں۔ اس کی حالت میں اس کی باتیں حالت میں تھیں۔ اس کا غرض ہوگا کہ اس کی حالت میں اس کا ہونا "معتوہ"۔
مجھوں "قرآن" یا اس کا شریعت میں ہے۔ یہ شخص کی حد تک اس کا ہونا نہیں

و اب ایسے ہیں کہ جس کی صرف تم رجسٹر ت ہو تو حضور علیہ السلام کا علم ہے
ان سنت سے غور کریں کیا اس میں کوئی یہ غلطی ہے جس سے بہت سی برائی
یا خصلت بریلوی کی تلاوی کا اقرار نہ کرنا کوئی تعین کر دیتے۔
ال کو انجیری و کا کو کلیہ بریلویہ پر ہر مصلحتی کرنا خدا کا کلمہ

الزامی جواب

تہا مرتبہ تفصیل کے بعد ابھی ٹر بریلوی حضرت کے تہا اس کا یہی نتیجہ ہے تو ہم
نے مشہور ہوئے کہ وہ ایل - واقعت میں بھی ان طریقہ تعمیر کیوں نہ مانند
اس کی اس طرح تتبع اور شہادت کریں جس طرح وہ حضرت تھائی اور
ان کا بریلوی کے خلاف کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیے کہ ہم نے جو چاہا وہ صرف انتہا
ہے اس سے دوری ماننے کے متعلق کون خیال کرنا شاید یہ ظلم ہو گا یہاں ہم کو
بریلویوں کے ان گفتاریں ہماری انصاف پسندی کا امتحان کرنا مقصود ہے اور اس
کی اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یہاں پر سے کیے ہیں۔

(سوانحیت عرب نو ص 207)
فرخندہ شریعتی چری صاحب نے ایک جواب دہ لالہ لالہ مگوریہ رسول اللہ اور
لالہ لالہ لالہ لالہ لالہ پڑھنے کیے ہیں۔

(مضامین مصطفیٰ - شمارہ نمبر 1928 ستمبر 1958 ص 03)
اللہ تعالیٰ کے جید مامور ہیں جو ان مفتی لکھتے ہیں "ہاں چکر لکھتے ہیں جو جاری کرنا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم (بسم اللہ ص 200)
فرخندہ شریعتی چری صاحب نے اپنے ایک مرید کو لالہ لالہ لالہ لالہ لالہ لالہ لالہ
اللہ پڑھنے کی تلقین کی۔ (خرید معرفت - ص 155)

فرخندہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک مرید کو لالہ لالہ لالہ لالہ لالہ لالہ لالہ پڑھنے کا

حضرت اہل حق خوب سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم
اور ان کی کوئی دیکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں کس زیارت سے وقت معلوم ہوتا
شکل کی صورت ہوتا ہے لیکن کہتے ہیں کہ یہ اشارہ ہے اس شخص سے
سوئے کی طرف ہیں جس طرح یہاں سے بجائے شکل ہوئی سے دوسری شکل مانی
(یعنی لکھائی کی) تعمیر اتنا سنت سے دینی کی سے اسی طرح بنی۔
میں ٹھیکہ دوسرے ملاحظہ ہو۔ کے تعمیر کی طرف سے ایل - تو اس میں کیا مدد
کر رہے ہیں۔

میدرہا ہوں کہ خود حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے اس وضاحت
حدس کی تعمیر و خوب میں من سنت بھی عقل شریف میں آگئی ہوگی۔ پھر یہ کہ
سے نبوت کا وہ ہے اس قدر حاضی سوچ سے کہ حضرت تھائی کے الفاظ یہ
وہ تو تتبع سنت کے غلط استعمال کرتے ہیں وہ دوسرے اس میں نبوت کی وہی
یعنی جس کی طرف سے رجوع کیا ہے وہ تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ان کی سنہ
ہو رہے ہیں۔ کی تلاوی اور ان کے طو طریقوں کی برائی کو اپنے لئے رہا ہے
ہے۔ افسوس۔ افسوس!!! اس ضد اور ہمت دھڑکی کا۔

قارئین کرام منظر انصاف غور فرمائیں کہ اگر کسی واقعہ اور نظام کا دینی یا کس
مدنی نبوت کے ساتھ پیش آتا تو کیا وہ بھی یہی لکھتا جو حضرت تھائی
لکھا۔ ۱۹۲۰ء لکھتے ہیں کہ ہرگز یہ نہ لکھتا بلکہ اس کو اپنے دماغ کی روش
دہل کہتا۔ ہرگز نہ لکھتا وہ اس مسلمانوں کے اشتہار شائع کر دیا "جوہر"
بہت دوسرے متکرمین خدا سے ظہر مران پکارے میری رسالت کا
ہے و میرا لکھ پڑھا ہوا ہے۔ میرا یہ کلمہ خاص کر ان حضرات کیلئے قابل غور ہے۔
قادیانی کی ہیرت کا ٹھوڑ بہت مطالعہ رکھتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف حضرت

27. حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید اور بریلویت

(۱) پیر امیر نامہ محمد مسعود نے ایک کتاب بھی فاضل بریلوی کی مدح و ثناء کی غرض سے لکھی ہے جس کا نام "شاہ صاحب کا نام" ہے۔ غلط لکھا گیا ہے۔

شاہ اسماعیل شہید

(۲) مولانا اسماعیل شہید بریلوی صوفی تہذیب و تمدن کی ایک ستارہ تھے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ بریلوی میں ہی گزرا۔ ان کی وفات ۱۲۸۳ھ میں ہوئی۔ ان کی قبر بریلوی میں ہے۔

(۳) بریلویوں کے مابین عالم مولانا مفتی محمد ظفر احمد خان برکاتی قادری بدایونی نے ایک کتاب "بریلویوں میں شاہ صاحب کا نام" لکھی ہے۔ مولانا اسماعیل صاحب مرحوم بریلوی (اشاعت المعارف) ۴۶

(۴) مولانا اسماعیل شہید بریلوی صوفی تہذیب و تمدن کی ایک ستارہ تھے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ بریلوی میں ہی گزرا۔ ان کی وفات ۱۲۸۳ھ میں ہوئی۔ ان کی قبر بریلوی میں ہے۔

(۵) مولانا اسماعیل شہید بریلوی صوفی تہذیب و تمدن کی ایک ستارہ تھے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ بریلوی میں ہی گزرا۔ ان کی وفات ۱۲۸۳ھ میں ہوئی۔ ان کی قبر بریلوی میں ہے۔

(۶) مولانا اسماعیل شہید بریلوی صوفی تہذیب و تمدن کی ایک ستارہ تھے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ بریلوی میں ہی گزرا۔ ان کی وفات ۱۲۸۳ھ میں ہوئی۔ ان کی قبر بریلوی میں ہے۔

(۷) مولانا اسماعیل شہید بریلوی صوفی تہذیب و تمدن کی ایک ستارہ تھے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ بریلوی میں ہی گزرا۔ ان کی وفات ۱۲۸۳ھ میں ہوئی۔ ان کی قبر بریلوی میں ہے۔

(۸) مولانا اسماعیل شہید بریلوی صوفی تہذیب و تمدن کی ایک ستارہ تھے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ بریلوی میں ہی گزرا۔ ان کی وفات ۱۲۸۳ھ میں ہوئی۔ ان کی قبر بریلوی میں ہے۔

(۹) مولانا اسماعیل شہید

۲۔ شیخ محمد اندلسی نے "سیدہ بریلویہ" نامی ایک کتاب لکھی جس میں ان کی مدح و ثناء کی ہے۔

۳۔ مولانا اسماعیل شہید بریلوی صوفی تہذیب و تمدن کی ایک ستارہ تھے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ بریلوی میں ہی گزرا۔ ان کی وفات ۱۲۸۳ھ میں ہوئی۔ ان کی قبر بریلوی میں ہے۔

۸۔ بریلوی جرح محمد عمر بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ میرا صاحب نے زماں بد فرمایا کہ لا الہ الا اللہ انگرہ رسول اللہ لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ۔

۹۔ بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان عسکری صاحب نگر شریف کے عنوان سے لکھی ہے۔

۱۰۔ مولانا اسماعیل شہید بریلوی صوفی تہذیب و تمدن کی ایک ستارہ تھے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ بریلوی میں ہی گزرا۔ ان کی وفات ۱۲۸۳ھ میں ہوئی۔ ان کی قبر بریلوی میں ہے۔

۱۱۔ مولانا اسماعیل شہید بریلوی صوفی تہذیب و تمدن کی ایک ستارہ تھے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ بریلوی میں ہی گزرا۔ ان کی وفات ۱۲۸۳ھ میں ہوئی۔ ان کی قبر بریلوی میں ہے۔

۱۲۔ مولانا اسماعیل شہید بریلوی صوفی تہذیب و تمدن کی ایک ستارہ تھے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ بریلوی میں ہی گزرا۔ ان کی وفات ۱۲۸۳ھ میں ہوئی۔ ان کی قبر بریلوی میں ہے۔

۱۳۔ مولانا اسماعیل شہید بریلوی صوفی تہذیب و تمدن کی ایک ستارہ تھے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ بریلوی میں ہی گزرا۔ ان کی وفات ۱۲۸۳ھ میں ہوئی۔ ان کی قبر بریلوی میں ہے۔

۱۴۔ مولانا اسماعیل شہید بریلوی صوفی تہذیب و تمدن کی ایک ستارہ تھے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ بریلوی میں ہی گزرا۔ ان کی وفات ۱۲۸۳ھ میں ہوئی۔ ان کی قبر بریلوی میں ہے۔

۱۵۔ مولانا اسماعیل شہید بریلوی صوفی تہذیب و تمدن کی ایک ستارہ تھے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ بریلوی میں ہی گزرا۔ ان کی وفات ۱۲۸۳ھ میں ہوئی۔ ان کی قبر بریلوی میں ہے۔

۱۶۔ مولانا اسماعیل شہید بریلوی صوفی تہذیب و تمدن کی ایک ستارہ تھے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ بریلوی میں ہی گزرا۔ ان کی وفات ۱۲۸۳ھ میں ہوئی۔ ان کی قبر بریلوی میں ہے۔

اس سے معلوم ہو کہ خدے کو رب کہہ سکتے ہیں یعنی حراں و پرورش کرنے والا

۲۱. عمر و بن، ۸۹

اور احوالہ کہ رَتِّیْ حَسْبِیْ مَتَّوٰی اِنَّہٗ لَا یَفْیِیْحُ ظَلَمُوْنَ و حَسْبِیْ حَمِیْدُ ۱۰

۱۰۰ عربی ۸۶۸

فیرا حوالہ قس معد لہ نہ بتی جس مشورے نہ لایفیع بظہور۔۔۔

چوتھے حوالہ کی محدث، عظیم سہی، شہید محمد ثانی حیدر بیگ پھولی، ماتے ہیں۔
 میں نے ایک مضمون میں یہ بتا چکا ہوں کہ جسے تعلیم، اس تعلیمی اسکول، سائنس
 کے دوسرے ممبروں کے ساتھ، تجلیات، مام احمد، صد 61، 62، 63، 64، 65، 66، 67، 68، 69، 70، 71، 72، 73، 74، 75، 76، 77، 78، 79، 80، 81، 82، 83، 84، 85، 86، 87، 88، 89، 90، 91، 92، 93، 94، 95، 96، 97، 98، 99، 100، 101، 102، 103، 104، 105، 106، 107، 108، 109، 110، 111، 112، 113، 114، 115، 116، 117، 118، 119، 120، 121، 122، 123، 124، 125، 126، 127، 128، 129، 130، 131، 132، 133، 134، 135، 136، 137، 138، 139، 140، 141، 142، 143، 144، 145، 146، 147، 148، 149، 150، 151، 152، 153، 154، 155، 156، 157، 158، 159، 160، 161، 162، 163، 164، 165، 166، 167، 168، 169، 170، 171، 172، 173، 174، 175، 176، 177، 178، 179، 180، 181، 182، 183، 184، 185، 186، 187، 188، 189، 190، 191، 192، 193، 194، 195، 196، 197، 198، 199، 200، 201، 202، 203، 204، 205، 206، 207، 208، 209، 210، 211، 212، 213، 214، 215، 216، 217، 218، 219، 220، 221، 222، 223، 224، 225، 226، 227، 228، 229، 230، 231، 232، 233، 234، 235، 236، 237، 238، 239، 240، 241، 242، 243، 244، 245، 246، 247، 248، 249، 250، 251، 252، 253، 254، 255، 256، 257، 258، 259، 260، 261، 262، 263، 264، 265، 266، 267، 268، 269، 270، 271، 272، 273، 274، 275، 276، 277، 278، 279، 280، 281، 282، 283، 284، 285، 286، 287، 288، 289، 290، 291، 292، 293، 294، 295، 296، 297، 298، 299، 300، 301، 302، 303، 304، 305، 306، 307، 308، 309، 310، 311، 312، 313، 314، 315، 316، 317، 318، 319، 320، 321، 322، 323، 324، 325، 326، 327، 328، 329، 330، 331، 332، 333، 334، 335، 336، 337، 338، 339، 340، 341، 342، 343، 344، 345، 346، 347، 348، 349، 350، 351، 352، 353، 354، 355، 356، 357، 358، 359، 360، 361، 362، 363، 364، 365، 366، 367، 368، 369، 370، 371، 372، 373، 374، 375، 376، 377، 378، 379، 380، 381، 382، 383، 384، 385، 386، 387، 388، 389، 390، 391، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 400، 401، 402، 403، 404، 405، 406، 407، 408، 409، 410، 411، 412، 413، 414، 415، 416، 417، 418، 419، 420، 421، 422، 423، 424، 425، 426، 427، 428، 429، 430، 431، 432، 433، 434، 435، 436، 437، 438، 439، 440، 441، 442، 443، 444، 445، 446، 447، 448، 449، 450، 451، 452، 453، 454، 455، 456، 457، 458، 459، 460، 461، 462، 463، 464، 465، 466، 467، 468، 469، 470، 471، 472، 473، 474، 475، 476، 477، 478، 479، 480، 481، 482، 483، 484، 485، 486، 487، 488، 489، 490، 491، 492، 493، 494، 495، 496، 497، 498، 499، 500، 501، 502، 503، 504، 505، 506، 507، 508، 509، 510، 511، 512، 513، 514، 515، 516، 517، 518، 519، 520، 521، 522، 523، 524، 525، 526، 527، 528، 529، 530، 531، 532، 533، 534، 535، 536، 537، 538، 539، 540، 541، 542، 543، 544، 545، 546، 547، 548، 549، 550، 551، 552، 553، 554، 555، 556، 557، 558، 559، 560، 561، 562، 563، 564، 565، 566، 567، 568، 569، 570، 571، 572، 573، 574، 575، 576، 577، 578، 579، 580، 581، 582، 583، 584، 585، 586، 587، 588، 589، 590، 591، 592، 593، 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868،

(ملفوظات مہرِ محسوس 28، گوڑا شریف اسماعیل آباد)

پھر خواہ میں تیب و عیش کیلئے کے بعد فوراً ہی یہ نظر پڑ جائے کہ ایک تیرہ سال کا لڑکا ہے۔
یہ سب کام اس وقت سے پہلے ہی میں نے شروع کر دیے تھے۔ اس کے بعد میں نے ایک سال تک اس کے ساتھ رہا۔
اس کے بعد میں نے اس کے ساتھ رہا۔ اس کے بعد میں نے اس کے ساتھ رہا۔ اس کے بعد میں نے اس کے ساتھ رہا۔
(نقل حقیقت ص 7)۔ جس سے اس کے بعد میں نے اس کے ساتھ رہا۔ اس کے بعد میں نے اس کے ساتھ رہا۔

سرتواں جوہر سے وقت صرف لے میں دیکھیں وہاں مجھے یہ عقیدہ پیدا ہوا۔

حقیقت یہ ہے کہ مصنف کی ہر حضرت ہمارے شرمگاہ شریقی صاحب ہیں۔

۳۔ فصول حوالہ مرثیہ سے مراد مرثیہ شریف برائے مرثیہ سے مراد ہے۔

(انقلابِ حققت 19)

۱۰۰

19

حوالہ جو نصف نامہ حالت میں ہے عربی درخت سے اگلے جو کہ بازار میں بکے
(مقتدا حقیقت ص 248)
تہیں۔

سوال جواب: مہربان قدرت نے ہولناک صاحبِ باغ شیخی کی حلاوت کیسے نہ دلائی
درست بخشی چون کے جوان و کامران مستحقِ نافرمانی و مظلومیت ہوئی۔

(عنوان معظم، ص 241، اسد مک یک فی وقتہ شین، راجدور)

تنت عشره كعبه

محمد رضا خانی قزوینی در تفسیر خود می گوید که این کلام را از حضرت علی علیه السلام نقل کرده است.

وہ کہتا ہے کہ میں نے اس سے پہلے کسی اور سے نہیں مل سکتا تھا۔

شعر و غزل اس کے میں سہاویں قلم ہیں اور یہ کتاب ہے

چند روز بعد احوال صحت میں بھی لکھنؤ میں اور بعد اس بات کا امداد کریں کہ

چشم زہر و کوا۔ اور میری کہا جو کہ صفیہ اب العین کا صفت

۱۰۰

[illegible]

۱۰۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

12۔

ہاں کے اور سب سے زیادہ چھوٹے ہیں۔

دستِ مہربان اور صلہ دہیں، ہمارے دل کے لیے یہ دعا ہے کہ:

وہیت ہے کہ یہ پوئلہجہت میں لیا گیا ہے یا نہیں

ہے حلقہ غلط ہے۔ یہ سب سے بڑا سہیتہ مراد ہے۔

تو یہ کہیں ہے رہا ہے

$\frac{1}{2} \leq \frac{1}{2} \leq \frac{1}{2}$

دوسرا اعتراض:

پھر میں تھے کہیں میں بھی پاؤں گنگوی کا رستہ
جو رکھتے تھے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی
اس شعر میں حضرت گنگویؒ کا یہ دیکھا گیا کہ تم پر کبھی اپنے پیچھے کاٹا
اس کی طرف سے نہ رہا، پڑھئے۔

جواب اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم فرضاً جوئے تو رہ گئی

۱۔ شہ کمال حضرت گنگویؒ رحمۃ اللہ علیہ نے خوب تربیت فرمائی تھی کدج
۲۔ میں ملکہ کے مطابق اکرنا تاکر توں شانہ نہیں جی میرور کاٹا
۳۔ ارنج مرور کاٹا تب سے گا باریج کے قدم رکاں منت ناوی پتہ پل کے
۴۔ آئے ہیں۔ تو ہم سے، باد و پاں پر مقامات مقدسہ میں نکھوں
۵۔ اکاں و ایریا میں پئے مرشد حضرت گنگویؒ رحمۃ اللہ علیہ کی یاد آئی۔ انہوں نے
طرح جی کی۔ لیکن غیم فرمائی تھی۔

احمد رضا خان کا حوالہ

دعوت کے معنی یک جانے۔ شیخ عبد اللہ شریف میں ہے کہ یک صا
۱۔ موت کا حکم، شاہ نے دیکھا دیکھنے پر اپنے شیخ کے مزار کی طرف
۲۔ کہہ دیا: جیسے جو دے کہا اس وقت قبہ کو منہ کرتے ہیں فرماں تو ان کا مر میں
۳۔ قدس عرف مر رہا ہے، اسے بھی بات کہ عہد قہر ہے جسم کا ورثہ قبہ ہے وہاں
۴۔ اس کا نام ارادت ہے اس طرح صدق عقیدت کے ساتھ ایک دروازہ کھلے گا
۵۔ فیض پھر و آئے گا۔ (ملفوظات، حصہ دوم، ص ۸۹، مرقیہ مشکاٹ، ص ۱۰۰)

۱۔ میں حضرت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روشنی میں مرشد شہر و نہاں
۲۔ چھوٹے، بڑے، حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی حد و قدس مرور

۱۔ اور شری کا حق آیا اس کے بعد اپنے بیٹے میں عمرانی ذوق و روحانی شوق
۲۔ شیخ محمد کے لئے تھے اس کیلئے حضرت گنگویؒ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف توجہ مبذول کیا۔

احمد رضا خان کو قبلہ و کعبہ کہنا

۱۔ ہم وادوں نے مانا تم کو اپنے قبہ و کعبہ
۲۔ جو قبہ اہل قبلہ کا ہے وہ قبہ مرور
۳۔ عرب میں جائے نکھوں کے ایک جس کی صورت کو ٹھہرائے، ریب و قدس مرور
۴۔ (حدیث مختصر، ص ۳۰) سوئی کتب خانہ، شریف، شاعت و
۵۔ بیعت نہ بل کا حق۔

۱۔ ایک مرتبہ حضرت محمد و ہمراہیں حد مبارک میں حاضر تھے وہی رات کا وقت تھا اور عبد العظیم
۲۔ آپ کو بھر نہ تا تھا۔ عرض کیا یا ربی بعد قہر میں یا رشا ہوا۔ عیش خیسہ مدینہ کو آئے
۳۔ خواب پیسے ابھی گیا ہے۔ آپ نے میں یہ نہیں یا بدعت اللہ میں تو حد سے کاف
۴۔ و تم و وہاں اس کے طرف و جا۔ خدا بھروسہ کی ہے میں بھی اس کے طرف و
۵۔ جوں پناہ آپ سے جلد سے چلے۔ (بیعت سال ۱۶۸۴ حد بدعتیں، ص ۲۰)
۶۔ ربی کی لکھی ہے وکل حد سے کرنا ہی میں سیاں، ص ۱۰۰

۱۔ (فہرست، ج ۲، ص ۳۷۸)
۲۔ خبی و گنج کے عہد کی طرف ہوتے ہیں خدشہ میں شریف کی طرف ہی جاتے ہیں۔
۳۔ میں ۱۱ دوسرا پر اعتراض لے سے پہلے کہیں نہیں پائے کہ ہمارے کو چھوڑ
۴۔ تے و چھوڑے۔ آپ ہی ۱۱۔ کاف ہوتے ہیں

تیسرا اعتراض

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ان سر

(امریہ 3)

ایکویسواں صدیء مارشید احمد شاہی دلتہ مدنیہ و تحریف کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ
کو زندہ کیا جا رہا ہے کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ سلام میں مردوں کو زندہ کرنے تھے

جواب: انہوں نے کہہ دیا کہ ان کے پاس سے پتہ راہی است و استہانت و
انہی طرح سمجھتے ہیں جس شخص کو عربی اردو ادبیات کا تھوڑا سا علم ہو وہ انہی طرح نہ مانا
کہ موت و حیات کے غلط ہدایت اور گمراہی قیامت ہی سے بھی متنبہ ہوتے ہیں چنانچہ
رب تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

یہلک من ھلک عن یمینہ و یحیی من حی عن یمینہ (دورۃ الخصال آیت 42)

نارہ ہو بلاک سو دوسیل سے ہلاک و اور جو مردہ ہو وہ دوسیل سے زندہ ہے۔ اس آیت
میں موت و حیات سے مراد موت و حیات ہی ہے۔ ہم کٹر پٹے میں یہ غلط سمجھ
رہے ہیں کہ ان قوم مردہ کے دل و آفتابی زندہ ہیں تو اس کا مطلب نہیں ہے
ہے کہ وہ قوم حیات میں تھے اور ان کے مردے نہ تھے اور وہ قوم مردہ تھے
حیات میں تھے تو اس شعر کا مطلب بھی نہیں ہے کہ موت سے وہ بھاگ جاتے ہوں۔ یہ
سے ہیں مدعی ہر دہرے چھپے تھے اور ان میں ایسا کا وہ مردہ ہو چکا تھا حضرت شکیلی دہر
اہد حیات کے کائنات کے کائنات کی حیثیت کی طرف سے وہ ان کو حیات کی
اور ان کو حیات کی موت سے نکل کر ہدایت کی زندگی کی طرف تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ
علیہ سلام کو مجرموں کو زندہ کرنا تھا برحق ہے مگر کائنات کی ہر قوم کو زندہ کرنے میں ان کی
کی کرامت (جو دراصل نبی ہی کا مظہر ہوتا ہے) بھی دیکھتے ہیں جو کئی میں پائے گئے
حیات کی راہوں کا مظہر اور ہر مذہب کی طرف رہا ہے اس میں تقابل و توہین نہیں

الطی زابچ گھر کی خبر بھی ہے۔

احمد رضا خان بمقام بدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام؛

شہد پکار پاتے ہیں طفیل حضرت طفیل
ہے زندہ کر رہا ہے مردے قہرم احمد رضا خان کا

(مدح حضرت س 25)

نور میں اس شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ سلام کی قدر توفیق سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ
مدح کے طفیل کا صرف یہ شہادت ہے کہ انہوں نے احمد رضا خان کو زندہ کیا وہ ان کے
مردوں کو زندہ کرنا تھے۔ بدیہ رضا خانی نے آپ کے بچوں کے راز میں اس سے بھی
احمد رضا خان کو کہتے ہیں کہ

اے حضرت عیسیٰ علیہ سلام

اے میرے رب اے اللہ اے میرے

(دو سجدوں میں 90 مطبوعہ آستانہ عالیہ گرامی شریف فیروز)

جن کو وہ مدح میں حضرت عیسیٰ علیہ سلام نے دیا ہے اس کے دل و جان سے
یہ مدح نہیں ہے کہ انہی میں یہ شہادت ہے کہ انہوں نے احمد رضا خان کو زندہ کیا وہ ان کے
صاحبان تھے۔ انہوں نے انہوں کو زندہ کیا ہے۔

ایک مذہب میں گنتا ہے

ہوں مدح آپ نے جو کرتے رہا ہے

اچھے نہیں مسیح سے ہر ذریہ کا

(پیش گوئی)

چوتھا اعتراض:

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول یہ ہے ۱۰۰ فیصد میں
عید ۱۰۰ کا ۱۰۰ فیصد ہے یوسف ثانی

(مترجم)

اس شعر میں حضرت گنگوہی کے کلمہ غلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کا ثانی کہا گیا
جو ان کی تو ہیں ہے۔

جواب: اس شعر پر اعتراض بھی صحاح میں ہے کہ وہ عید
میں یوسف ثانی نہیں ہیں بلکہ یوسف بنو بنی اسرائیل ہیں۔ چونکہ یوسف
بنو اسرائیل ہیں

(۱) یہی صفت احمد بن حنبل صحیح بخاری میں دیوکی میں یوسف ثانی تھے

۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد

(۲) یہی صفت احمد بن حنبل صحیح بخاری میں دیوکی میں یوسف ثانی تھے
۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد

(۳) ان کے ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد

۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد

۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد

۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد

۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد

اندر رضا خان کی طرف سے حضرت یوسف علیہ السلام کی تائید

روئے عید سے فزوں تر حسن روئے شاہ ہے
پشت آئینہ نہ ہو انظار روئے آئینہ

(حدائق بخشش، حصہ ۱ ص ۶۴)

اس شعر میں کس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی تائید کی گئی کہ حضرت شاہ عبدالقادر
حیات فی حقہ لہ علیہ کا حسن حضرت یوسف علیہ السلام سے بھی فزوں تر یعنی زیادہ تھا ہے

۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد

یوسف علیہ السلام کا خود کو یوسف اور یعقوب کہنا:

یوسف در چاہ من بدم نیز یوسف کہ مریدان من بدم

(دیوان محمدی ص ۱۵۸)

یہی حضرت یوسف علیہ السلام کو توں میں پیدائش دہائی میں دیوں اور حضرت یعقوب
علیہ السلام کو ان میں کلمہ میں گویا تھے وہ بھی میں ہی میں معنی

پانچواں اعتراض

وہ صدیق تھے وہ فاروق پھر نبی عیسیٰ

شہادت نے تہجد میں قدموں کی گڑھ تھی ہے

اس شعر میں حضرت گنگوہی کا بوجہ صدیق و عمر فاروق کہا گیا ہے کہ صدیق و فاروق
۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد

جواب:

۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد ۱۰۰ فیصد

میں حضرت ابوکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کریمہ لکھنے کے ہائی تھے۔

رضا خان بہت کریں درگا میں یکہ عدالتی کہ مقررہ میں رادی سے پر وراں بس
علامہ رام پھوس سے بہت سے امور میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بن کر لیا
کاخان کہا۔

رضا خان اپنے گھر کی خیر لیں:

آپ کی کیا کرے کوئی خدمت تاجب غوث دیوئے رحمت
آپ کی ذات نکس پیہر بیوی مرشدی طلعت

(تجلیات امام احمد رضا ص 167)

معنا اللہ یہاں حمد رضا خان کی کریم لکھنے کا نکس کہا جا رہا ہے کہ جس طرح لکھنے کے
ساتھ حضرت ہاروی کو پناہ نظر آتا ہے اس طرح جب تم بن کریم لکھنے کو دیکھو
تجسس وہ حمد رضا خان نظر آئیں گے اور جب حمد رضا خان کو دیکھو گے تو کوئی کریم لکھنے
ناچہ و نظر آئے گا یعنی ذہن لکھنے ایک اور عالی بریدی مرید اپنے ہر کی مدح سرئی کرے
ہوئے کہتا ہے کہ

دہی جلاہ جو فاراں پر ہوا احمد کی صورت میں
اسی جلوے کو بھر عیاں کیا عظمیٰ کی گلیوں میں

(دوبن محمدی ص 191)

معنا اللہ ہائی حق سے چوہہ سوساں پہنچے جو سکتی غار ان کی چوٹیوں پر غور ہوئی تھی یعنی محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور اس کے جلوے آج چوہہ سوساں بعد کوٹ مٹھن کی گلیوں
میں سیر سے پھر یعنی پیر فرید کی شکل میں جلوہ آ رہا ہے۔

رضا خان کو اپنے گھر کی یہ گستاخیاں نظر نہیں آئیں جو وہ دوسروں پر جن وجہ گستاخی کرتا
تھے تو اسے اپنے لیں۔

ساتواں اعتراض:

تمہاری تربیت اللہ کو دیکھ طور سے تشبیہ
کہاں ہوں بار بار رتی مری دیکھی بھی ناوانی

(مرحہ ص 13)

اس شعر میں حضرت گنگوہی کی قبر و طور سے تشبیہ کی گئی اور اس کو دیکھنے کی حد میں کہا گیا
یہ تشبیہ گنگوہی صاحب راہ بندوں کا تھا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی طور پر چا کر
اسے بھی خواہش کی تھی کہ ادھی۔

جواب:

اس شعر پر اعتراض بھی بریدیوں کی جہات کا شہادہ ہے۔ ہر زمان میں
ہاتھ کے تشبیہات کا استعمال کیا جاتا ہے مثلاً جب کسی کی باری سے متاثر
ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ شریبہ سے کسی کی مچھوڑ کیا کرتے ہیں جتنے میں کہ
اللہ چاند حبیب سے تو اس میں صرف اس کی کسی خصوصیت کو بیان کرنا مقصود ہوتا
سے تشبیہ ملے گا۔ وہ مراد نہیں ہوتی کہ اس کی جس کو شریبہ سے تشبیہ کی گئی کہ اس
سے شریبہ سے اس میں ایک امر ہے چار انگلیں ہیں اس کا چہرہ چاند حبیب کوں سے۔ بعض
تشبیہ صریح اس حاص یہاں سے ہوں سے نہ کہ اس کا اوجہ۔

(مطلوب مختصر اعلیٰ اور اس اہل فہم)

اسی طرح اس شعر میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کو طور سے تشبیہ کرتے ہوئے
کا بعد استعمل کیا گیا اس سے مقصود صرف کہ جہات کا بیان کرنا ہے کہ جس طرح حضرت
موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے اور خدا سے عرض معروض کی کہ میرا چاہتا ہے کہ میں آپ کا
دیر کروں آپ کو دیکھوں مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کا دیر نہ کر سکے اسی طرح آپ
کی قبر پر آکر میرا چاہتا ہے کہ ایک بار دیکھوں میں آپ کا چہرہ انور دیکھوں بار بار چاہتا ہے نہ
میرا نہ ہون سے نکل رہا ہے کہ نہ نیچے نہ دیر کر کے جس طرح جب آپ زندہ تھے تو
میں آپ سے دیر سے مشرف ہوتا تھا۔ مگر آپ کی وفات کے بعد میرا یہ مطالبہ نہ کرنا

29. زناغ معروفہ کی حلت و حرمت کا مسئلہ

قرین را از اصل قشرب قطب فقیہ العصر حضرت مولانا رشید احمد منبوی رحمتہ
العلیہ علیہ السلام سے سہ ماہ کے کئی باشندے کے سوا کسی کو

ہاں جس جہد، مشق و محنت، شہ حرام چاہتے ہوں اور کھانے و پینے کو برا کہتے ہوں
و ایسی شہ و احسان ہے و پانی و شہاب ہوگا۔ ہاں تو یہ سب گناہ مذہب ہے۔

جواب تو پ: ۱۔
 قوی رشید یہ، ص 130، ج 2

آپ کی معمولی بات پر ناسمجھ ویریلوئی مولویوں نے اپنا کمالِ علم یہ ظہر فرمایا کہ دفعہ
آخر شہرِ شہباز میں دس سال غرضِ جملہ مراحل طے کر کے اگلے اپنے اکابر و اساتذہ کو گاکاویں
پڑھانے اور غلام سے دلوائیں حالانکہ متعارف کو یہ مسئلہ کوئی جدید مسئلہ نہیں۔ مگر
آج کے زمانے میں ابھی اس سے متعلق سوال ہو رہا ہے اور انھوں نے اس کی حدت
پر غور کیا ہے۔ لیکن رہنمائی کا اقتضا اور چودھویں صدی کی آزادی کا منشا ہے۔ عقل
فخر و اصول و شریعت کو مسلکِ حقیت کو سب کو پالائے حلق رکھ کر آنکھیں بند کر کے
وہ نہ صرف رسائی کی غیبت میں مان داخل ہے۔

مکہ مجھے یہ سمجھیں اُن کے مصلحت پر ان معرذوں کی صحت کے لئے تو ان میں اُپر مرہم ہے
 جو نہ بطن کا شمع کا نذر نہ بطن کا جو ہے یہ فیض انعام و کرم رحمت اللہ علیہ ہے
 میں زبانِ عربی نہیں کہتے جو ہر طرح سے گوشت کو کھلے ہاتھ ہیں۔ یہ نہ ملاحظہ

مسک ماکی میں ہر قسم کا کوا حلال ہے

المالكية قالوا لا يحل أكل القراب بجميع أنواعه.

«الذقة على المذهب» راجع، ج 2، ص 183، كتاب الخطر، 1. مادة: طبع مصر.

ہمنا فی حق سے یونگ سے آپ سے دیا سے پرانا ہے اور آپ سے مثل کے دیدار کی خواہش کرنا نادانی ہے کہ گئے لوگ واپس نہیں لوٹتے۔

بریلوی اپنے گھر کی خبر لیں

خاریں کرم - تم آپ کو اچھے ہیں۔ صل میں اپنے چوں کو پاؤں، ۱۰
بر میں نہ کہتے ہیں۔ یاد محمد گرامی والا اپنے چوں کی مدد سرائی کرتے ہو۔

خدا کو ہم نے دیکھا سدا مٹھن کی گلیوں میں

خدا ب پرورد ہے جلوہ نما متھن کی گلیوں میں

(پیارے محمدی، ص ۱۹۱)

نصرت دہلی سے تقصیر میرے لیے

حکم فقر سے فقریہ میرے

یا حد کی شے ہے یا خود خدا سے چلنے والا۔

ق سے اللہ سے تصویر میرے ہے ق

(ایوان محمدی ص 201)

انہواں اعتراض: حشریہ سٹوڈی سے کئی شعراء میں حضرت سٹوڈی رومیت سے یہ سے استغناء طلب کی گئی ہے۔

جواب ہم شرعی سعادت اور ہرگز ناپسندیدہ شے کو ملنے سے منع نہیں کرتے۔ اگر آپ یہ

تقید، ایسی طرح کی جو اس کے عدالتہ اور عزت پر تعقیب سے اہم ہوتی ہو۔

۱۰۰. امام غفر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "اب کابیر" اور نگہ بستہ قلم

۱۰۰/۱۰۰

ہا لیسے کے نزدیک ہر قسم کا کھانا حلال ہے۔

حیرت ہے کہ مسلک ہادی نے ہر قسم کے کھانے کو حلال لکھ دیا۔
کے خلاف یہ غفلت حضرات کے سر سے نہیں نکلے مگر عدلے اور ہذا رفتہ سعی
روٹی میں کسی چیز کی صحت کا فتویٰ دے دیا تو آسمان سر پراٹھ لیا جا تا ہے؟ مگر یہ کس
تصحب ورا یہ بدوشی نہیں تو کیا ہے۔

چہر بریلوی حضرات کو قوی رشیدہ کا یہ فتویٰ تو نظر آتا ہے مگر کیا بھی اپنے گھر میں جو کچھ
ہے کہ جن کے حکمران تھے چنگاڑوں، مارا لوں، تک کے صحت کے فتویٰ
دے گئے۔ مدظلہ

مولوی احمد رضا خان کے نزدیک ”چنگاڑ“ حلال ہے

چنگاڑ چھوٹا ہوا بڑا آنسن دیار میں ہاگل کہتے ہیں اس کی صحت و حرمت ہمارے علم
کر مہم اللہ تعالیٰ میں مختلف فرہ ہے۔ بعض اکابر نے اس کے کھانے سے ممانعت
فرمائی اس وجہ سے کہ وہ ذی تاب ہے مگر قواعد حنفیہ کے موافق وہی قول صلت ہے کہ
مطلقاً دانت موجب حرمت نہیں بلکہ وہ دانت جن سے جانور شکار کا ہوتا۔ ظاہر ہے کہ
چنگاڑ پرند شکاری نہیں لہذا اور بخاری قول حرمت کی تصحیف کی گئی ہے۔

فتاویٰ رضویہ، ج ۲۰، ص ۳۱۸
بریلوی حضرات اب بتلا میں کہ تہارے مروجہ احمد رضا خان بریلوی تمہیں کس مقام
پر سے آئے ہیں۔ بے قہمناؤں کی صیانت پر اوسیت کے سوم کوئی تیسرے دن اور
میت سے چاہیں ہیں ور ششہادی ارسال نہ ختم شریف میں اور شادیوں کے موقع
پر مرنے کا اتنا مہنگا گوشت خریدنے سے تہارے میں چھوٹ گئی۔ اور نہ کہ حضرت امام
قاضی ابوسف رحمۃ اللہ علیہ کے یہ مرنے کا گوشت کھانا مکرہ ہے لہذا مکرہ۔

بچے بیٹے آپ سے امام صاحب نے آپ کی سبوت بیٹے سے باریک فتویٰ دیا ہذا
بریلوی محفل میں (خصوصاً گیارہویں شریف ورا احمد رضا خان صاحب
ہذا نے عرض میں اس گوشت کو کھایا جا۔ تاہم مرنے کے گوشت میں مہنگی کا تار
بھی ہو سکتا۔ مرنے گوشت سے لطف اللہ مروجی ہو سکتی۔ اور مرنے کا صاحب
تجدیدیں احمد رضا خان میں دین کے جس نے آپ حضرات کو مہنگی کے مسئلہ سے نکال
تھے قیمت سے ملے۔ اسے چنگاڑ کا گوشت کھانے کا فتویٰ دے دیا تاکہ اس کے
مشددین پر بیتاں نہ ہوں

آپ میں کہ حضرت آپ اور سبوت نام میں کہ حضرت سے اس و
اسی طرف سے اس میں یا ہذا فقہاء خلاف کے جواب اس میں کہ یہ بات ہم
کہتے ہیں کہ یہ بھی کہ کسی ایک قسم کی صحت پر فقہاء خلاف کے جواب سے بطور دلیل
رہتے ہیں اس وقت آپ حضرات وہ یہ دعویٰ یا کیوں نہیں کرتے۔۔۔ ۴۴۴

”الو“ حلال ہے احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ

اہلسنت والجماعت پر اعتراض کرنے، بولور، کھین کھول، دیکھو کہ آپ سے احادیث
صاحب نے تو ”الو“ کا حلال ہونے کا بھی قیود قائل کیا ہے۔ فتویٰ مدظلہ
بعض نے کہا کہ حقیر اسے کھایا جاے اور یوم (الو) کھایا جائے۔۔۔ دعویٰ الشافعی
قول انه حلال امام شافعی کا ایک قول ہے کہ یہ (الو) حلال ہے۔

فتاویٰ رضویہ، ج ۲۰، ص ۱۳۱۳
چند دن صاحب نے اوصیائے قوی تصحیف کی ہے مگر کل کو، مرنے کی بریلوی
اس سے کہہ دیا کہ مرنے کے قوی سے عمل کرتے ہوئے اسے کھانے
یا تو یہ بریلوی حضرت اس شخص پر بھی اس قسم سے موقوفہ جسے میں گئے جو



۱۔ حکام نے ہر میں بحث کرتے ہوئے ترجمہ فرماتے ہیں
 ۲۔ اس کا یہ معنی ہے کہ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہر ایک کی رائے کو ملحوظ رکھا جائے گا
 ۳۔ اس کا یہ معنی ہے کہ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہر ایک کی رائے کو ملحوظ رکھا جائے گا
 ۴۔ اس کا یہ معنی ہے کہ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہر ایک کی رائے کو ملحوظ رکھا جائے گا
 ۵۔ اس کا یہ معنی ہے کہ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہر ایک کی رائے کو ملحوظ رکھا جائے گا
 ۶۔ اس کا یہ معنی ہے کہ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہر ایک کی رائے کو ملحوظ رکھا جائے گا
 ۷۔ اس کا یہ معنی ہے کہ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہر ایک کی رائے کو ملحوظ رکھا جائے گا
 ۸۔ اس کا یہ معنی ہے کہ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہر ایک کی رائے کو ملحوظ رکھا جائے گا
 ۹۔ اس کا یہ معنی ہے کہ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہر ایک کی رائے کو ملحوظ رکھا جائے گا
 ۱۰۔ اس کا یہ معنی ہے کہ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہر ایک کی رائے کو ملحوظ رکھا جائے گا

پاؤں جو سرچڑھ کر پوے

نظر آید و این جزیرک باقی نخل رحمة بدعيه و سکنی صفت و حرمت و بخت
... و فرماتے ہیں۔

فحص من قول بی حنیفہ ان ما یخطف من الطیور لا یموت
کہ کالدجاج و قال ابو یوسف یموت لان غالب اكله الجیف
ۛ اسد اللع الصنائع ج ۛ ص ۱۹۷
ۛ حنیفہ کے قول سے معلوم ہوا کہ جو پرندے حلال و حرام دونوں طرح کی غذا

۱۔ دیندار پر ہونے لگے ہیں در کیا، مشافعی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف بھی لکھی ہے ۱۰
 ۲۔ در بار بنیں جہیں گی۔۔۔ یا یہاں صرف حضرات دیندار کیلئے رہی ہیں ۲۰
 ۳۔ اب بھی ان کے خلاف یہ خنزیریں لکھ رہی ہیں ۳۰ دیندار کے خلاف
 ۴۔ اس لئے پر غم گریہ کرتا ہوں اور حضرات کے خلاف ہونے پر ہوتے
 ۵۔ چشم اشکبار ذرا دیکھ تو کسی
 ۶۔ یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا دل ۶۰

زاد معروفة اور فقہاء احناف

قارئین کرام حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جن فتوے، فتاویٰ، حنفی کی تصریحات کے عین مطابق ہے اور ان کی نقاب کشائی کا مبرا ہوتا ہے۔ اس حید میں حضرت سلف رحمہم اللہ کے قول پیش کرنے سے یہ ثابت ہوا ہے کہ وہی تھیں ہیں کہ کوئی تین نہیں ہیں۔

(۲) جس دن نوراً صرف اصفیٰ ہی سے ہو گیا، ثقیل حرم ہے۔

(۲) کوئٹہ میں صرف پانچ چیزیں ہوں جو صرف دائیہ و عیم و کھانا ہوں۔
یہ باتیں میری مشیت ہوتی ہیں۔ غرضی حد سے۔

(۳) وہ لوگوں کی حالت کھتا ہے بھی یا چیزیں اور اس کی خوراک دونوں قسم کی چیزیں ہیں۔ تو یہ مہم جو یوسف علیہ رحمۃ کے نزدیک مکروہ و مایہ عظمیٰ ہے جو صحیح رحمۃ اللہ علیہ کے ایک حد سے اونٹنی بھی مسرت مہم جو حنیف رحمۃ اللہ علیہ کے قوس پر ہے۔ اور یہی کواکرا سے ملنے میں پایا جاتا ہے درجی کو قوس پر شہید میں حد سے مہم جو ہے۔

پہلے ، محمد بن محمد سرخسی کشفی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب مسودات میں کوئی قسم

بے سبب اور پکیزہ ہے۔ اور اگر کو ایسا ہو جو مردار و روانہ دونوں کھائے تو اس سے
بہتر نہیں۔ مگر یہ جو غصہ سرائی ہے، نہ وہ بہتر ہے، مگر اوجیف رحمۃ اللہ علیہ۔
ایک س کے حصے میں کون کون نہیں جتنی قوت ہے جیسے کہ مرغی دونوں ہیرا
کھائے، مگر وہ خاص ہے۔

اس حوالہ سے بھی صاف طور پر معلوم ہوا کہ وہ کوا جو غلطت اور پاک اشیاء میں
حصہ دے، حتیٰ کہ قوت کے مطابق بے حال ہے، وہی شیہہ پڑتی ہے، شیہہ یہ جس حالت کا
قوت دیا ہے۔ غصہ اس قسم کے غصہ میں کسی قسم کا کوئی شیہہ نہیں مگر چونکہ مرتبہ
متعلق ہے اس سے۔ یہ سننے کو کھاتے کا حوالہ یہاں سے متعلق ہے، صرف اس
کی مدد سے وہاں میں رہے کہ اس کو بھی ہے۔ ہذا ہر چہ کہ کسی باشندہ
سے شیہہ مشا، مگر شیہہ مدد ملے گی۔ اختلاف کیا ہو، مگر اتحاد ہے۔ مومن
پر احباب دے دیے۔ حتیٰ کہ معمولی بات پر نام نہاد مصلوبوں نے اپنا کمال علم ہی ظاہر فرمایا
کہ وہ وقت پر جس دودھ گاویں دی کہ وہاں وہ غلط حال نہ جان جاہوں نے ذرا یہ نہ
سوچا کہ ان گاویں کی زبوں صرف حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ہی نہیں آ رہے
ہیں۔ بلکہ یہ علامت بھی اس کا نشہ بن رہے ہیں۔ غرض یہ کہ فقہ حنفی کی ہر مشہور
کتاب میں یہ مسند مدکارے طاعت کے خوف سے ہم نہیں ہوا۔ بات پر اس سے
جیسے کہ نہ دے، وہ اپنے ایک سواہ بھی دانی ہے، اور نہ دے، وہ اپنے اپنے
کے مشر بھی دانی۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے متعلق مولوی احمد رضا خان کا اصول
قرائیں۔ اس قائل کے حوالوں سے یہ بات دور و شن میں ثابت ہوگی۔ حضرت
امیر شہید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے جو فتویٰ دیا وہی فتویٰ امام عظیم ام ابو حنیفہ رحمۃ
اللہ علیہ دے گا، لیکن آپ کو یہ بات رحمت ہوگی کہ احمد رضا خان صاحب سے

جس کے تحت جو مذہب اور موقف احمد رشید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کے تحت کے تحت کے متعلق فقیر یا احمد رضا خان صاحب کے اصول
تحت ہی مذہب کا بھی ثابت ہے۔ چنانچہ کہ مذہب حضرت امام ابو حنیفہ صاحب
کے مذہب کے تحت کے کلام کی جس کے مذہب اہلسنت دیوبند کی روایات کا تائید ہوتی
ہے۔ احمد رضا خان صاحب نے فرماتے ہیں۔

یہ تفسیر میں یہاں قوت میں بھی بعض کے فتویٰ دیگر واضح و محوط قدم
قوت امام عظیم رضی اللہ عنہ سے اور فقیر کا معمول سے کسی مسئلہ میں ہے خاص
تعمیل کے قوت امام سے حوالہ نہیں تا میں تفصیل جلیل میرا ہے۔ مگر امام
ہاں فتویٰ علی الاقل امام میں ہے۔ اور اقبال امام قصد قوت قائل
ہے۔ ہم حنفی میں کہ بعضی یا شیبانی۔

قائمین کرام احمد رضا خان صاحب کی اس عبارت سے ثابت ہو گیا۔ وہ حوالہ میں
قوت امام عظیم سے مذہب پر ہی اپنے ہیں، کوئی خست مشکل ہو چکا وہ تو اس میں اس
قد دیوبندی سوچتے تھے۔ کہ تائید میں ایک عدد رسالہ بھی لکھ دیا تھا جس کا حوالہ
ہو۔ ہے کہ یہ مذہب میں بھی دیا۔ اس کے لئے ثابت کر دیا کہ امام عظیم رحمۃ
اللہ علیہ قائل معروفہ کو صاحب ماننے ہیں اور احمد رضا خان کے قائم کردہ اصول کے تحت
میں مذہب مہادی احمد رضا خان کا بھی جوتا ہے۔ امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ای ہے
ہے۔ پس یہ اس قدر رحمت کی بات ہے کہ وہ نے یہ مذہب خود میں دے گا۔ اس نے نہ
سرت امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کی تائید کا چھوڑا، بلکہ اپنے بن کے دانی جن سے امام
ن کے پہلے کے وہ نہ چل رہے ہیں۔ تقدیر کو بھی خیر دیا ہے۔

پھر یہ بھی دیکھیں کہ ہم نے ناقص میں ثابت کر دیا کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے
ایک مرغی کا نام وہ سے یہ لوگ وہ کی حرمت پر توان کے قوت پر فتویٰ دیتے ہیں

۱۔ بکۃ صراحت دے دیں جس سے کسی مسئلہ یا اصول ثمر عید میں سے کسی اصل کا کاربہ نہیں ہوتا۔ (اعتراف حق۔ ص 25)

۷۔ موطائی محمد قاسم صاحب خرطوم۔ (المنشرف حق۔ ص 28)

v. جس کا ظم ہو س صاحب کلام کی ہوتا، یہ قیوں کی جائیگی ایسی صورتوں میں ۵۰

یہ ہندو تفسیر بدلتی ہے؟ جبکہ ان کے مہاراجا کا وہ مفروضہ منطقی نہیں نہ ملوث ہیں۔

علاء محمد عمر بوبوس (عاشق حق - 130)

(VI) ۱۰۶: ۱۰۷ بند یعنی مولی محمد قاسم صاحب نانوتوی ہاں، راہ معلوم دیو بند اور موافق رشید

صاحب سگسوں، مہادی جلیں حمد سہار پوری اور مہادی شرف علی تھوئی مرخوین۔

(المنشأ حق 35-36-51)

۷۱- رجب (مذکورہ کاریں) کا جو مطلب فاصلہ بریلوں کے مقرر یا نہ

۳۶۔ یقیناً عمر نے ناراں عورت کا حقیقتہ و مطلب میں نیک۔ (الکتاب ص ۳۶)

۷۱۱-۱۱۰۰ء میں جو کتب تصانیف تیار ہوئیں ان میں سے کئی پر یونانی و کھراتیل سے مزید اضافہ ہوا۔

چھٹا پر یہاں سے کوئی عبارتات کی پوری نہیں کر رہے ہیں۔ (۱) کتابت میں ۱۵۵۰ء

[illegible]

عبرت کا دوسرا مطلب ہے جو کہ لکھنے والے کے لیے (المشاہدہ ص 166)

۴۔ نہ صرف عزم و ہمت بلکہ کتاب ہے جس کے مفہوم میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

(مکتبہ حق - ص 36)

(19) بریلوی محدث عظیم ہند کچھ تپسوی نے ایوب بندی امام کی افتاء میں جمعہ ۱۰/۱۲/۱۳۸۵ھ

ساتھیوں کے کہنے کے پرہیز و احتیاط ہے۔۔ (انکشاف حق۔ ص 60)

(20) مولانا عبدالقدیر بدایونی کے متعلق پر بیوی منتفی لکھتے ہیں نہ اسہوں نے عہدِ عادیہ میں

تلمیذ کی۔ نئی تلمیذ کی کسی طرح تائید کی۔ (انکشاف حق۔ ص ۱۱۷)

(21) مولانا عبد الغفار صاحب اسلوبیہ علماء یوں بندل مقبرہ کی بدست اور دسم

در میں د ماعت و (وئشوف حق-ص 118)

(22) متقی نہیں کہوں، کالی لکھتے ہیں

اتنے سے کہ یہ بھی فی مہر عبد العزیز صاحب حسب مرقوم کے مرکب پر مہر کی نظر مدین

سب مہسوف کی زبان سے نکلتا۔

چنانچہ یہ قضاۃ و پوچھنے والے حکماء نے اس کا یہ عقیدہ ہے جو خوب حقیق ہو چکی ہے

انہوں نے یہ عقیدہ نہیں لے چنا ہے بھلا صاحب مروت سے کس باب میں

ہاں یہاں تک کہ بھائی صاحب خاموش ہو گئے۔ مولا نے لکھوٹے کا ہاتھ پکڑ لیا۔

یہ کہ یہی نہ یہ کہ غیبیہ کا مسد چلے گا نہیں۔ یہ حضرت کا ہر ایک عقیدہ میں کے ہو گا۔

مقیہ کے وہی کا عقیدہ کے یہاں تک کہ اس میں جیسا کہ اس کے

119

مذہب میں ہمدردی اور امانت کی۔

(23) مولانا بدیع الدین صاحب مکتبہ اسلامیہ لاہور کے یہاں سے لکھا ہے۔

(انکشاف حق۔ ج 139)

(24) مہربان عبد السمیع رامپوری نے پرہیز قاطعہ کے مصنف اور مولوی یعنی مولوی گنگوہی اور

میں نے اس کے بارے میں سخت غلط فہمیاں تھیں، جی ہاں اللہ مہاجر کی نے انکو کتاب سے

مکات سے کہتا ہے انہوں نے نکاس دیا۔ وہ خود لکھتے ہیں جو الفاظ تیز و تند کسی کی نسبت لکھے گئے۔

جس شوکال، وہ گا۔ اور برق تان جو پھربان و رری کر چکے ہیں وہ کر رہے ہیں اس

سبز کے تھمنے دوں گا۔

وہ سون جگہ پہنچتے ہیں

میں نے یہ کہا کہ ہر مقام سے کسی لفظ کو موجب مدر سمجھا جا سکتا ہے۔ (۱) راجا طبع ۲۷

موراجیر کی صاحب نے مومن عبد بنی فرنگی کے والد کے ہاتھ بیعت تھے۔

(باقی بندہ ستان۔ ص 206)

کئی مومن نے فاضل بریلوٹ کے خلاف تجویز نوامعین کبھی جس میں فاضل بریلوٹ کو منع
اس میں کبھی

ارباب تہذیب اور دینی صاحب کے خط کے خلاف ہیں۔ ہم نگہ رکھ کر رہا ہوں۔
ظہیر الدین قلی بیگ نے شہداء کو اس اصرار پر اسباب تحقیق و بعید ست
برادر بریلوٹ خود عبارت واسطے، مگر کتب فی صادر شدہ ہر شہد فروع نہ در۔

(انوار ساطع۔ ص 28)

موسیٰ صاحب نے جب تحت جیسے کاہرین صلاہ و بیعت کے متعلق کمال دینے والے
ایہ بندہ کو فرماتے ہیں۔

(25) موثر رحمت تذکیر الوکی نے موسوی محمد اسماعیل کو خط لکھ کر جو آپ کی موسوی
محمد صاحب کی مخالفت دعا کو کچھ کئی اور تحریر بھی اب بڑی کئی سے ہوتی ہے یہ مقدمہ
نہ سنے یا نیو و ہرگز نہ بڑھ یز۔
(مخلص انوار ساطع۔ ص 30)

مومن تارحتم اللہ کیر قوی جب رام پوری صاحب کو سخت باتیں لکھنے کی اجازت نہیں
رہے بلکہ فرما چاہے کہ اس اختلاف کو پاؤ تو معصوم ہو گیا کہ نہ کے رد یک بھی کاہرین
آخر نہ تھے ورنہ یہ نہ لکھتے۔

(26) مومن (مؤمن) بن ابیہری ستاؤ خولہ قرادین بنی موسیٰ صاحب) کا یہ سی مسند
تخلیک حدیث سے تخریر وقت تک سی رہی تھی مگر حکومت کا ختم اور استقلال وطن کی بعد
جہد میں تمام قوم ہندوستان سے شترک مل کر 71 اسامہ جمعہ علماء ہند س بنا
خدمت کینی انڈین نیشنل کانگریس ہرگز دہرہ خدمت سے رکن مین تھے (باقی بندہ ستان
ص 214) جس زمانہ بنلا میں مومن کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء و مومن نہ

سعید صاحب، قلم جمعیۃ علماء قید و نظر کی نگہیں لکھا رہے تھے اس وقت تحریک کی
راہنمائی سینیٹ پر ہندو اہل تحریف سے جانتے و نا جانچ میں نہ رہے کے بعد
مسائل کا تہرہ پر تفریق ہاتھ جمعیۃ العلماء کے اچھا اس امر وہی صدارت فرما دی اور مستقل
نہ صمد ہے۔
(باقی بندہ ستان۔ ص 204)

(27) مومن میری صاحب محمد عبد شہد شرو صاحب کو لکھتے ہیں مدد علی۔ پیکوکار
بریلوٹ نے اس مسئلہ میں دو آپ کے درمیان سے رندہ لکھے۔ (باقی بندہ ستان۔ ص 238)
اس مسئلہ میں آپ کے اس بیٹہ، چرغ نے بی کتاب میں کاہرین و بی بندوں تعریف
بہ شدہ تھے ہیں جناب موسیٰ اشرف علی قادیانوی مرحوم۔ (باقی بندہ ستان۔ ص 224)
مومن قاضی غایت مدد عبد سعید سعید بنی شہ اسامہ مومن سعید سعید احمد بنی دروس
کاہرین صلاہ۔
(باقی بندہ ستان۔ ص 225)

یہ جہد لکھتے ہیں ایک مومن سعید نے جہد، سیف کر کے، ناوٹ سے ملے مدد پر 1246
میں شہادت دہری حاصل کی
(باقی بندہ ستان۔ ص 124)

(28) جہد ہر قی شہ صاحب کی کتاب کے پیش لفظ میں ہے جہد آپ بریلوٹ مکتبہ قر کے
علاء کرام میں ایک عارف محقق و عالم مدد حق تسلیم کئے گئے ہیں۔ وہ اس میں ہندو طبقہ کے
انکار سے ناہیگی آں جناب علم و عرفان کے شاعرون تے ہیں اور اس دہرے اسلامی فر
قوں کے علاوہ دیگر اسلامی وغیرہ اسلامی فرقوں میں بھی آپ ایک ہندو مقام رکھتے ہیں۔

(اعلام نگار لند)

(29) موسوی ابوالحسنات احمد قادری لکھتے ہیں
ایہ بند کے شیخ مومن محمود اشرف رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے چاروں کا حاشیہ لکھا موسیٰ
محمد عثمان رحمتہ اللہ علیہ لکھا۔
(تفسیر رحمت ساج 1۔ ص 74)

در تفسیر حسرت اپنے کئی علماء کی تقاریر ہیں
۱۸۵۰ ق محمد عبد مدد قادری، شری موسیٰ برکاتی دارالعلوم حنفیہ قصور

۱۔ مولوی احمد سعید کاظمی صاحب انوار اسلام پاکستان
انکی شمع کرنے والے حضرات و نظریاتی کرنے والے

(فاضل جلیل پروفیسر حاج قاری محمد شمس احمد صاحب

۲۔ حضرت مولانا عبدالحی صاحب عثمانی

۳۔ صاحب جز دوم سیدنا رحیم شاہ صاحب شجرات

۴۔ علامہ محمد شہزاد احمدی

۵۔ ان کا عمدہ ہمتاوری شری

(۱۰۱ ص 586)

(30) میر محمد جتئی چتر ادبی جسکو اپنے خراج میں مولوی اشرف سیاحی جیہ ہوں۔

(۱۰۱ ص 27)

مفتی محمد شجاع مرحوم

(۱۰۱ ص 32)

(31) مولوی محمد بن عبد قاری (مرکز) اور صاحب تصنیف (مکتبہ ہیں۔

سلسلہ پر عمل لہروں کے سابق صدر مولانا ابوالحسن ندوی رحمت مدظلہ۔ (خبریات رضی ص 159)

(32) بریلوی پیر۔ وہ کہتے تھے کہ چھپنے والی کتاب سے راہِ اقبال قاروقی کی بکاس ہوا۔

سے تاش پری ہاں حرف سید عطاء اللہ شاہ بخاری ورمی شیعہ عثمانی کا نام لکھا ہے یہ

نکھ ہو ہے رحمتہ اللہ علیہم بھجمن۔

(33) بریلویوں کی مشہور کتاب بھال کریم ج 2 ص 894 میں لکھا ہے

"مفتی محمد شفیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ"

(34) تذکرہ تاجدار گلاہ شریف جس پر عبدالحکیم شریف قادری درج ہے احمدی و ترقی

تذہبیں ہیں اس میں 107 پر ہے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی علامہ ورفا شیعہ

عظیم اربعہ ص 117، 118 پر سے فرقہ تین ہے سوئے ان کے وقت خواب و بید

ست ہر دوں کی یک روش پر سیدنا مہر علی شاہ قدس سرہ اعظمی علامہ ورفا شیعہ تھانوی علامہ ورفا

سید عطاء اللہ شاہ بخاری لکھتے ہیں۔

(35) صاحبہ امیر محمد حسین کی کہتے ہیں

شیخ احمد و انجم مدین حسین محمد بن جتئی دیوبندی (تذکرہ دیوبند میں اس کی 16

(36) پیر بیگ صاحب دیوبند میں

علامہ ورفا شیعہ مدظلہ

۱۔ یہ کہتے ہیں کہ شیعہ ترقی کا وہی ہے۔

(37) مفتی احمد بن علی تہذیب میں حضرت صاحب کی ہیں۔

۲۔ مولوی صاحب مدظلہ

(38) مولوی نور بخش علی کہتے ہیں حضرت مولانا ورفا شیعہ ترقی کا وہی ہے۔

(تذکرہ مشرق نقشبندیہ ص 725)

(39) مولوی نور بخش علی کہتے ہیں حضرت مولانا محمد یعقوب رحمت مدظلہ ہیں۔

(تذکرہ مشرق نقشبندیہ ص 540)

(40) مولانا عبدالحق صاحب کہتے ہیں مولوی محمد قاسم بریلوی کی اصل کامل مستند جدید

آپ کہتے ہیں رحمۃ اللہ۔

۳۔ مولانا عبدالحق بریلوی کہتے ہیں۔ (تہذیب)

(41) مولوی نور بخش علی کہتے ہیں مولانا مولوی محمد قاسم بریلوی رحمت مدظلہ

(۱۔ یہ ترقی بریلوی۔ ص 666)

مصدقہ نہیں بلکہ یقیناً نہ نہ رہ گئے تھے اور میں مرید بخش یہ نہ رہا تھا
بہت حضرت علامہ عثمانی کی طرف آکر نہ چنانچہ حضرت مولانا عثمانی کی طرف
اصابت رہتا ہوا نہ فرماتے ہیں۔

چونکہ اس (مکالمہ الصدورین) کی نسبت علامہ مولانا شبیر محمد صاحب
کی طرف کی گئی ہے اس لئے اس مسئلہ کو بہت سے بہت اور عجبات یہ
اور وہ کسی طرف راہ مع سوائے کہ جسے معصوم ہوا کہ بلکہ اس میں ۱۵
خطابیوں میں نہ نہیں دیکھتے، مگر کی نسبت کوئی اجتہاد نہ رہی اور میرا سوائے
لہ و انا انیہ را حیلوں پر سننے کے، کوئی چہ کا رخصت کیا۔ ﴿پیشاس ۱﴾

نہ تحقیق سے صاف فہم ہے کہ مکالمہ صدورین کی مستند اور صدی
تصانیف میں یہ ایک غیر مستند کتاب ہے تو اس کی افواہ کیا اور نہ ہی اس
مذہب کے میری تمام بریلوی حضرات سے گزارش ہے کہ فوٹو اشک حقیقت کا مطالعہ
جو ہماری سائنس سے فری میں ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں انشاء اللہ آپ پر تائید کی گئی
راہیں ہو گئے۔

ثانی یہ بہت ہو، ناخدا احمد صاحب سے علی کی گئی مکالمہ اصدورین میں مولانا
نے خود مقدمہ و اقوال کی تردید ہے اشک حقیقت میں اس تردید کی تفصیل
سے جس میں سے لچھو جی میں سمجھ سکتے ہیں کہ جس کتاب غیر مستند
اس کے ادبی کی تردید موجود تو یہ جو سے سے مستند، مولانا صاحب اس واقعہ
تسلیں دیکھیں تو دیکھیں؟

ثالثاً مولانا مکالمہ صدورین کے لئے وہ صفحہ میں یہ صراحت موجود ہے کہ
مرفوعہ یہ وہ کتاب ہے۔

۷۰
ایسے لوگوں یا انجمنوں پر حکومت کا رویہ صرف کرتا ہاں لکل ہے اس پر آئندہ دیکھیں
اھوا بند ہوگئی

جس جمعیت کے مولانا گریہ خدمت کی حمایت یافتہ تھے اور ان کی
پشت پناہی حاصل تھی تو مگر ان کے یہ حمایت اور یہ مدد دیکھ کر ان کی اور یہاں یہ
کے یہ کمسنوں پر یہ یہ گناہوں ہے؟

باقی رہ جمعیت کے مولانا گریہ کے خلاف حدود و حدود اللہ کے مطابق
نہ چوری ہوئی تھیں نہ کسی جہل میں نہ جماعت کو سنا کا یہ یں بھی نے انھوں
نے پائی تھی سے زیادہ دیکھیں جیساں میں مولانا میں یہاں صرف ایک جواب
پیش کرتا ہوں

جمعیت کے مولانا گریہ کے ۹۲۰ کے جس میں جو حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ
کی خدمت میں ہو انگریز کے خلاف یہ فتویٰ صادر کیا گیا
مسئلہ انھیں سننے کی مدت جس میں دشمن مولانا گریہ کی حمایت
و مدد دہا واپنے ہی میں نقل کرتا پڑا قطع حرام میں۔

اس فتوے پر چارہ پڑتا ہے مولانا صاحب کے وراثت کے بعد تحریر
کے مولانا شروع ہوئے ۹۲۰ میں جمعیت کا یہ فتویٰ صحیح رہا مگر جمعیت نے
قانون شکنی کے بارہا اس کو شیعہ کیا اور کسی تحریک میں حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ
علیہ اور مولانا سید احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ مولانا مولانا مولانا مولانا
انہوں نے اپنے اس طرح ہوتے ہیں؟ اگر یہ وہ بھی مگر یہی جوتیں پائے
و ہوتے تو جنہیں ہمارے کے چاہے احمد رضا خان کی صراحت ساری رندوں
پیش کے ایک خبر میں مولانا رحمان خاں نے تحریر پر کفر کا فتویٰ گاتے جو مگر یہ نہ
حققت پر کمر بستہ ہو

اعتراف نمبر ۲:

تعلیق جماعت کو بھی بتداء میں حاجی رشید احمد کے ذریعہ حکومت سے کچھ رو ملا۔ مکالمہ اصددین ص 8۔

جواب اس سے بھی فریق مخالف کو کوئی فائدہ نہیں

ولا اس سے کہ مکالمہ اصددین کی حقیقت پہلے یہاں ہو چکی ہے وہ غیر معتبر نہ ہے لہذا اس پر کسی بحث کی غیہ اور گنجی درست نہیں۔

ثانی یہ روایت بھی موافقہ الرحمن سے ہے اور یہاں انا خود اس پر راز داری ہے

چنانچہ شرف حقیقت ص ۴۲ میں یہ عنوان سے موافقہ الرحمن صاحب دایاں ۰ پھر ص ۴۳ میں مکالمہ اصددین کے حوالے سے لکھا کہ مولانا حفظہ الرحمن صاحب نے

کہا کہ مولانا یاسر رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداء حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب پیٹرو پہ ملتا تھا پھر بند ہو گیا (مکالمہ اصددین) اس کا

دوب حضرت حفظہ الرحمن سیوہی ناظم جمعیت ۱۳۰ ہند یہ دیتے ہیں

دکھی باللہ شہید اس کے یہ ایک طرف فتنہ اور بدلتا ہے میں نے اس کے مزید کلمت نہیں ہے۔ اور مولانا یاسر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کے

مخالف یہ بات کی گئی ہے جسے حسادت ہذا ابھشان عظیم۔ بلکہ مرتب صاحب (سہو لہو ص ۸۸ مسلم لکھنؤ) اپنی اپنی طرح سے اس مہر کا رس سے میری جانب

منسوب کرتا ضروری سمجھا کہ اس کے ذریعہ سے حضرت مولانا یاسر صاحب کی تحریک سے اہانتہ خفہ رکھے۔ ان خصوص کو بھی جمعیت ۱۳۰ ہند سے راز

تسلیم کرنے کی ناکام سعی کریں جو جمعیت علماء ہند کے کار و رفقاء کار کے ساتھ بھی

خبر صدائے حقیقت اور حلقہ کتبہ یہ قارئین کے درمیان فرصت سے کہ وہ اس تحریک کو صحیح قرار دیں جس کی پیروی اور اعتدالی حسرت کو نظر انداز کر کے محض جھوٹے

پرکھنے سے یہ قلم نہ لے گا اس سلسلہ میں میری گزارش اور تادیب پر یقین فرمائیں وہاں میں مرتب صاحب کی اس بے جا حسرت کے متعلق اس سے زیادہ اور کچھ کہہ سکتا

۰۰ لکھی اللہ الممشکی واللہ بصیر بالعباد۔ تھیں بیضا شرف حقیقت ص 44-45۔

میں اس واقعہ کے تذکرہ کی مامودگی میں تعین جماعت کو سرکار بڑا نیک کام دار و نمک و رعایت کرنا ہے کہ نصف ادا ت سے بچے گی کہ

و رخصت ہے لکن حسرت پر فتنہ ہوا ہو گویا یہ ترجمہ عثمانیہ نہ ہے۔ تاں اس سے فریق مخالف نے عہد نقل کرنے میں بھی دھل سے کام لیا ہے اور

پوری عہد نقل نہیں کی جو اس طرح ہے کہ: ہن ضمن میں مولانا حفظہ الرحمن صاحب سے کہہ کر مولانا یاسر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو

حسرتیہ روایت حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب ملتا تھا۔ پھر بند ہو گیا۔ ص 8۔

مفسر صاحب نے اپنے محکمات اور دیگر ۱۵ برکار و بقی طریقہ اور تہمتیں کرتے ہوئے تحریک کا شہرہ حمد حذف فرمایا ہے یہ جمعہ ہفتی رہتا اور حذف نہ کیا

چنانچہ ہر قاری یہ سوچنے پر مجبور ہوتا کہ: تصبیح جماعت گوشت کے تھکے کھینے سے متحمل ہوئی تھی تو یہ روایت بند کیاں راز

گیا کہ اس روایت کا بند ہونا باقی مس بات کی دلیل ہے کہ تعلیق تھا جماعت گوشت کے تھکے کھینے سے متحمل نہ ہو سکی اور اگر یہاں کی قطع بھی تھی تو نہ قلم بھی بند نہ موقوف رقم کا بند ہو جاتا۔ نذر نہ بٹائی کی روشن دلیل ہے کہ تصبیح جماعت مگر یہ سب آتے

کاؤنٹس کی اور بعض دینی پسے سے سب جماعت تمام دنیا میں دنیا و عرفان پر ۔
نیکوں و رعدوں میں بھی کام کر رہی ہے جو انگریزوں کے تحت تھا ۔

الفصل ما شہدت به الاعداء

تیسری جماعت کے متعلق بریلیوں کے روحانی پیشوا علامہ الدین مودی صاحب فرماتے ہیں ۔

تیسری جماعت کی کوششیں بے حد جھڑپیں ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کے اندر
سور سے ہیں ۔ (حوالہ عظم جس 72)

اس کے ساتھ ساتھ وہ جیسے ظہریوں (جنس نظام مدین مودی صاحب) ۔
ایلی کی حضرات ان طرف سے کسی کی مخالفت نہ کرتے بلکہ کوششیں کرتے ہیں ان ۔
سزاؤں کو مسجد سے باہر پھینک دیا جاتا ہے خود کچی گھروں سے نکلنے کی توفیق ۔
اور تیسری جماعت جنہوں نے کچھ انگریزوں کو مسلمان یا پھر گھریز سے ایجنٹ ۔
کا الزام لگایا جائے ان کو وہابی کہہ کر بدنام کیا جائے ۔

اعتراف نمبر ۳:

حضرت حکیم امت دہلوی کو ۱۰۰ روپے انگریزوں سے ملے تھے ملاحظہ فرمائیں
مکالمۃ الصدورین میں امریکی تردید خدہ حضرت تھانوی صاحب بھی نہ کر سکے ملاحظہ
ہوالہ اضافات الیومیہ ص 69 68۔

جواب یہ عوام بھی فریق مخالف کیلئے سود مند نہیں اس لئے کہ

۱۰۰ مکالمۃ الصدورین کی حقیقت ، جس کی جہتیں ہیں ایسی فیہ مستہ کتاب پائی
دوسرے کی بقا و رکھنا ہی جہاں ہے ۔

۱۰۰ غائب ۱۰۰ مگر غرض اس مبادیہ کو مستحکم تسلیم کر لیا جائے تو بھی بریلوی حضرت ۵

یہ جہت کے مکالمۃ الصدورین میں تسلیم کیا گیا ہے کہ مولانا تھانوی انگریزوں سے چھ سو
روپے ماہوار لیا کرتے تھے سراسر دہلی اور صرف انفراد ہے کیونکہ مکالمہ میں اصل
مبہوت اس طرح منقول ہے فرماتے ہیں کہ

۱۰۰ مودی صاحب کے جب کوئی شخص کسی سیاسی جماعت یا تحریک کا مخالف ہو تو اس قسم کی
باتیں اس کے حق میں مستہتر نہ جاتی ہیں ، ایسے حضرت مولانا شرف علی تھانوی
دارالافتاء کے سربراہ بنے ہوئے تھے ۔ ان کے متعلق حصہ ۱۰۰ ویں سہجے ہوئے
سہجے ۱۰۰ کو چھ سو روپے ماہوار حکومت کی جانب سے دئے جاتے تھے ۔

۱۰۰ مکالمۃ الصدورین ص 9۰

اس جہات میں مولف صاف غفلتوں میں اس الزام کو بھی تسلیم کیا گیا
پروا کیلئے اقرار ہے کہ میں میں بین بریلوی حضرت کا اصل ملاحظہ فرمائیں کہ وہ پوری
محبت سے مل کر رہے ہیں ، صحت کو یہ شخص جس جگہ سے کاٹ کر پیش کرتے ہیں ۔
اللہ اعلم ۔

۱۰۰ عائشہ ۱۰۰ مگر مکالمہ کے جو بے باغ و غرض سے اس غرض و راستہ میں بھی
بھی اس کی کوئی خلافی حثیت نہیں ہے ۔ کیونکہ خود حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ
مد علیہ سے اس الزام کی تردید موجود ہے ۔ چنانچہ جب حکیم الامت کو جب اس الزام
کا علم ہوا تو بڑا حکیمانہ جواب دیا

آپ چھ سو روپے گورنمنٹ سے پاتا ہوں تو قطعاً سے خوف نہیں اور غرض کا یہ عالم ہے تو
تم تو سو روپے دے کر اپنے موافق کرو ، مگر تو اس سے ڈرتے غلط ۔

۱۰۰ فضائل ایومیہ ص 698 4۰۰ بحوالہ مولانا شرف علی تھانوی درمیان یک آرا ص 54
جب اس کے مقابلے میں فریق مخالف کے مکتبہ کی حکومت انگریز کیلئے وادری کا
اقرار خود انگریزوں نے کیا ہے ملاحظہ ہو

The most Vital School of Ulma in india in the second Half of the nineteenth Century was that centered upon Deoband, the Darul Uloom (The Muslims of british India, by P Hardy page 170)

اسی حضرت اعلیٰ سیرت کے محدث ۱۳۳۳ اور اسی طرح حیات اعلیٰ حضرت میں یہ بات موجود ہے کہ مولوی احمد رضا خان کے دے گئے گورنمنٹ کی پینسٹل خدمات تمام دی جس نے بخش دین کو آٹھ کماں چاہیے میں ملے اور ان سے ساتھ آٹھ سافو جیوس کی بیٹین بہار کی تھی۔

شاہید العزیز کے فتوے کے خوف کے "ہندوستان و اعراب" ہے اسی حضرت نے ہندوستان کے دوا سلام ہونے کا فتویٰ دیا اس لئے کہ در سوہ میں جہاد و جہان نہیں۔ اس سے علاوہ اس کتبہ لکھنے کے زوی کے ہر متواسے پر کفر کے فتوے کا موعومہ جان سے مدح کرنے کی کوشش کی۔ ۹۱۳ میں لدل القدر علی الشرفہ اسی شہرہ کے نام سے فتویٰ شائع ہو جس میں خان صاحب کے علاوہ کئی بریوی عدائے کے تصدیقات موجود تھے جس میں قائد عظم کو کافر کہا گیا اور مسیحیگ سے ہر قسم کے تعاون کو برا قرار دیا گیا۔ اس کے مولوی حشمت علی نے مسیحیگ کی روئے بچہ دینی کے نام سے کتاب لکھی جس میں قائد عظم کو کافر قرار دیا گیا۔ مولوی مصطفیٰ رضا خان نے اس زمانے میں مسلمانوں کے دلوں سے کعبہ و مدینہ کی محبت نکالنے کیلئے حج کے ساتھ جہاد کا فتویٰ دیا اور یہ بھی بریوی بڑا امر لکھا اور مدینہ کو کافر کہتے اور کہتے ہیں۔ مصطفیٰ رضا خان نے ایک کتاب لکھی اس زمانے میں جو ب ناب ہے رسالت "مارواہد جس میں انگریز سے جہاد کو برا قرار دیا گیا تھا یہ چند مثالیں میں نے دی ہے وہ نہ ان کی غداروں سے تاریخ کے صفحات آج بھی بھرے پڑے

The mashrik of gorakhpur and a.bashir usually took note the pro-government fatwas of Ahmed Raza Khan (Separatism among ind a Muslims, page 268)

انگریز ماریش گورکھ پور میں رہائش کی کتاب علامہ فرنگی علی ایڈ اسلامائی فطیر میں مندرجہ الفاظ میں احمد رضا خان کی خدمات کا اعتراف کیا گیا ہے

The actions of One learned man the very influential Ahmed Rada Khan (1855 1921) of Bareilly present our conclusion yet more clearly at the same time he Support the British Government loudly and vigorously through world war and through the khilafat Movement when he opposed mahatma Ghandi alliance with the nationalist movement and non Cooperation with the british (ulam farange Mehal and Islamic culture page)

Khan ahmed rada of Bareilly 37,37 & 47 58,67 and Support for the British 196 (Index ulma farangi mehal and Islam.c Culture page 263)

جبکہ اس کے برخلاف خود انگریز مورخین نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ہمارے اس میں سب سے سخت رکاوٹ دوا العلوم دیوبند تھا ملاحظہ ہو۔

(روایت وقت) ہمارے مکمل ۲۰۱۵ء کی خبر کے مطابق بریلی میں دو مشرک و تہذیبی
پہنڈی کے خلاف بیٹھ گون میں تربیت دی جائے گی۔

عزیز ان نمبر ۴۲ میں ناشر احمد گنگوہی اور قائم ناو توہی صاحب اپنی مہربان برکات
کے ذریعہ خبر خواہ تھے۔ ملاحظہ فرمادے کہ الرشد ج ۱ ص ۷۹۔

جو اب لریق ثقافت کا یہ دوا ہے جل واد میں س کے کہ انھوں نے قیامات
کرا تھا کہ حضرت گنگوہی اور حضرت محمد مریمہ مد ظہیر نے ۱۳۰۰ ق ھ
میں خلاف جنھوں نے کچھ نہ کہا ہو وہاں عبارت ملاحظہ فرمادے کہ الرشد ج ۱ ص ۷۹
کے امداد وہ خود کسی کی دور کی عبارت کو لیکر کسی اور پر فٹ کرنا کہیں کا نصف
ہے۔ ۹۹۹ آپ کا یہ ثابت کرنا کہ ان حضرت نے انگریز کی ثقافت نہیں فقط حاصل
ہر مرد ہے بلکہ خواہی کہ رشتہ میں یہ جو ہے بھی موجود ہیں کہ

(۱) تینوں حضرت (حاجی امداد صاحب، حضرت مولانا قائم ناو توہی و مولانا
رشید احمد گنگوہی) کے نام پر چند وزارت قادی جاری ہو چکی ہیں اور فرقہ گندہ کیسے
صدا (نہ) تجویز ہو چکا تھا جس نے لوگ تلاش میں ساری وزارتوں تک (۱۱)
میں پھرتے تھے۔ (مذکرہ الرشد ج ۱ ص ۷۷)

(۲) روش (پوسٹ) پر ابراہیم چنگی اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہ
حکیم فیض مدین صاحب کے وفات سے رفرقا رہا۔ تجنی سے یہ زہر سے لڑا کہ کفر
۱۳۰۶ کا شروع میں ہے (نقو)۔ آپ سے چاروں طرف ہی خط پھر دو رعایت
دے گئے اور ندیل (سلا گاڑی) میں آپ کو سوار کر کے ہائیو چلے کر دیا گیا
(نقو)۔ حضرت مولانا سہارن پور پر پہنچنے ہی میں حنا بھٹی اے گئے اور حوات میں
بدھہ راجی پہرہ کی گمان میں دے دیے گئے۔ (مذکرہ الرشد ج ۱ ص ۸۲)

تیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے تاریخ راوی میں نہیں بھی اس راوی کا نام
نہیں جس کا عترت ہو، مولوی احمد رضا خان نے سوانح نگار کرتے ہیں کہ وہ
نزدیک موصوفین برائے ہیں۔ انھوں نے محض تعصب کی وجہ سے انھیں مخلص
نہیں ہیں کیا وہ اپنی (یعنی بد مذہب) خدا سے ساری تاریخ کو بھڑکا۔
حضرت خیم مرت رحمت مدنیہ کے مفلوکت کے جو سے بھی معترض ہے اپنی
"مفوض رسالت" کا مفہوم ہر کیا ہے پوری عبارت اس طرح ہے

ایک صاحب کے سواں کے جو میں فرمایا کہ کجکات کے زمانہ میں میرے متعلق یہ
مشہور کیا گیا تھا کہ چھ سو پہرہ ہندو مذہب سے پاتا ہے ایک شخص سے یہاں
مدعی ہے نہ کہ اس سے یہ عقوم ہو گیا۔ یہ خوف سے متاثر نہیں میں نے "ماتا"
بے مذہب خوف سے متاثر نہیں ہوں چنانچہ شخص اور ہمیں ۲۰۰ پہرے نہیں آتے
اب اس کا اٹھنا یہ ہے کہ تم کو سوار وپ دیکر اپنی موقف قوی لے کر وہ توں سے
تو وہ تہمت صحیح ہے ورنہ وہ بھی جھوٹ۔

(۱) مذاقات الیومیہ، ص 63، 103، موقوفہ نمبر 88
نور فرما جس کس حدیث اور بیخ اند میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اس فرام
راہ کر رہے ہیں مگر معترض صاحب کہتے ہیں کہ نہیں وہ تو راہ نہیں بدھتہ
کہ وہ ہیں۔ تک ہے یہی تحقیق پرور ایسی دیانت پر۔

اعتراف ۴:

تھانوی جو انگریز کو کہتا رحمت ان کے کیا کورس کے وظیفے پر گزارا
جو اب اسے اپنی جس کی وہ داری کے گن گاتے انگریز بھی بھائی دی جن کو کبھی
کر لی جاتی ہے یہی ان کی تاریخ بھی

لفظ "سُرکار" کا اطلاق رب تعالیٰ (حقیقی سرکار) پر بھی ہوتا ہے

اصل میں فرق مخالف کو اس عبارت میں لفظ "مہربان سرکار" سے مفاد ہوا ہے۔ حالانکہ یہ لفظ دیگر متعدد معنوں کے ساتھ ساتھ لفظ "حق" اور "حقیت" پر بھی صادق رہتا ہے چنانچہ فرہنگ تصنیف ص 370 میں سرکار سے معنی سردار، پادشاہ، رئیس، قائد، مقتدر وغیرہ کے لئے گئے ہیں۔

دوسرے سو فائدہ کریم شریف جس طرح لفظ سرکار کا انگریز پر اطلاق کرتے ہیں اسی طرح "اندھن" پر بھی اس کا اطلاق کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ حضرت شگونی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ یہودیوں سے منظر فکر منتقل کرنے کے مسئلہ میں لکھتے ہیں

ساتھ کہ دیکھ کے قریب سے گذرے پر مولانا قاسم احمد نظر براہ راست سے کچھ سرفراز غرض مدت پہلے سے اکٹھے ہوئے تھے گو خود بھی غلوں کی حالت میں تھے مگر جیانی شوق نے اس وقت چھپنے نہ دیا اور دور ہی دور سے مدد جوئے ایک نے دوسرے کو دیکھ کر دیکھ کر اشاروں ہی اشاروں میں خدائے تعالیٰ کے وہ وعدے یاد آئے جو سُرکار کی خبر ہو اور حق میں مہیتوں پر صبر و شکیبائی کرے

دوسرے سے یہ مکرر وعدہ کرتے ہیں۔ (تذکرۃ شریف، ص 178، 84)

پاغل واضح کرے کہ یہ وعدے اللہ تعالیٰ کے والہ مع الصبر، و ان جددنا لہم العلیوں بالصبر و سببا والدين صوفی العیوہ لدینا اور ان حرب اللہ ہم العلیوں وغیرہات بتقرین کریم میں موجود ہیں۔۔۔ پس سرکار، حق، حقیقی و مانت ملک مخلص بندہ کیلئے ہیں جو حق میں کامیاب ہوتے ہیں۔ یہاں سرکار کے لفظ سے اندھن کی کسی ذات مقدر مراد ہے۔

اعتراض نمبر ۵

حافظ حسن، قاسم نانوتوی، رشید گلگویی، انگریز کی حمایت میں لڑے اور وہ حافظ ضامن "شہید" ہو گئے۔ تذکرۃ امیر شہید، ص 75-74

جو بلاحول ولا قوہ لا بللہ۔۔۔ معترض صاحب اتنا متوجہ نہ ہو۔۔۔ ہم یہ جتنی بار یہ چاہتے ہیں یہ عبارت نہیں لی کہ وہ حافظ ضامن صاحب گلگیزی کی حمایت میں نہ تھے بلکہ یہ تہذیب ہمارے تاریخ کا وہی طبعم بھی جانتے۔ ان کی شبہات شرعی نے میدان میں انگریز کے خلاف لڑتے ہوئے ہوئی۔ مگر آپ اس طرح حد نفی سے پرہیز کیا۔ جسٹس پاجھٹ ہمارے جہاز ہیں۔ جسٹس صاحب کا یہ معترض۔ ایت اس میں بھی اس شاعری کے معرکے کا سرور ہوتا ہے۔ آپ میں سرور بھی مصافحہ یا نکتہ کا وہ ہے تو جو عبارت آپ نے نقل کی ہے اس کتاب کا اصل نکتہ ہمارے کریم شریف کا ہے۔

لعلہ اللہ علی الکادین

۵۸۵۔ حقیقہ یاد رکھنے پر آمادہ ہیں۔

۸۵۔ حقیقہ یاد رکھنے پر آمادہ ہیں۔ ۸۵۔ حقیقہ یاد رکھنے پر آمادہ ہیں۔ ۸۵۔ حقیقہ یاد رکھنے پر آمادہ ہیں۔

۸۵۔ حقیقہ یاد رکھنے پر آمادہ ہیں۔ ۸۵۔ حقیقہ یاد رکھنے پر آمادہ ہیں۔ ۸۵۔ حقیقہ یاد رکھنے پر آمادہ ہیں۔ ۸۵۔ حقیقہ یاد رکھنے پر آمادہ ہیں۔

۸۵۔ حقیقہ یاد رکھنے پر آمادہ ہیں۔ ۸۵۔ حقیقہ یاد رکھنے پر آمادہ ہیں۔ ۸۵۔ حقیقہ یاد رکھنے پر آمادہ ہیں۔ ۸۵۔ حقیقہ یاد رکھنے پر آمادہ ہیں۔

ہوئے اور حضرت مولانا رشید احمد گھنوی رفقہ فرمائے گئے۔ مولانا گھنوی کو سہارن
نہیں میں قید کر دیا گیا۔ تیس چار عروج کال کوٹھری میں رہے اور چند روزن فیمل خانہ کی
حالت میں قید رہے۔ آخر عدالت سے حکم ہوا تھا کہ جوں قصبت اس سے معلوم
مقرر کیا جائے۔ چنانچہ جنگی درست درنگی توڑوں سے چہرہ میں بے انتہاء
چند چاکر کے پیچہ وہ مظہر نگر لائے گئے اور حوالات کے اندر بند کر دیے۔ چنانچہ
قید سے طرح پر ڈوب گئے۔

۱۱۔ سب مذاہب کے باطنی علماء ص 113، از مفتی انعام اللہ لدھیانوی۔

صاحب پروفیسر محمد یوسف صاحب قادری مرحوم لکھتے ہیں کہ

☆ کی روایت ۱۹۵۵ء کی جنگ آدی میں مولانا محمد رفیع صاحب کو پکڑ لیا گیا اور
تسمیہ دے گئے۔ سترہ مہینے بعد پانچویں گھنٹے گھر میں سے قید کر کے تین
معدنہ بھولوں کی بندش سے ایضاً بچا دی۔ جنگ آدی ص 181

نوٹ پروفیسر یوسف صاحب قادری بریلوی حضرت کے ماں بھی مستدامتے جاتے ہیں یہ
ایک دفعہ شرف قادری نے اپنی کتاب پر سے تختہ یا کھوئی اور ان کے انتقال پر ہزار
گھنٹے کیا۔

غرض یہ مات و درویش کی طرح واضح ہے کہ حضرت مولانا صاحب صاحب انگریزوں
صاف دانتے ہوئے شامی کے میدان میں شہید ہوئے مگر فوقی مخالف کا سوا
ایہ ہندوستانی ملاحظہ ہو کہ کھوٹ پر کھوٹ ہوتے ہوئے بھی کچھ حیا نہیں۔

اعتراض نمبر ۶:

شہداء اسمعیل صاحب نے انگریز کی حمایت میں لڑنے کا جہاں کیا۔

(ملاحظہ ہو حیات طیبہ ص 364)

جواب یہ بھی آپ کا دلیل و فریب ہے اس لیے کہ اگرچہ شہاد صاحب اور ان کی جماعت
۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء کے مقابلہ نہیں ہو تھی مگر ان کا یہ مطالبہ نہیں کہ وہ انگریز کے جہاں
تھی یا نہیں ایک جہت تھی چنانچہ مولانا انگریزوں سے ان کی کھوٹ میں نکلتے ہیں
ایک اور جہت سے ان سے ان کے مطالبہ کے خلاف ہوتا ہے کہ ان کی صرف کھوٹ تھی لیکن
ان کے ساتھ ساتھ ان کے مطالبہ کے خلاف بھی ہے کہ وہ انگریزوں پر حملہ کرنے میں تیار
ہوئے تھے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ آپا ملک ایک اور قوم کا اقتدار میں نہایت
یعنی باطنی سبقت۔ (یہ تسمیہ شہید صفحہ 772)

۱۲۔ اب ایسے ناس انگریزوں کے خلاف تھے اور مخالف نہیں۔ سید احمد صاحب
نویس ص ۶۷ میں ہے کہ سید صاحب نے انگریزوں کی وجہ سے انگریزوں سے مصالحت کرنی چاہی
تو سید احمد شہید نے اس کی شدید مخالفت کی اور متعدد بار ان کو منع کیا اور کہا کہ یہ کفار
یہ بے ایمان ہیں۔ پھر آپ کے لئے کھوٹیں چاہیں اور غیر و غیرہ مقرر کرے۔ ان کے لئے روٹیاں
نہیں کھائی جتنے چاہتے ہیں۔ جہاں سے جاتی رہے گی۔ مگر جب وہ سب صاحب نے سب تو سید
صاحب نے سب سے سخت بات کہہ کر انہیں آپ انگریزوں سے ملنے میں توجہ دلائی
ان کو اب سب صاحب نے روٹیاں بہت کوشش کی مگر سب صاحب نے ان سے اور شکر سے
بھرت ہو گئے۔ (یہ تسمیہ شہید صفحہ 43)

انگریزوں کے خلاف ان کے لئے ہزار ہا روٹیاں مقرر کر دیں اور سب صاحب نے ان کی گنجائش
سخت کر دی تو ان کو ایسے آپا ہو گیا۔

جناب کو خوب معلوم ہے کہ پروفیسر، مستند پارکسور ہونے والے، دنیا جہاں کے تاجدار
اور یہ سب سب کے لئے باخبر سائنس کے ماہرین تھے۔ بڑے بڑے سب سب کی اہمیت
اور بڑے بڑے بڑے بڑے حکومت کی حکومت اور ان کی عزت کو انہوں نے خاک میں ملا دیا۔

ات کو جہیز لے کر آیا اور اس طرز سے کیا، مگر یہ خانہ خداداد اور یہ دعوتِ گرامیہ اس
بے سود عمل اور فراڈ پر قریب ہے۔

مختصر یہ کہ یہ سب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو آپ نے یہ
کے ساتھ امن اور صلح کا تحریری معاہدہ کیا تھا جس میں ایک شرط یہ بھی لکھی ہے کہ یہاں
یا مسلمانوں کو کسی سے لڑائی پیش آئی تو ایک فریق دوسرے کی مدد کرے گا۔

(رد المحتار ج 2 ص 17 میرات ابن شہام ج 1 ص 405)
مگر بعد وہ یہاں سے تین تینوں مہینوں، سو قیامت اور بوقتِ عید و اشہد
شہس - نہ صرف یہ بلکہ یہاں سے تین تینوں مہینوں، سو قیامت اور بوقتِ عید و اشہد
ماہ کیلئے اس سے خوش مقدمہ و متاع و مالت کو ہند کرنا اور اس سے مقصد حاصل کرنا
جی طور پر درست و قریب قیاس نہیں۔

بہ تصریح میں یہ فرق مخالف سے سوا کرتے ہیں کہ تمام صاحب اور فاضل تحریر
آپ تو تھے ہی بقول آپ کے، باوجود تھے، معاذ اللہ، رسولِ مہدیؑ کے ساتھ مسلمانوں
نے دشمن تھے، سلام سے بدخواہ تھے مگر آپ کے روحانی اولاد و مہدویوں نے
میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں کہاں تھے؟ انکو کچھ چور سے اپنے روحانی باپ
مہدوی احمد رضاؒ کا جو برہم نوش چور - ہندوستان میں واحد مسلمان اور اسلام
نہیہ تھے، نمونے نے مگر یہ کے خلاف جہاد کے لئے تھے۔ یہ؟

جنگ

یہاں پر اپنی دینائے رضا و نیت کو پیش ہے کہ کوئی ایک مستند حوالہ دکھائے جس سے
ثابت ہوتا ہو کہ احمد رضاؒ نے اپنی پوری زندگی میں مگر یہ خلاف اپنی جانب
ان کی تحریکوں پر برائی کی ہو، اس میں کوئی تصدیق ہو، کسی ایک جسے کی صدارت،

قیامت کی جو مگر یہ تمام کے خلاف ہو زمین بہت سنی سے تان رہا اور یہ
سکتا ہے طریقِ مسلمان کی تک یہ لوگ یہاں پیش نہیں کر سکتے اور اس میں کوئی
احمد رضاؒ نے تھے مگر یہ مہدویت کی کسی نہیں دہو مگر یہاں میں تو دیتے
قدیم مہدویت کی خبروں میں جیسے تھے۔ چنانچہ مگر یہ مہدوی مرقس سراسر اپنی
قیامت میں نہایت

The Mashr q of Gorakhpur and a-l-bashir usually
took not of the

Pro Government "Fatwas" of Ahmed Raza
Khan

[The Separation Among nd a Muslim Page
No 268]

اعتراض نمبر ۷:

حسین احمد مدنی صاحب نے لکھا کہ مگر یہوں نے اہلیمان کا سانس یہاں اور جنگی
ضد و قوایں و پورا کر کے میں سید صاحب کی مدد۔ (نقلش حدیث ج 2 ص 419)

جواب: اس حوالے کو نقل کرنے میں جی آپ نے روایتی دھوکہ دہی سے کام لیا۔ اس
سے کہ حضرت سیدہ ایشہؓ مگر یہ کے مخالف تھے اور ان سے جہاد و غزوات کی تحریک
کا اتنا مقصد تھا کہ میں اس میں تفسیل مشعل نقلش حدیث کے حوالے سے یہ حدیث
عربیہ پر اعتراض کے جواب میں لکھ چکا ہوں اور نقلش حدیث ج 2 ص 419 کے حوالے سے
میں نے وہ خطہ نقل کر چکا ہوں جس سے ان کے مقاصد پر روشنی پڑتی ہے کہ ان
تاریخہ میں ان مقاصد میں ان پر اپنی قیامتیں مہدویت سے کیا تھیں۔ حضرت ابید

ہے اپنے سیاہ کرتوتوں، خمیر فروشی پر پردہ؟ اے کیسے سے ہی مدین کو بھی ۵
بحث ثابت کرنے پاتے ہوئے ہیں۔ مگر حق کے سامنے آخر باطل سب تک ہوا
ہے۔ فرق فی حدیث سے جو عبرت پیش کی کہ مکمل اس طرح کے
سہوستان کی یہ بہت بڑی بد قسمتی تھی کہ سید صاحب کو مسلمان چاہا نہ وہ چاہا
اور وہ دن کے باعث مہاجرہ رحمت گنہگار کے مقابل صف آراء ہونا پڑا
معرکہ ہلاکت میں جو شہادت و شہرت پڑا۔ ورنہ صلہ ہے کہ سید صاحب کا
مقصود سہوستان اور مسلمانوں کے خلاف غرضت و قہر کے تحت
تھے مگر غرضت سے محض نہیں تھے وہ ایک طرف سے بڑے خوفزدہ تھے۔ اسی
پہ جب سید صاحب کا ارادہ سکھوں سے جنگ کرنے کا ہو تو گریزوں نے اطمینان کا
سہا یہ دور جنگی ضرورتوں کے مہیا کرنے میں سید صاحب کی مدد کی۔

سید صاحب کا اصل مقصد چونکہ سہوستان سے گھر بڑی سیطرہ و قہر رکھتا تھا
تھا۔ اٹا

غور فرمائیں کہ خط کشیدہ عبارت کو کس طرح گہرا ہاں شریف کا اثر سمجھ کر
ریا گیا۔ عبارت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ حضرت سید صاحب کا اصل مقصد
گریزوں کو ہندوستان سے ہار بھاگنا تھا مگر بد قسمتی سے مکمل سہوستان کا وٹا نہ
گریزوں کو چونکہ سہوستان کا علم تھا۔ یہ ان کے تسلط کی دہلیز تھی۔ رکاوٹ نہ
نصوب نے اطمینان کا سہا یہ کہ تاہم خطرہ نہ کہ نہ سے لگایا اور اب حدیں
بہاری حلقہ تھیں سے ہر پیکار ہو گئے ہیں۔ اور وہاری جان فی وقت سے پہلے چھوٹ
گئی۔ اب ہر سنگی ضرورتوں کے مہیا کرنے کا سہوستان میں یہ کہاں ہے کہ حضرت
سید صاحب نے خود سہوستان میں سید صاحب کا مطالبہ کیا یہ بھی تو ممکن ہے مگر یہ نے دفعہ
حریت سے یہی ذرا سے مہیا کیا ہو کہ سید صاحب کو کچھ عرصے نہ ہو رہا ہو۔

جنگوں میں ممکن ہے کہ ایک دشمن اپنے مفاد کیلئے خفیہ طور پر دوسروں کی مدد کرتا ہے سکھ
چونکہ ہندوستان میں بہت سی جگہ پر قابض تھے لہذا انگریز ان کو بھی اپنے لئے خطرہ سمجھتے
تھے اور یوں ایک تیسرے دو دشمنوں کے ساتھ ہو گا۔

اسی کی محسوس ہے کہ گریزوں نے اپنی سہوستان شرعاً میں مہیا کی ہو مگر یہی اس
جنگ میں نہیں ہے۔ مگر ان کے اصرار میں کاوانہ گریز چکا کہ پہلے گریز اسی طرح کیا کرتا
تھا۔ اور پھر ہی نقش حیات میں رہے کہ

یہ جماعت گریزوں کی طرف سے ہر قسم کی ہلاکتوں و اذیتوں کا نشانہ بنتی ہے اور
گرتی ہے مگر آری و جدوجہد اور گریز دشمنی سے باز نہیں آتی۔ گریزوں کا
نقش حیات گریزوں کا یہ ہے کہ گریزوں نے اپنی سہوستان میں رہے کہ

حیات طیبہ سے جو ہے میں یہ اثر چکا ہوں کہ حضور ﷺ جب مدینہ تشریف
لےے تو سب سے پہلے وہاں کے یہودیوں سے ایک من معاہدہ کیا جس میں ایک شرط
یہ بھی تھی کہ جب مسلمانوں پر کوئی حملہ کرے گا تو یہودیوں کو مسلمانوں کا ساتھ دینا ہے۔ اور
جب یہودیوں پر کوئی حملہ کرے گا تو مسلمان یہودیوں کا ساتھ دینا ہے۔ تو اب کیا
کوئی مدینہ معاہدہ ہے کہ مسلمان یہودیوں کے نمک خوار اور بھٹ
تھے۔ حیا ہند۔

اعتراض نمبر ۸:

عید اللہ علیہ سید صاحب کے مخطوطات میں ہے کہ یہ مدین کا گزراؤ انگریزوں کی
راہ میں منت تھا۔ (ص 362)

جواب: حضرت عید اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مخطوطات ہمیں باوجود تلاش کے نہیں
میں سے مکمل یاقی و سہاق کے ساتھ اس کا عکس ہوا ہے پیش کریں۔ اس کے بعد

استاذ اللہ قائد انقلاب حضرت عبید اللہ سندھی صاحب کے تاریخی کردار پر بھی بحث چاہئے گی۔

اہل حق بھی بزرگ کے صفات کے متعلق آپ کے کاربن کا عقیدہ ہے۔
برائوں کے مفوضات میں کچھ، تمہان سے غلام صواب ہو جاتی ہیں۔ صاحب مد
نہ، اس وقت یہ بات مانگنے والے نہیں ہوتا۔ اس سے میں ممکن ہے کہ کوئی اور شخص
نہایت ہی محترم و ارشاد کیوں نہ ہو اس سے محفوظ نقل کرنے میں غلطی ہو سکتی ہے۔
ہات خودف واقعہ ہو سکتی ہے۔۔۔ لہذا بزرگوں کے مفوضات سے استدلال۔
سے قطعی حوالہ سمجھنا درست نہیں۔ مخلص۔

عبارت کا برکات کا تحقیق و تفسیر کی ضرورت ۱۔ ۳۹۱ ۳۹۲
لہذا اصولوں طور پر مفوضات سے آپ کا استدلال نہ درست نہیں۔

اعترض نمبر ۹:

”یہ دوسرے خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار مدد و معاون سرکار
ہے۔“

(سوانح قاضی ص ۹۴)

جواب: مستعرض صاحب کو اطمینان ہے کہ ان کے حلقے میں کوئی ایسا پڑھا ناک
پڑے، ان سے سوچئے، لاؤ کی نہیں پایا تا جو یوں سوچئے۔ یہ انگریز دوسرے
اور اہل دوسرے سے لئے آیا تھا نہ کہ لڑنے۔ یہ کوئی سید آف سکھ بھی نہیں تھا جس
صدقہ میں دیو بند کا مدرسہ تاج اور دوسرے کو اچھا برا جوئی میں آئے لکھ جائے اور یہ
معاندہ لکھنے والے اپنے نقطہ نظر سے تعریف (اور ضرورت ہو تا تالیف و تفریب) ان
بات لکھا کرتے ہیں، چاہے اندر سے کچھ بھی خیال ہو وہ اس لئے یہ وہاں لکھتا
ہو رہی تو یہاں تو سرے سے گواہی کھلانے کی بھی نہیں ہے بلکہ غور کیا جائے تو

سے بالکل الٹی گواہی نکل رہی ہے کیونکہ اس انگریز کو یہ فقرہ لکھنے کی ضرورت ہی یہ
پیش آتی تھی اگر یہ دوسرے واقعہ میں موافق سرکار ہو تا یا کم تر کہ یہ بات مسدس نہ ہوتی
کہ انگریز سرکار سے اپنے خلاف سمجھتی ہے؟ ایک دوسرے جو حکومت وقت کا مدد و معاون
ہو اس سے معذرت میں ”یعنی اس گورنر کا ایک خفیہ معتمد ٹکریز“ بطور تعریف یہ لکھنے کا
کہ یہ دوسرے خلاف سرکار نہیں ہے؟ اتنا بڑا امین ٹکریز گورنر کا معتمد خاص نہیں ہو سکتا۔
یہ کسی مدد و وفادار اور اس کی تحسین و تعریف کی کوئی پسندیدہ صورت نہیں ہے بلکہ
اس لئے ایک شکایت پیدا کرنے کی صورت ہے کہ اس خلاف سرکار کچھ جانے کا بھی
کوئی امکان مانا گیا جو ماخذ سرکار سے نہیں لیا گیا ہے اور اس میں مطمئن کرنے کی
ضرورت سمجھ جائے کہ سرکار دوسرے دوسرے اپنے خلاف نہیں سمجھتی۔ اس کے کبھی
نہیں مانا گیا ہو گا کہ کسی سرکار نے کسی کو وفاداری کا خبیثیت دیتے ہوئے یہ بھی لکھا ہو
کہ یہ ہمارے خلاف نہیں ہے۔

اعترض معترض صاحب اپنے حلقے میں اس طرح سوچ رکھتے دے آدمیوں کے
نہ ہونے کا کامل اطمینان ہے اور دوسروں کے تاثرات سے یہ لوگ سرور کا نہیں رکھتے
ورنہ ان کے اصرار سے اپنے اور سمجھنے کی بات تھی کہ کوئی بھی آزاد و امن کا اور سمجھ رہی
ان کی اس تاریخ سازی کو پڑھنے کا وہ جوڑ کے کچھ نہیں کہے گا کہ قند حکم مایہ گواہی
انگریز حکومت سے دارالعلوم دیوبند کی وفاداری کی نہ ہوئی بلکہ اس بات کی ہوئی کہ
یہ دارالعلوم حقیقت میں خلاف سرکار تھا۔

تسلیں الحمد للہ کہ دارالعلوم دیوبند جس درجہ کا نام سے اسے کسی ایسی گواہی کی
ضرورت نہیں اس کی پوری حد سے تاریخ کا ایک ایک ورق اپنے کردار کا بہترین گواہ
اور حیرت رنجی و اہمی سے بے نیاز نہ رہتا ہے اور ہے۔ معترض صاحب کو شاید معلوم نہ ہو
کہ دارالعلوم دیوبند کو اسم سرے کیلئے گورنر صاحبان کے صرف معتمد نہ ہی نہیں

”بکہ بعض دفعہ گورنر صاحب نے بھی تکلیف فرمائی لیکن اس پتھر میں حویک نہ
سے لگن نہ سے گی۔ البتہ ایسے مواقع سے یہ فائدہ ضرور اٹھایا گیا کہ دشمن ہراساں
ہو کہ میں اس لئے کا موقع دے رہا ہوں تو اسے دھوکے میں رکھے گا یہ رو یہ تھیں
چاہے۔“

اعتراف نمبر ۱۰:

”مواقع قس“ کے حاشیہ سے موجود اہم ترین دلائل حضرت مولانا قاری محمد حبیب
صاحب دامت برکاتہم کے بیان کے دو ٹوکے درج کئے گئے ہیں۔
(۱) حدود دیوبند کے کارکنوں میں کثرت (ایسے بزرگوں کی فہمی جو
گورنمنٹ کے قدیم ملازم اور حال پیشتر تھے جن کے رے میں
گورنمنٹ کو شک و شبہ رہنے کی کوئی گنجائش ہی نہ تھی۔“
(۲) گورنمنٹ کی طرف سے ایک انکوائری کے تذکرہ میں
”اس وقت یہی حضرات آگے بڑھے اور اپنے سرکاری اعتماد کو
سامنے رکھ کر دوسری طرف سے صفائی پیش کی جو کارگر ہوئی۔“
(۳) (ص ۹۵)

جو ب

لگتا ہے کہ محترم صاحب قلم اٹھاتے وقت یہ قسم کھائی تھی کہ حق و صداقت اور
دینت کا بھٹ خون وہ نہ صفحات میں لے سکتے ہیں کہ سر میں گئے چنانچہ حضرت مولانا
محمد حبیب صاحب دست برکاتہم کا ایک ”تہملک خیرین“ تہنیت کرنے سے پہلے نہیں
سے یہ ٹاپ کا کاغذ وہی ڈٹ کر کیا ہے۔

”سوانح قاسمی“ کے مصنف حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بحث پر دارالعلوم کے روح رواں کی
حیثیت سے حمید الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی
رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام شروع کے دور میں جو نمایاں نہیں ہوا تو
اس کی وجہ سیاسی مصلحت تھی یا کچھ اور؟

تیسرا بحث حضرت مولانا قاری محمد حبیب صاحب دامت برکاتہم حاشیہ میں یہ
رے ظاہر کرتے ہیں کہ اور جو کچھ بھی اس کی ادرازی ہو وقت کی سیاسی مصلحت بھی
سرور اس کی ایک حد تھا۔ یہ حاشیہ کتاب کے ص ۲۴۶ سے شروع ہو کر
۲۴۷ تک گیا ہے جس کی ایک صفحہ سے زیادہ کا تھا۔ اس کی چند صفحہ میں یہاں پڑھ لیے
کی صورت ہے جن میں قاری صاحب کی اصل مقصدی گفتگو درج ہوئی ہے۔
فرماتے ہیں۔

”اس وقت کے نازک حالات، حضرت مولانا کا وارنٹ، روپوشی،
سرکاری دشمن کا پیچھے پیچھے گارہنا، پھر حضرت دل کے ن
جذبات و نظریات کا ماضی سے زیادہ مستقبل کیلئے ہوتا جو اس
وقت جر عہدہ رکھی روح اور آج ایک مشعل کتب خیال اور
ہمت کی تاریخ بنے ہوئے ہیں جن کی رو سے یہ مدرسہ تعلیمی
ہونے کے ساتھ ساتھ گویا اہل اللہ کی سپاہ کا ایک مرکز بھی
تھا۔ چوتھی بات یہ کہ یہاں پر وہ خفا میں ہوں یا کہ آرام
بحیثیت جمعی حکومت وقت کی لگا ہوں سے بالکل اوجھل ہوں
ایسی صورت میں حضرت والا کا بحیثیت بانی یا بحیثیت کسی ذمہ دار
عہدہ دیا کہ اسے سامنے نہ لایا نہ مدرسہ کو خطرات دیا نہ کمال شکر رہا
سکتا تھا اور ابتداء ہی سے حکومت وقت کی لگا ہیں اس پر کڑی

ہوتے تو ظاہر ہے کہ دوسری طرف سے ان بزرگوں کی صفائی اور یقین دہانی کا اثر نہ ہو سکتی تھی۔" (ص 247)

یہ ہے تعلیم الامت حضرت مولانا قاری محمد حبیب مدظلہ کے اس بیان کی اسٹی صورت جسے یہ "تہذیب خیز دستاویز" بنانے کہتے معترض صاحب نے اس میں سنہ صرف دو فقرے کے رد میں کر دیے ہیں جن پر ہم نے چند لکھ چکے ہیں۔

صاحب آدمیوں کی دنیا میں ایسے میں جو حضرت مولانا قاری محمد حبیب صاحب مدظلہ نے بیان کی یہ اصل صورت دیکھنے کے بعد بھی اس بیان کی رو سے دارالعلوم دیوبند اور اس کے اصل ذمہ داروں کو انگریزوں سے نیاز مند اور سازگار نہ سمجھتے تھے کہ مرتب کیے کی ہمت فرمائیں۔ مگر انھوں نے اس کلیف کا اظہار نہیں کیا۔ جناب معترض صاحب نے جنس "روندہ بندہ" غرض و غنا میں خود جاتی کا یہ ریگڑ قائم کر کے لوگوں کو یہ کہنے کا موقع دیا ہے کہ یہ عوام اور جبہ و دستار والے پیشواں امت و مذہب بھی اس قدر زیادہ تک ترقی ہو سکتے ہیں کہ انہیں کچھ نہیں کہہ سکتے اور "بندہ و بناعت" کے بعد کامیاب ہو سکتے۔ یہ نہ تو تھا اور سر پر کٹ ڈالنا ہے جس کا قیہ اہل

ازانہ میں کامیاب ہو سکتے۔ یہ نہ تو تھا اور سر پر کٹ ڈالنا ہے جس کا قیہ اہل سے ایک ہی رہا ہے۔ ایک پوری تاریخ کو جو ہر دور فرما کے جہاد و پیکار، قید و بند، مصائب و آلام اور جدوجہد مسلسل کے واقعات سے لکھی گئی ہے اور ۱۹۴۷ء تک شمس کے ساتھ اس سے باہر بھی خون پیسے کی روشنائی سے لکھی گئی ہے اور ۱۹۴۷ء تک شمس کے ساتھ لوگوں کی نظر اس سے گزری۔ اسی تاریخ کو ایک بریلوی معترض نہیں ہزاروں ہزار معترضین بھی چاہیں اسے چھپا دینے یا سچ کر دینے پر قادر نہیں ہو سکتے، اس سے بھی "منہ منہ" نہیں کیجئے۔

کہ ترجمہ ۱۰۰۰ دیوبند والوں کی کسی کتاب میں بھی اس تاریخ کی عام شہرت کی خلاف کچھ

ہو جاتی ہیں جس سے وہ حریت پر مقاصد برائے کار نہ آسکتے تھے جن کیسے یہ تائیس نسل میں آئی تھی۔ ان حالات میں حضرت ول کا کسی رگی دمد رگی کی صورت میں سامنے نہ آتا اور سب کچھ ہونے کے باوجود کچھ بھی نہ ہونے کو نمایاں رکھنا ایک اچھی تاحیسی سیاسی مصیحت کی صورت ہو جاتی ہے۔"

(سوانح قاضی شہر ص 246)

اس کے لئے بحث سے بچنے پر کلمہ کرتے ہوئے "آخر" لکھتا تھا تو ممبران یہ محققین کی فہرست میں بھی حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا نام نہیں آیا۔ قاری صاحب مدظلہ نے تحریر فرمایا ہے کہ اسی بات سے کسی مہدیہ راندہ مد رگی کی صورت نہیں ظاہر ہوئی۔ مددہ اہل اس فہرست میں ایسے حضرت کی اکثریت تھی۔ جو تارک لہ نہ یا۔ "محبہ نیک" برکت تھے جنہیں سیاست سے تو بچنے خود عام شہری معاملات سے بھی کوئی خاص نگاہ نہ تھا۔ دیا ہے بزرگوں کی تھی جو غور نمٹ کے قلم نامہ اور حاس و شہر تھے جن کے بارے میں غور نمٹ کو شک و شبہ کرنے کی گنجائش ہی نہ تھی۔"

(ص 247-246)

بعد ازاں لکھتے ہیں۔

"اس پر بھی مخالفین دوسرے نے حضرت ہی کے تعلق کو بنیاد قرار دے کر دوسرے کو حکومت و وقت کی نگاہوں میں مشتبہ کر دینے میں کوئی کسر نہیں ٹھہرا سکتی تھی۔ غور نمٹ کو تحقیقات کرانی پڑی۔ اس وقت بھی حضرت آگے بڑھے اور اپنے سرکاری اعتماد کو سامنے رکھ کر دوسرے کی صفائی پیش کی جو کارگر ہوئی ورنہ اگر شخصی طور پر عہدہ راندہ مد رگیوں کے ساتھ حضرت والا آگے ہوئے

اعتراف ۱۲:

ای سوخ قاشی میں جس کے ایک حاشیہ پر ادھر کی گفتگو ہوئی، ایک و قدص صاحب
سوانح (پنج) صاحب حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے
مقدمہ است کے تذکرہ میں اس بات کی مثال کے طور پر درج ہوا ہے کہ اگر آپ اپنے
مرتبہ کو بحد چھپے کا مزج رکھتے تھے، عرض کر باطنی قوت کا استقبال بھی اپنے
پنے اہل خانہ و قارب کی ضرورتوں میں بھی نہیں کرتے تھے مگر کبھی کسی چارہ عرب کا
نام نہ پڑے تو پھر آپ کا حال دوسرا ہوتا تھا اور اس قوت کے استقبال میں کوئی تکلف نہ
فرماتے، وہود قہ ہے کہ

یہ دفعہ پچھلے سال سے نانوتوی صاحب تشریف لے چکے تھے کہ آپ کا خاص جرم راہ
میں آتا ہوتا، جو آپ اہل کے پاس چاہا تھا اس نے ضرورت عرض کی کہ تھ نہ دار
نانوتی۔ ایک عورت سے بھاگنے کا جرم مجھ پر لگا کر چارہ ان کا حکم دیا ہے، میں پائل
بہ دفعہ ہاں خدا سے مجھے پی ہے۔ اس کے بعد وہی کا بیان ہے کہ آپ نے
نانوتی کی رسمہ میں جھٹلے کی۔ مجھ سے فرمایا۔ فشی محمد متین کا بدو، جو آپ کے پاس
کار پر تھے، اس فشی محمد متین صاحب کے آتے ہی عجیب شان جلاؤں سے فرمایا کہ
میں غریب جرم کو تھ نہ دار سے سب قصور پکڑا ہے تم اس سے کہو کہ یہ (جرم) ہمارا
آؤں ہے اس کو چھوڑ دو ورنہ تم بھی نہ بچو گے، اس کے ہاتھ میں تھنڈی ڈلو گے تو
تھہرے ہاتھ میں تھنڈی پڑے گی۔

فشی محمد متین صاحب تھ نہ دار کے پاس پہنچے اور حضرت کار شادان یا جس پر اس
نے ٹھہرا کر کہا۔ اب یہاں سے کہہ دو رانا میں اس کا نام لکھ رہا ہوں۔
یہ بات حضرت تک فشی محمد متین صاحب کو پھر یہ حکم دے روایاں فرمایا۔

”حاکم کہہ دے کہ اس کا نام روٹا چنے سے نکال۔“

اس پر وہ عرب بہت پریشانی میں پڑ کر خود حضرت کی خدمت میں یہ کہنے پہنچے
حاضر ہوا کہ

”حضرت نام نکالنا بڑا جرم ہے مگر نام اس (حجام) کا نکالو تو
میری نوکری جاتی رہے گی۔“

پس نے فرمایا

”اس کا نام (روٹا چنے سے) کاٹ دو تمہاری نوکری نہیں
چائے گی۔“

آگے راوی کا کہنا ہے کہ

اس حکام کو اس نے چھوڑ دیا اور براہِ تھ نہ دار رہا۔

(سوانح قاشی جلد ۱، ص 324، 330)

اس واقعہ کا حوالہ دے کر معترض صاحب فرماتے ہیں کہ
”مولوی قاسم صاحب نانوتوی اگر مگر بڑی حکومت کے باغیوں میں تھے تو پائیس
کا حکم اس قدر مان کے تابع فرمان ہو سکتا تھا؟“

جواب

یوں تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے تابع فرمان تھے اور جو اللہ جل جلالہ تعالیٰ کے تابع
فرمان ہو چاہے میں ان کی نیک شن ہوئی ہے امیں کس اللہ کا مدد (جو مد
تعالیٰ کا ہو چاہے، اللہ تعالیٰ اس کا ہوتا ہے) کیا یہ مشورہ بدست بھی معترض صاحب
نے نہیں پڑھی؟ اور ہیں حاشیہ میں جہاں حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے متعلق
یہ حکایت درج ہے۔ مصنف (مورہ ناگلی علیہ الرحمۃ) نے بخاری شریف کی ایک

سے بھی تھا وہ پابند ہے برہمنوں کو نہ دونوں سے بلکہ حضرت شیخ مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جنس بزرگان و پابند کار و اقتدار حقیق رہا ہے اور اس کے مزار کو بریلی و سہیل گئے ہیں۔ حضرت حاجی امجد اللہ صاحب مہاراجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو باجوہندوں پر راز کے جنوں میں جیسے حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہاتھ صاف کئے گئے ویسے ہی حضرت شیخ مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جی اس جنوں میں رہا ہے نہیں بچا ہے ان سے متعلق سوانح کا مکتبہ مولانا سیدتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

عبدہ ایک روایت ہے صدریہ جنگ کے حوالے سے بدترانی ہے کہ "۱۸۵۷ء میں گجرات کے مقابلے میں جو لوگ لڑ رہے تھے ان میں حضرت شاہ فضل الرحمن شیخ مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے، اچانک ایک دن مولانا کو دیکھا گیا کہ بھاگے جا رہے ہیں اور کسی چوہدری کا نام لے کر چوہدریوں کی فوج کی امری کر رہے تھے، کہتے پاتے تھے کہ لڑنے سے کیا فائدہ؟ خضر کو تو میں انگریزوں کی صف میں پار ہوں۔"

اور یہ روایت اسی سلسلے میں نئی راوی نے مولانا گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیان فرمائی کہ شہرہ جید جب شیخ مراد آبادی کی ویران مسجد میں حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب چاکر مقیم ہوئے تو ان کا قیام رہائے جس کے سارے کمرے گریز کی فوج گز رہی ہے، مولانا مسجد سے اکیلے رستے تھے اچانک مسجد کی میزبوں سے تر کر دیکھا گیا، انگریزوں کی فوج کے ایک سائیکس نے ہتھیار کے چرم بندوقاں گئے۔ اس کے ساتھ ہی (نواب صدریہ جنگ) کا بیان ہے کہ "اب یاد نہیں، پوچھنے پر زعفرانہ نے گئے کہ سائیکس جس سے میں نے گفتگو کی تھی یہ خضر تھے۔ میں نے پوچھا یہ کیا حال

ہے؟ تو جواب میں کہا کہ تم بھی ہوا ہے۔"

اس کے بعد مولانا گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے۔

"یہ روایت نواب صاحب سے سنی ہوئی ہے، باقی خود خضر کا مطلب کیا ہے۔؟ حضرت "حق" کی مثالی شکل تھی جو اس نام سے ظاہر ہوئی ہے، تفصیل کیلئے حضرت شاہ دن امجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ کی کتابیں پڑھیے گا جو کچھ لکھا یا چاہا تھا (حقیقی انگریزوں کا نصاب) "اسی کے باقی پابند کا یہ مکالمہ تھا۔"

(حاشیہ سوانح قلم ج ۲ ص ۱۰۳)

اس پر اعتراض سیدی صاحب و معتز صاحب فرماتے ہیں کہ جس کا ذکر میں نے کیا ہے۔ پھر "ان باغیوں کیلئے کیا حکم ہے جو حضرت خضر سے لڑنے گئے تھے؟ ان کا حکم۔۔۔۔۔؟ ان کا حکم وہی ہے جو حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام و اس کے پیچھے جناب ارشد فرما میں گئے جو حضرت خضر علیہ السلام سے (وجود) اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر ان کا حکم لینی دیکھتے ان کے پاس گئے تھے) ان کے برعکس پر پڑ جاتے تھے اور باآخرین سے جدائی پر مجبور ہو گئے! پتہ نہیں قرآن میں بیان کیا گیا یہ قصہ۔ آپ کو معلوم بھی ہے یا نہیں؟

یہ جواب تو ہوا مگر صاحب کے سوال کی معنویت و نامعنویت کو ناچہ خیر نہیں اس نظر سے جانچنے کے بعد خود آپ سے پہلا اس میں یہ ہے کہ کیا اس روایت میں حضرت شاہ فضل الرحمن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ کسی اور کیلئے بھی لکھا ہے کہ اسے خضر نظر آئے۔۔۔؟ حضرت شاہ صاحب کو نظر آئے تھے وہ میدان سے ہٹ گئے۔ دوسروں کو نظر آئے کہ جب کوئی ذکر عرض تو اس اعتراض کا کیا تک کہ وہ حضرت خضر سے پڑ رہے تھے۔ اس ضمن ایک پہلو یہ بھی محسوس ہوتی ہے کہ سوانح کا قیام

میں اس روایت سے ذکر کرتے معترض نے حقیقی نبی کبھی یہ شاہ فضل الرحمن صاحب
مکی جیہ اسرار حضرت مولانا محمد قاسم صاحب بانوٹی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ سے
دو شہادتیں دوائے طاعت میں گمراہوں سے لڑ رہے تھے۔ چنانچہ سوال کرنا یہ ہے
کہ جب ان کے ایک ساتھی بزرگ نے یہ طعن نہیں دے دی تھی پھر یہ وہ
انگریزوں سے لڑ رہے؟ جب چارے معترض صاحب کو یہ سب کچھ شاہ فضل الرحمن
صاحب دودھ میں تھے اور اودھ دوائے سے کافی دور ہے۔

خیر یہ دلچسپ بات تو بنی جگہ اور دوسرا سوال کرنے دیجئے کہ حضرت یہ آپ
میں پڑھا ہے۔ اس کی دشمن فوج نے متعلق کی بزرگ کا یہ رکھنا معصوم ہو جائے۔
حضرت فاضل نے اس کی دوسری شکل مشیت خداوندی اس دشمن فوج کے ساتھ ہے
مقتدرہ میں نہ نہ وہ مسلمانوں کو اختیار نہیں کرتے اور میدان سے ہٹ جاتا پاپا
اور وہ وہ بھی نہ ماری اور مجاہد کے گمراہوں سے؟

آپ نے کہیں کچھ پڑھا بھی ہے یا یوں ہی نام "محمد فاضل" ہو گیا؟ نہ نہ
صاحب اس کی بھی بزرگ کا مکاشفہ کی دوسرے پر حجت نہیں، یہ صرف بیخبروں کا مرتبہ
ہے کہ ان کا مکاشفہ بھی دیکھی کہ ہر تہمت اور حجت!

اور چھنے سب باتیں آپ کی ٹھیک خدا آپ کے چون اعتراض کو عمر دراز دے
اس سے صد تیس ایک جگہ تو آپ نے ان کیا کہ یہ دیوبند کے بزرگ انگریزوں
سے لڑے تھے۔ حق کی طرح سرچڑھ کر رہا کرتا ہے وہاں سے اب اپنی زبان سے
مطابق خود آپ کے اپنے "سرچڑھ کر آواز دینے والے" اس سوال کا جواب ارشاد
فرمادے کہ آپ جو ان بزرگوں کی انگریزوں سے جنگ و جہاد کو اب تک "افسانہ"
نہم لے آ رہے ہیں وہ سب آپ کا گھوٹا اور جعل تھا یا نہیں؟

اس کے بعد ایک بات جو اوپر شروع میں لکھی تھی سے عوام کیسے راہگوں کو کہہ دینا چاہتے

مسلمانوں کا غلبہ ہوا ان کے دشمنوں کا غلبہ سب ضد ہی کے ورس کے اذن و مشیت
سے ہوتا ہے۔ مگر یہ وہ صاحب نے ۱۸۵۷ء میں بدشاہان احوں کے تحت ہو اور اسی مشیت
اور کوئی تا یہ نصرت کو صاحب کشف بزرگ صورت خضر وغیرہ میں دیکھا کرتے ہیں۔
اس کے بغیر کہہ دیتے کہ ان کو "شمن" مدد میں بارگاہ میں نہ زمندی "رکھے جیسا کہ
معترض صاحب نے کیا ہے تو یہ جہت ہے یا خدا سے آپ خوف ہو کر بدفرجی۔

اعتراض ۱۴:

سیرت احمد شہید ۱۹۰۷ء میں ہے کہ انگریز گھوڑے پر سوار چند پائیوں میں
بھاگتا ہوا آیا۔

جو اب بریلی میں امر پوری عمارت ہی نقل کر دیتے تو کسی بھی صاحب فہم کو وہی
ملاحظہ ہوتا پوری عبارت یہ ہے

یہ انگریز گھوڑے پر سوار چند پائیوں میں بھاگتا ہوا مار کھٹے کشتی کے قریب آیا اور پوچھا کہ
پادری صاحب کہاں ہیں؟ حضرت نے کشتی پر سے جواب دیا کہ میں یہاں ہوں انگریز
گھوڑے سے اترا، روٹی ہاتھ میں تھیر کشتی پر پہنچا اور مڑن پائی کے بعد کہا کہ میں روز
سے میں نے اپنے ملازم یہاں کھڑے کر دیئے تھے کہ آپ کی مدد کی ضرورت کریں۔
میں نے اطلاع کی کہ غصہ یہ ہے کہ حضرت آج کا قافلے کے ساتھ تہہ رے مہمان نے
قریب پہنچیں یہ اطلاع پر مغرور آپ تک کھانے کی تیاری میں مشغول رہا تیار
کرانے کے بعد آیا ہوں سید صاحب نے ختم دیا کہ کھانا اپنے بڑوں میں منتقل کر دیا
جانے کھانا صرف قافلہ میں تقسیم کر دیا اور انگریز وہاں گھٹنے نہ رکھ چلا گیا۔ تحقیق سے
معلوم ہوا کہ یہ انگریز بیٹنی کے مزار میں سے نہیں تھا بلکہ نیل کا ٹیپا جرتھا۔ (محرر
الہدیٰ ص 66-67 سیرت احمد شہید حصہ اول ص 237 شیخ جہاد، خوبصورت، چاندی، نول مور)

یہ واقعہ اس دور کا ہے جب کہ حضرت سید صاحب دران کے چچا جس قصبہ احمد سے آمدیادی طرف روانہ ہوئے اور سکھوں کے مقابلے کیلئے سرحد پنجاب جاتے تھے ابھی تک سکھوں سے جہاد شروع نہیں ہوا تھا اور حضرت سید صاحب کی جماعت ایک اصداغی اور تنہائی جماعت تھی جو وہ دست کی نشر، اشاعت اور شرک، بدعت اور بدنامی بخشنے میں مصروف تھی اس فکر پر نے عام و مسلمہ ہونے کی وجہ سے حضرت سید صاحب کو اپنی سجدوں میں پادری سے تغیر کیا، لکھا تاہم کئی کے کسی انگریز مارنے یا نہیں مایا تھا بلکہ وہ اس کا یہ تاثر تھا کہ یہ ثابت کرنا کہ اس جماعت کا غریبوں کے خیر میں حصہ ہے وہاں تھا یا جماعت انگریز کچھ نہ خلاف تھی لفظ غلط ہے۔

حضرت سید صاحب اور آپ سے چند صحابہ کو مکتبہ خیر سے غزوہ سے متصل بعد یہ یہودی عورت کی دعوت قبول کی تھی جس میں اس نے ہر ذرا تھا جس کا آپ کی طرف بھی اشارہ (بخاری ج ۱ ص 356، ج 2 ص 610)

اور حضرت عثمان براہ من معروان زہری کی وجہ سے جائز نہ ہو سکے۔

(ابوداؤد ج 2 ص 264)

یہ کوئی مسلمان یہ جرات کر سکتا ہے کہ معاذ اللہ میں کہے کہ آپ کی بیویوں سے ساتھ گھر جوڑتے تھے ان کی دعوت قبول کی تھی۔ ۲۔ بخاری ج ۱ ص ۳۵۶ میں مستقل باب قبول لہ یہ یمن امشر کین، یعنی مشرکین کا یہ قبول کرنا اور پھر مرفوف حدیث اس کے ثبوت میں پیش کی ہیں۔ ۳۔ کیا اس کا یہ مطلب ہوگا کہ معاذ اللہ آپ کی بیویوں نے یہ قبول کرنے کی وجہ سے مشرکوں سے ساز باز نہ کی۔ ۴۔

ستار سحر کے ہیں اب رات کا جادو ٹوٹ چکا

قلمت کے بھیانک باتوں سے تو میر کا دامن چھوٹ چکا

لحمہ للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لہدی لولا ان ہدانا اللہ

32۔ اہلسنت کے تراجم قرآن پر اعتراضات کے

الزامی جوابات

اعتراض نمبر 1

سنی تراجم میں مکر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے

الجواب: بریلوی حضرات پہلے اپنے گھر کو دیکھیں۔۔۔۔۔

(1) اعلیٰ حضرت بریلوی نے اللہ تعالیٰ کیسے مکر کی نسبت کی ہے۔

مکر وامکر ہم و عند اللہ مکر ہم و العجز امحب رسول
کوہ اقلن تھا انکا کھر کھر کر حق تھا بڑا محب رسول (حدائق بخشش ج 3 ص 41)

خاص صاحب نے اردو زبان میں مکر کی نسبت حق تعالیٰ کی طرف کی ہے۔

(2) مولوی فیض احمد ایک بریلوی تھتا ہے۔ علی حضرت نے اللہ تعالیٰ کیسے مکر کا معنی فرمایا
ترجیمے سے۔ (سینا علی حضرت ص 28)

اور یہ سن کر حق تعالیٰ کیسے نہ ہے۔

(3) مفتی احمد یار خاں بریلوی صاحب لکھتے ہیں۔ رب تعالیٰ نے مکر سے خوف نہ ہوا
(تقریب معنی ج 3 ص 263)

(4) مولوی غلام رسول سعیدی بریلوی صاحب لکھتے ہیں اللہ کے کمرے مراد۔

(تقریب قرآن ج 2 ص 180)

(5) سید حفیظہ ام کا کہ شاہ بریلوی نے جنس میں جنس ہے کہ لفظ لہذا کا معنی بندہ
تکمل یعنی لہذا نہ ہوں ساز و سامان پر خوب قدرت ہے کہ ہیں۔

(اردو تراجم کا قادیانی جائزہ کٹر الامان ص 1100۔ فی اعتراضات)

(6) مولیٰ عبدالحکیم صاحب کہہ عبدالحکیم شرفی کی طرف سے کہہ رہا ہر اہلسنت میں

- (5) بوقت قاری تھے ہیں جس طرح وہ تفسیروں سے کہتے ہیں اللہ حق ہے ان سے تسخیر کیا۔ (تفسیر احسانات۔ ج 1۔ ص 149، 150) وہ مری جہنم تھے ہیں۔
حقانی کا ٹھکانہ کرنا یہ ہے کہ۔
(6) وہی عبد مقتدر دینی غیر جان میں تھے خدا ہوں سے ہی نریا۔
(غیر سہاں)

بریلوی حضرات کی طرف سے فتاویٰ حیات

- (1) وہی صاحب لکھتے ہیں ایسے تراجم اہمیت کی کٹی اور واضح گستاخی ہیں۔
(سیدنا علی حضرت مختصا ص 17)
(2) قاری رضا امجدی لکھتے ہیں (یہ ترجمے کرنا بوائے) مترجمین نے فاضل محقق کے اس بچے میں کھڑا کیا ہے۔
(خطہ قاریوں ج 1 ص 14)
(3) مولوی یو اے صادق صاحب نے اس قسم کے خط و کتابتوں کا مذاق اڑایا۔
(برص ص 308)
(4) مدنی میں لکھتے ہیں ان مترجمین کو تادیبانی حاصل ہوئی اور ان کے قلوب میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و احسان کا تصور ہوتا تو وہ اس بیجا وقار سے نفی میں آجائی۔
(نور ص 36)
(5) بقیہ محمد فضل قاری صاحب لکھتے ہیں یہ خطہ عقیدہ و حید کے اسرے عقیدہ و تہذیب و تمدن قوی کے خلاف ہیں۔
(مدنی ص 14)

(ماہنامہ دارالعلوم دہلی 2010ء ص 14)
ن بریلوی فتاویٰ حیات کی روشنی میں مفتی محمد یار علی صاحب عیدنی جو بہترین تفسیر و مفسر تھے حسین علی ڈاکٹر فراروسی، ابوالحسنات قاری اللہ کے گستاخ، اللہ تعالیٰ کے رعبے میں کھڑے کرنے سے ہار گئی تھی۔
ن کے دل اللہ کی عظمت و بے غصہ سے صاف و عقیدہ و تہذیب و تمدن قوی کے خلاف

میں بریلوی حضرات ان سب حضرات کو کافر و بدین و بد و کھنکس ہے

اعتراض نمبر 3

سنی تراجم میں اللہ تعالیٰ کی طرف بھولنے کی نسبت ہے

الجواب:

- (1) علامہ مولانا عبدالحق عیدنی نے ترجمہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھول گیا۔
(تبیان القرآن ج 5 ص 185)
(2) علامہ مشرف علی صاحبہ ان لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بھول گیا۔
(ص القرآن ج 1 ص 36)
(3) علامہ عبدالحق صاحب لکھتے ہیں کہ ہم نہیں فراموش کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بھول دیا۔
(ترجمہ بیان ص 202)
(4) مفتی محمد عبدالحق صاحب لکھتے ہیں۔
(مطہ قرآن ج 1 ص 563)
(5) ابوالحسنات قاری ترجمہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ بھول گیا۔
(تفسیر احسانات ج 1 ص 67)
(6) حافظہ میرا احمد صاحب کے ترجمہ میں ہے اللہ تعالیٰ بھول گیا۔
(سہل ترجمہ قرآن ص 440)

اسی فقرہ میں بریلوی اکابر نے کہا ہے۔

رضاخانی فتاویٰ حیات

- (1) قاری رضا امجدی صاحب لکھتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ نے بھول دیا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے کمال و عظمت و بے غصہ سے صاف و عقیدہ و تہذیب و تمدن قوی کے خلاف

بولی ہے، در اللہ تعالیٰ ہمیشہ لہر العقب والاشعاد سے۔ عزت میں کرام نے اس آیت کا لفظی
جہ کیا ہے جو کا قاطعہ پر پڑھنے والے پر ظاہر ہے۔

(حافظ محمد رفیع خٹک، شائع۔ ص 15)

(2) سب شیعہ علماء صاحب نکتے ہیں جس سے تمنا ہو سکتی ہے کہ معاہدہ مذراہ میں
نہیں لائق ہو سکتا ہے۔ (انوار صفحہ 88)

(3) پیر محمد افضل قادری صاحب لکھتے ہیں: "کائناتیں باسعادت نے عالم الغیب و شہادۃ اللہ
تعالیٰ کیلئے بھروسے بھونکنے کے لفظ استعمال کئے ہیں۔"

(ماہنامہ آوازِ احسان، جنوری 2010ء۔ ص 13)

تے تھے ہیں

مذہب میں۔ اس مقدمہ میں مدعی نے تیس برس عقیدہ و حدیث کا دعویٰ کیا ہے۔

ان تمام دعویٰ کی روشنی میں پیر محمد رفیع صاحب کا لفظی معنی مفہوم اللہ متفق علیہ
قادری بدیع الہی، نظام رسولی سعیدی، مفتی محمد حسین عیسیٰ، ڈاکٹر فاروقی، وغیرہ
حضرات نقشبندی کے ہم عصر ہیں۔ حق تعالیٰ سے اتنا یقین ہوتا ہے کہ خدا کو سب لائق
ہو جاتا ہے عقیدہ و حدیث کا مخالف نہیں۔ وراعت سے کٹ جاتے ہیں۔ بریلوی حضرات
کو حدیث کے ساتھ پڑھتی جاری رہنا چاہیے۔

اعتراف نمبر 4

سنی تراجم میں تاکہ ہم "جان لیں" یا "معلوم کریں" وغیرہ الفاظ کی نسبت
اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہے

الجواب:

(1) مفتی احمد ربیع صاحب لکھتے ہیں: "کہ ہم میں شیعہ میں حق 2۔ 2۔ 2۔ 143،

(2) میں سنی صاحب نکتے میں تاکہ یہ نکتہ میں جانا، حدیث میں جو صحابہ ان میں۔

(تفسیر ربیع، ج 4۔ ص 209۔ القرآن۔ آیت نمبر 142)

(3) یہ ایمان کے حاشیہ میں لکھتے ہیں: "اللہ (عز و جل) تاکہ اللہ جان لے یا فرمایا گیا
لما جہم اللہ الذین جاہدوا اللہ و اللہ انما کان اللہ نے جہدوں کو نہ جانا۔

(انوار صفحہ 323 ج 1)

(4) پیر محمد رفیع صاحب لکھتے ہیں: "حالانکہ انہی دیکھا نہیں اللہ نے ان لوگوں کو جھوٹے
جہاد میں لایا۔ قرآن 2۔ 142 (وادی جہاد) صاحب آسمان سے
جہاد میں لایا۔ انہی ایک بات سے بچتے تھے دوسری بات کہ اللہ نے دیکھا
نہیں رویت کی گئی کر دی۔"

(5) "بولی محمد رفیع صاحب نکتے میں تاکہ عقیدہ میں اللہ تعالیٰ کہ کو؟ رہا ہے اس
سے سب لکھتے۔ (مشافہ حقیقت، ص 292۔ انقیاس میں پھر)۔

دوسری بات: مفتی محمد حسین عیسیٰ، ڈاکٹر فاروقی، وغیرہ نقشبندی سے جھوٹے بات
میں عقیدہ کا مدعا تاہم معلوم ہیں۔ (آسمان جہاد، ص 53)

(6) عیدنی صاحب لکھتے ہیں: "اس میں مدعی نے شیعہ عقیدہ کیا اور حدیث رکھ لی
سندہ جان لیا کہ شیعہ اوقات میں اس طرح واقع ہو گئی۔"

(شرح مسلم، ج 1۔ ص 285)

یہاں سے یہ مفہوم نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا تو پھر جان یا اس سے پہلے

اسے پڑھتے تھے۔ (7) اہل سنت لکھتے ہیں: "اور اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اسلوب ہے: لکھتے اس کی اور اس کے
سبوں میں تاکہ جان لیں۔ (یہ 25) یہاں بھی حدیث کی سے

رضا خانی فتاویٰ جات

(1) ان میں صاحب ایہا رحمہ نے اس کے متعلق لکھتے ہیں: "اس کے حلیہ معتدلی

بہائی نشانی ہے۔

(سیدنا علی حضرت ص 119)

(2) قادری رضا، مصطفیٰ صاحب لکھتے ہیں انھیں ترجمہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مولانا جعفر صاحب کا علم احادیث سے بھی نہیں ہوتا اس قسم کا ترجمہ کر کے خود بھی گمراہ ہو سکتے ہیں۔ مولانا جعفر صاحب کا راستہ کھول دیا اور یہودیوں کیسے نہیں اور ہندوؤں سے ہاتھوں میں سلام کے خلاف اسلوا دیدیا۔ (نقطہ ترجمہ مختصر شاہدہ ص 5)

(3) بیگم قادری صاحبہ ایک جگہ لکھتے ہیں ترجمہ لکھتے وقت کسی قدر غور نہ کرتے یہ مترجمین کہ تمہارے من بعد حق رحمت ہی نہیں کی اور اس سادگی سے کلم چلا دیا ہے جس سے حیرت سے مستعدین مریدین امت میں موجزن اور گمراہیوں کے اس مطمئن و خوش ہیں تو یہ وحش خدا اور ساری شرفیت کہتے ہیں۔

(4) مدنی صاحب اس ترجمے پر برستے ہوئے فرماتے ہیں بصیرت ایمانی سے بخروئی سے باعث اتنا نہ سوچ سکے کہ معلوم ہو جائے گا خود اس کیلئے استعمال کیا جائے گا جسکو پیسے سے معلوم نہ ہو۔ (انوار رضا ص 37)

سے لکھتے ہیں

تاہم بانی سے بخروئی کے باعث یہاں مترجمین کئی بری طرح ٹیکے لکھ رہے ہیں۔ مسلمانوں کے ایمان کو گھبراتا دینے والے ترجموں کو لکھ کر ایسے ترجمے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی جو ایمان کو روک دیتی ہو۔

(5) طلب شیر محمد اعوان صاحب لکھتے ہیں ترجمہ سے یوں ظاہر ہوتا ہے جیسے حد کو پیچھے کسی بات کا قائل تھا۔ اور یہ چیز خدا کے علم الغیب ہونے کے سرسرمائی ہے۔

(انوار رضا ص 87)

(6) محمد انصاف قادری صاحب لکھتے ہیں۔ ان ترجمہ میں اللہ تعالیٰ کیلئے معلوم کر سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ معلوم کرتا ہے اور معلوم وہ کرتا ہے جسے پہلے معلوم نہ ہو۔ (آزاد جلیسہ جنوری 2010 ص 19)

۱۰۔ اس میں جگہ لکھتے ہیں علم کا معنی معلوم کرنا کہ اللہ تعالیٰ سے علم کی روشنی کی ہے

(7) مولوی یو اود صاحب لکھتے ہیں مذکورہ ترجمہ میں یہ تاثر دینا کہ اللہ تعالیٰ یہاں جاتا ہے اور جہاں جاتا ہے وہ اتنے کے وقوع سے پہلے نہ کہ معلوم ہے نہ وہ جاتا ہے نہ لکھتا ہے۔ (برائیں صادق ص 309)

۱۱۔ قادری صاحبان راشدی میں سعیدی مفتی محمد حسین میمن، سرفراز مفتی احمد یار نعیمی، مفتی مسعود مولوی محمد عمر چیمرونی وغیرہم

مفتی مولانا سید محمد یونس اور اسرار محمد عمن لوگوں کے ہاتھوں میں اسلوا دینے والے ہیں۔ یہ سب سے مریدین اور قیامت خدا اور اس کے رسول کی گرفت کیلئے تیار ہو چکے ہیں۔ یہ ادب اور شہادت کو بصیرت کی تحقیق کرنے والے بصیرت پروردگار سے بخروئی تاہم ریائی سے بخروئی مسلمانوں کے ایمان کو تباہ کرنے والے علم برائی سے منکر ہیں۔ اسلوا رضوی وہ ہو گا جو ان سب پر یہ سب لٹا دی جات لگا دے۔ بلکہ مولوی محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی صاحب لکھتے ہیں جہاد کرنے والوں کو بھی خدا نے بھی تک نہیں جانا اور شہادت قدم نہ دینے والوں کو بھی نہیں جانا تو وہ خدا علم سے جاصل ہوا یا نہیں اپنے نظریات کو ترجمہ کر کے پڑھنے میں چھپتے ہوئے۔ (مجموع شہادہ ص 109)

۱۲۔ تمام کارکنان فرقہ یا نیکو تہذیب کے کسی قوانین روشنی میں خصوصاً نہ خدا کو جاصل نہ دینا۔

اعتراض نمبر 5

سنی تراجم میں اللہ کیلئے ”قسم کھاتا ہوں“ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں

الحجاب: بریوی حضرت سے خود بھی یہی ترجمہ کیا ہے

(1) علامہ رسول سعیدی نے قسم کھاتا ہوں ترجمہ کیا ہے۔

(تین فقرے ص 12)

(2) سنی قدامت دین مانتی ترجمہ کرتے ہیں اس شعر کی قسم کھاتا ہوں

(۱۷ اشریت۔ 2۔ ص 63)

(3) اعلیٰ ملان نے ترجمہ کیا ہے میں اس شعر کی قسم کھاتا ہوں (سرور شمس۔ ص 197)

(4) حافظہ راجہ صاحب کے ترجمہ میں ہے نکس قسم کھاتا ہوں۔

(سب ترجمہ قرآن۔ ص 1264)

(5) مولوی عبد ستار یار کی صاحب سے ترجمہ کیا ہے میں قسم کھاتا ہوں۔

(جذیبہ نسلی سہیلہ و سلم۔ ص 13)

(6) محمدیہ فریدی کہتا ہے رب قسم کھادے گئے۔ (۱۰۔ نمبر 1۔ ص 248)

رضاخانی قتلوی جات

قاضی رضا اعظمی صاحب لکھتے ہیں القاتل کی کھانے پینے سے بے یار میں مترجمین راہ نے اپنے محاورے کا مذکور کیوں پایہ کیا۔ یا اس لیے کہاں سے نیا نہ پانچویں کھانا تو ہم سے کہتے ہیں کھا ہے اس کی کیا سیہ نیا زنی کہ کچھ میں کھایا۔

اعتراف نمبر 6

دیوبند والوں نے انبیاء کی طرف گناہ کی نسبت کی ہے الجواب۔

محمد رضا خان ترجمہ کرتا ہے

”تا کہ میرے سب سے گناہ غیبتے تمہارے گلوں اور بچوں کے“

(1) بریلوی صاحب نے یہ تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ”اور میں یہ نہ سمجھتا ہوں“

یونہی یہ ترجمہ کرتے۔ ”حقارت قرآن و حدیث سے تعریف۔“

علامہ کی تصدیقات کے خلاف ہے۔ (شرح مسلم۔ ج 7۔ ص 324، 325)

قارئین یہ ملاحظہ فرمائیں کہ شیخ الحدیث کے اور نام ہے شیخ الحدیث علامہ

نادر حسن سعیدی۔ بریلوی۔

(2) سید محمد بنی اشرف کچھوچھووی وقطر از ہیں۔

اعلیٰ حضرت کا ترجمہ کہ میں ظلم و ظلمت سے بہت کر رہا ہوں۔ میں نے ان سے بھی خلاف ہے

(شرح مسلم۔ ج 7۔ ص 346)

(3) صاحبزادہ واکٹر ابوالخیر زبیر حیدر پوری نے مکمل کتاب بدر منقذ، اب تحریر کی ہے۔ جس کا مضمون اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کی تردید کرنا تھا۔

کیا انبیاء کرم علیہم الصلوٰۃ والسلام سے گناہ کبیرہ صادر ہو سکتے ہیں۔ بریلوی عہادہ کی تحریرات پڑھیے۔

(1) عن رمان مولوی احمد سعید کاظمی سید محمد الصادق دہلوی نے کہ صحیح دیا ہے و غیرہ کا صادر ہونا ممکن نہیں بلکہ جس سے سبوا خطائے طور کوئی کاماں سے ہو جائے۔

(الشیوخ مع الہدایت۔ پارہ ۱۔ ص 138)

(2) عہد امامت مفتی امجدی فیضی قرنی دہشتا ہے۔ عہادہ کرم علیہم الصلوٰۃ و سلام سے قطع نہ کیا۔ عہادہ یہ صادر ہو سکتے ہیں۔

رضاخانیوں کے پیشوا احمد رضا کی تحقیق یہ کہ گناہ کبیرہ کی تعداد کے بارے میں گناہ کبیرہ ہست ۳ ہیں۔ (ملفوظات۔ حصہ ۱۔ ص 106)

اوپر کے حوالہ جات محض عہد گناہ کبیرہ کے تھے۔ اب آیا صادر ہوئے ہیں؟ نہیں۔ نہیں بریلوی صاحب نے کہا۔

مولوی کاظمی۔ بنی تحریر یہ تحریر کرتا ہے دہشتا ہے۔ بنی نے جو یہ کہ جس کی معافی مل گئی اور مستقل میں گناہ کرے گا جس کی بھی معافی مل گئی ہے۔

راحمہ سعیدی کی معافی میں (21)

یا انبیاء گناہ کرتے ہیں عہد پانچ اور مسک بریلوی کی معترف و مستند شخصیات

جسوں نے گناہ کی نسبت حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ کی طرف کی ہے۔

(1) پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی واسطغفر للہک اہی الذنب و جودک

(سہرا سہرا ص 74)

(2) امیر خاں نیازی اے نبی اپنے گناہ کی معافی مانگتے رہا کریں۔

(سہرا سہرا ص 75)

(3) شیخ عبدالغنی محدث دہلوی آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف

(اشعوان الصلوٰۃ ج 1 ص 454)

(4) شہداء و محدث دہلوی کی سب سے بڑی گناہ تو یہ ہے کہ

انہوں نے قرآن مجید کو فارسی میں تراجم کیا ہے۔

(5) وہ مصلیٰ حضرت قسطلی جان ناکہ معاف رہے یہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ

(کامرا ص 62)

(6) مفتی محمد رفیع حکیم رحمت بریلوی مملکت فتح علیہ کے مولیٰ پر یہ مصلیٰ مدعیہ

اسلم کو معاف نہ کر کے بشارت دی گئی۔ (حاجتی)

(7) شیخ الحدیث شرف بریلوی

(8) محبوب اند معاف کرے وہ تو ہم مور جہیں تم میری قرب اور مصیبت محو بیت کے

انتظار سے مرنے لگتے وہ دوسرے صدمہ سے اب بھی سرزد نہیں ہوئے۔

(دش خیر ص 255)

(۲) جیسے بھی تمہارے وہ ہیں ساقیہ باندہ۔

(8) پیر کریم شاہ دہلوی رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تین ہزار

(تقریب فیہ فقرہ ج 1 ص 50)

(9) خود بھی حضرت کا تائیدی ترجمہ کیونکہ فضل دعا اعلیٰ حضرت کے والد کی کتاب

سے اس کی شرح خود اعلیٰ حضرت نے اپنی قلم سے کی۔ یہ اس عہد قادری و اس کی پوری

نیم کے قلم کی اور شاہ کی۔

(حوالہ ملاحظہ ہو۔ مغفرت مانگ اپنے گناہوں کی۔ یہ فضل کی دعا۔ ص 86)

(10) سہرا سہرا اوہ اکبر محمد زید حیدر پانی نے مغفرت اس کے موضوع پر مکمل کتاب تحریر کی

میں سے انہی تین حوالہ بریلوی حضرات کی دی گئی تھیں

قائیں کی جہرا نیل گناہ کر سکتا ہے۔ جن کے قلم سے جبریل محفوظ نہ رہا ہو تو انبیاء اولیاء کیسے

محفوظ رہ سکتے ہیں۔

حوالہ ملاحظہ ہو۔

جبریل علی الصلوٰۃ والسلام دعا مانگتے ہوئے۔ "اے اللہ میرے گناہ معاف کر دے۔ یہ پس

چاہے کہ حضور علیہ السلام مانگے۔ میں نے آپ کو ساری بات بتائی تو آپ نے فرمایا کہ یہ

بذریعہ علیہ السلام تھے۔

(غوث اعظم اور اعلیٰ حضرت کے نئے ور پرانے خاتون۔ ص 100)

بریلوی مصنفین اور علماء کے نزدیک خطا کا معنی گناہ ہی ہے۔ مغفرت میں خطا کا

معنی گناہ ہی ہے۔ (پیر کریم شاہ کی کرم فرمایاں۔ ص 10)

اب وہ شخصیات ملاحظہ ہوں جنہوں نے خطا کی نسبت انبیاء علیہم السلام کی طرف کی ہے۔

(1) مدعی حضرت قسطلی جان ناکہ علیہ السلام کو سبب ایک خطا کے بہشت سے باہر

(انور جماعت مصطفیٰ ص 108)

(2) خود اعلیٰ حضرت محدث خاں کا حوالہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی

کہ وہ جس کی جگہ سے لگی ہے کہ میری خطا میں قیامت کے دن بخشے گا۔

(کمزور بیان۔ ص 19۔ اسرار۔ ص 82)

مزید بر سر صاحب اوہ اکبر محمد زید حیدر پانی بریلوی نے انبیاء کرام کو گناہ گار ثابت کر کے

کے بیان ان حضرات کو بھی پناہ دیا کہ ان کیسے کیا ہے۔

(۱) مدعی اسی (۲) مدعی سقندری (۳) مدعی سقندری (۴) مدعی فضل حق خیر آبادی

(۵) شہدوں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۶) شہدہ نقادہ (۷) شہدہ رفیعہ (۸) مفتی محمد سلیم
تقد (۹) عدرا ابن تہ (مغترت ذب)؛ محمد رفیع حیدر آبادی بریلوی (۱۰) مفتی محمد سلیم

بریلوی نہ سب شیخ حدیث عدم ۲۷ سعیدی بریلوی اس حضرت کی نسبت
میں وہ گارانتیت کرنے کے لیے یزیدی پنی کارو گادی کے گویا یہ اکابر مجھ میں ہیں
اس مقام میں عدم عدم ۲۷ سعیدی بریلوی کے ساتھ ہیں۔

(۱) بریلوی (۲) ۱۸۴۳ء (۳) ۱۸۴۳ء (۴) ۱۸۴۳ء (۵) ۱۸۴۳ء (۶) ۱۸۴۳ء
نے حضرات صحابہ کرام کو بھی چاہا تھا کہ یہ ہے۔

(شرح مسلم - غلام رسول سعیدی بریلوی)

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ (۲) عمر بن عبد (۳) ابن ابی کثیر (۴) حضرت عائشہ
حتیٰ کلام عدم رسول سعیدی نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان قدس اور حضرت میں
عائشہ الصلوٰۃ واسلام کی زبان سے بھی خر کر دیا ہے۔

غفر لی ما تقدم من ذلک

(شرح مسلم - غلام رسول سعیدی بریلوی)

اعتراف نمبر 7

«وحدثك صلا فهدى» کے ترجمہ پر اعتراض

الجواب:

(۱) اسی حضرت کے مدققی جان صاحب لکھتے ہیں چنانچہ ہر چہ رہتا ہے

(کلام الاصح - ص 67)

(۲) مفتی محمد یحییٰ صاحب لکھتے ہیں شب معراج میں چوتھا حاصل صفات سے ناواقف

یاد تو کیا کہ صفات سے جہرا کیا۔ (شان صوبہ اہمات - ص 218)

(۳) سعیدی صاحب لکھتے ہیں کہ یہ ایک نئی بات ہے مرتبہ اولہ و حضرت سے مل

پیدا کیا۔ آپ کو آپ کے عظیم مقام سے کیا

(۴) مولوی اختر صاحب قادری لکھتے ہیں "چلو کون سے بے خبر یا تو نبوت کی طرف راہ

دی۔ (۱۰ درصہ - ص 141)

(۵) "میں نے سنا ہے کہ آپ اپنی شریعت سے بے خبر تھے تو اللہ نے آپ کو آپ کی

شریعت بتائی۔

(۶) علی حضرت سے مولیٰ عیسیٰ موسیٰ عیسیٰ یہ تمام یہ ہے مجھے راہ کی جرت تھی۔

(شعر - نمبر 20 کترامیہاں)

(۷) اس آیت کا ترجمہ سعیدی نے کیا ہے میں بے خبروں میں سے تھا۔

(تمیاز - ج 1 - ص 216)

(۸) ۱۸۴۳ء بریلوی اکابر کے حضور ترجمہ میں ضلال کا ترجمہ بے خبر کیا گیا ہے۔

(سائن ترجمہ قرآن)

(۹) تفسیر سعیدی جسکو محبوب علی صاحب مستند بنا دیا ہے اس کے سمجھنے سے نہیں ہے آپ

عمر اکابر کی رہنمائی پائی تھی۔ چوراہا بتائی۔ (نہم ص 66)

ان تمام بریلوی اکابر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں بے خبر یا تو نبوت

سے بے خبر یا تو ناواقف۔ ہجرت ہوا احکام شریعت سے چھل کر بغیر الفاظ استعصا

کیے۔

رضا خانی فتاویٰ جات

(۱) جو خود گمراہ ہو، بھٹکا پھرتا ہو اور بھولا ہو وہ ایسی کہیں ہو سکتا ہے۔

(تقدیر اجمالی مختصر شائع شدہ - ص 6)

(۲) مولوی محمد صدیق لکھتے ہیں معاذ اللہ دیکھا ہے آپ نے حضور علیہ السلام کو بھٹکا ہوا اور مولیٰ

ہوا کہا ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ پر بھی کوئی وقت یہ گزرا ہے کہ آپ صراط

مستقیم سے ہٹ چکے تھے یا بھول گئے تھے۔ ترجموں سے مگر وہ گویا کی قصد طرائف

33. فرقہ بریلوی کی مزید تحقیق کے لیے ان کتابوں کا

مطالعہ کریں

نوٹ:

یہاں ہر کتاب کے تفصیل کے لیے کتابیں باطلہ و صحیح و مستحکم
مفتی محمد نعیم صاحب لکھیں۔

ہل سنت و آل بدعت کی جانچ۔ علامہ سعید احمد قادری

پانچ مسائل۔ مفتی محمد قاسم

چرخ غایت۔ مولانا یحیٰ ہاشمی شہ

الصلوٰۃ والسلام

ذیات امی علیہ السلام

فاضل بریلوی کا نظریہ۔ محمد نور محمد

بہی کا لہجہ۔ مولانا یحیٰ ہاشمی

جہاں مسند۔ مولانا عبدالحق

رضاحیت و مسند علم غیب۔ علامہ سعید احمد قادری

کفر و ہرجا کی سبکی۔ مولانا طبع الحق

قادی علی حضرت۔ مولانا طبع الحق

رضاحی مذہب کا مال دس جلد۔ علامہ سعید احمد قادری

بریلوی مذہب۔ علامہ سعید احمد قادری

قادی بریلوی۔ علامہ سعید احمد قادری

تلمیحات ائمہ لایون۔ علامہ سعید احمد قادری

تلمیحات ائمہ حجاز۔ علامہ سعید احمد قادری

رضاحیت و فرقہ بریلوی۔ علامہ سعید احمد قادری

نقد احمد رضا خان بریلوی۔ علامہ سعید احمد قادری

مقیس حقیقت کا تحقیق۔ علامہ سعید احمد قادری

میسرہ امی علیہ السلام حقیقت۔ علامہ سعید احمد قادری

مروء سلوٰۃ اسلام۔ علامہ سعید احمد قادری

رضاحی شریعت۔ علامہ سعید احمد قادری

صحابی حق۔ علامہ سعید احمد قادری

صحابیوں کی بیعت پرستی۔ علامہ سعید احمد قادری

صحابیت اور ان جہاد۔ چار جلد۔ علامہ سعید احمد قادری

شریک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ علامہ سعید احمد قادری

نور رضا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ علامہ سعید احمد قادری

صحابیت و مسند علم غیب۔ علامہ سعید احمد قادری

رضاحیت و مسند۔ علامہ سعید احمد قادری

رضاحیت و مسند سیرہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ علامہ سعید احمد قادری

قیامت حضرت احمد رضا اور امت احمدیہ۔ علامہ سعید احمد قادری

اعجاز شریعت۔ علامہ سعید احمد قادری

یان الحق جو سب کا حق۔ علامہ سعید احمد قادری

صیاد الحق جو سب کا حق۔ علامہ سعید احمد قادری

دعوت کمال۔ علامہ سعید احمد قادری

درجہ اولیٰ۔ مولانا محمد سعید

عقدہ ہجرت۔ مولانا محمد سعید

بریلوی فتنے کا بیاروپ بجواب لکھ لے۔۔۔ مولانا عارف سہیلی
 بریلوی حقائق بجواب دیوبندی حقائق۔۔۔ مولانا حبیب اللہ
 رضا خانی مولویوں کی دربار رسالت میں گستاخیاں۔۔۔ مولانا محمد ضیاء القاضی
 بریلوی ملاؤں کا ایمان۔۔۔ مولانا محمد ضیاء القاضی
 تہجہ شریف۔۔۔ مولانا محمد ضیاء القاضی
 رسائل چاند پوری۔۔۔ مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری
 کالا کافر۔۔۔ مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری
 بریلوی مجدد سے مناظرہ۔۔۔ مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری
 جیسی روح دیسے فرشتے۔۔۔ مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری
 تلبیسات کثر الامان۔۔۔ مولانا عبدالجبار
 آئینہ مذہب بریلویہ۔۔۔ مولانا عبداللہ درخوامی
 عقائد علمائے دیوبندی اور حسام التحریر میں۔۔۔ مولانا حسین احمد نجیب
 اہل سنت کی پہچان۔۔۔ مولانا سر فر از خان صفدر
 آنکھوں کی جھٹک (مکتبہ حاضر تاخر)۔۔۔ مولانا سر فر از خان صفدر
 دل کا سرور (مسئلہ حق و باطل)۔۔۔ مولانا سر فر از خان صفدر
 راہ ہدایت بجواب نور ہدایت۔۔۔ مولانا سر فر از خان صفدر
 گھڑ تو حید۔۔۔ مولانا سر فر از خان صفدر
 راہ سلطنت۔۔۔ مولانا سر فر از خان صفدر
 عمارات اکابر۔۔۔ مولانا سر فر از خان صفدر
 تنقید متین۔۔۔ مولانا سر فر از خان صفدر
 مظاہر بریلوی (سات جلدیں)۔۔۔ علامہ اختر خالد محمود
 شاہ اسماعیل شہید۔۔۔ علامہ اختر خالد محمود

عالم الغیب صرف اللہ۔۔۔ علامہ اختر خالد محمود
 حالات و کمالات اعلیٰ حضرت۔۔۔ مولانا حبیب اللہ
 فتوحات نعمانیہ۔۔۔ مولانا منظور احمد نعمانی
 فیصلہ کن مناظرہ۔۔۔ مولانا منظور احمد نعمانی
 پڑھتا جا شرماتا جا۔۔۔ حافظہ عبدالرشید
 بریلویوں کی مذہبی خود کشی۔۔۔ مولانا محمد موسیٰ
 رضا خانیوں کی کفر سازیاں۔۔۔ مولانا نور محمد مظاہری
 شریعت یا جہالت۔۔۔ یان حقایق
 اصلی اور فحش جبر۔۔۔ مولانا تاج نور شاہ آبادی
 اریان باطلہ اور صراط مستقیم۔۔۔ مفتی محمد نعیم
 مشرب رضا خانی۔۔۔ مولانا محمد یوسف رحمانی
 مسلک رضا خانی۔۔۔ مولانا محمد یوسف رحمانی
 آئینہ رضا خانیت
 نئے جہاد کا ایمان
 قاضی بریلوی کے فقہی مقام کی حقیقت۔۔۔ مولانا محمد حامد میاں
 نقد و تبصرہ بر کفر الامان و ذرائع العرفان۔۔۔ مولانا محمد حامد میاں
 رضا خانی امت اپنے آئینہ میں۔۔۔ مولانا عبدالرؤف
 بریلویت اپنی تحریروں کے آئینہ میں۔۔۔ مولانا عبدالرؤف
 اعلیٰ حضرت کے باغی۔۔۔ مولانا ابو یوسف محمد سلیم
 پاگلوں کی کہانی۔۔۔ مولانا محمد ضل
 بدعت اہل اسلام کی نظر میں۔۔۔ مولانا محمد اقبال
 بریلوی مذہب اور اسلام۔۔۔ مولانا ابو انور

34. انٹرنیٹ پر بریلویت کی حقیقت

انٹرنیٹ پر بریلوی حقیقت جاننے کے لیے اور مفت کتابیں حاصل کرنے کے لیے نیچے دی گئی websites دیکھیں۔

- <http://www.razakhanimazhab.com>
- <http://barelvimazhab.blogspot.com/>
- <http://www.razakhanimazhab.weebly.com>
- <http://www.alittehaad.org>
- <http://razakhanimazhab.yolasite.com/>
- <http://sunnidefender.weebly.com/>
- www.rahesunnat.org
- www.haqqforum.com
- <http://www.haqsach.tk/>
- <http://sunni-media.com/>
- <http://www.saifehaq.tk/>
- <http://www.noorsunnat.tk>
- <http://www.ownislam.com/>
- <http://www.ahlehaq.org/>
- <http://www.dar-us-slam.com>

کتابیں download کرنے کے لیے۔

http://www.4shared.com/album/mudYZ/Razakhan_Barelv_Books.html

کنز الایمان کا تنقیدی جائزہ۔۔۔ مولانا محمد نعمانی
بریلوی ترجمہ قرآن کا علمی تجزیہ۔۔۔ مولانا اخلاق حسین
الہیہ علی المشہد۔۔۔ مولانا ظہیر احمد
الشہاب الثاقب۔۔۔ مولانا حسین احمد مدنی
تحفہ لاٹانی بر فرقہ رضا خانی۔۔۔ مولانا عبد الشکور لکھنوی
نصرت آسانی بر فرقہ رضا خانی۔۔۔ مولانا عبد الشکور لکھنوی
تکفیری افسانے۔۔۔ مولانا نور احمد
جہل مسئلہ حضرات بریلویہ۔۔۔ پروفیسر رحیم بخش



<http://islamicbookslibrary.wordpress.com/category/biddati-barelvi/>

youtube پر رضا خانیوں کی حقیقت دیکھیں

<http://www.youtube.com/user/RazaKhaniMazhab>

<http://www.youtube.com/user/rahesunnat>

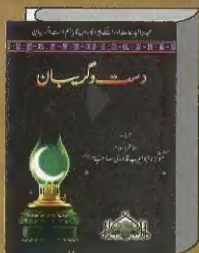
<http://www.youtube.com/user/RazaKhaniCleaner>

<http://www.youtube.com/user/SaifeHaq>

<http://www.youtube.com/user/BiddatKiller>

<http://www.youtube.com/user/RazaKhaniCleaner>

دارالعبید کی مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتابیں



0333-4146562, 0322-4943864